لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ظفر الایمان

اللہ

630
268

میاں محمد ڈاہر نقشبندی مجددی مکان شریف
چوک اعظم —— لیہ

Marfat.com

632

ظفر الایمان

Marfat.com

53326

زیر نظر رسالہ حادی نادر مرشدنا پیشوائے کامل، نائب رسول مقبول جناب حضرت میاں صاحب کا جمع کردہ ہے جس میں انہوں نے اعلیٰ حضرت سید ظفرالایمان صاحب کے ارشادات واقوال، ان کی کرامات اور دیگر ضروری معلومات جو انہوں نے اعلیٰ حضرت کی تیس سالہ خدمت کے دوران ان سے سنی یا خود مشاہدہ فرمائی تھیں لکھی ہیں۔ اس سال گرمیوں کی تعطیلات میں جب بندہ حضرت صاحب کی قدمبوسی کیلئے حاضر ہوا تو بندہ نے عرض کی کہ حضور اگر اس قلمی نسخہ کو شائع فرمائیں تو خلق خدا کی بہتری کا باعث ہوگا۔ حضرت میاں صاحب نے کمال لطف وعنایت سے بندہ کی گذارش کو شرف قبولیت بخشا اور بندہ حقیر کو اسے شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جناب صاحبزادہ میاں محمد اصغر خان صاحب نے کافی محنت سے مسودہ کو دوبارہ نقل فرمایا اور ایک بار پڑھ کر جناب میاں صاحب کو سنایا اور حضرت میاں صاحب نے خود ان تمام باتوں کی تصدیق فرمائی الغرض یہ نعمت عظمیٰ جو ایمان افروز اور راہروان راہ سلوک کیلئے مشعل راہ ہے اس فقیر کی جھولی میں ڈال دی گئی۔

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکی ترتیب و ترکیب میں عام کتابوں کی طرح تصنع اور بناوٹ سے کام نہیں لیا گیا جس ترتیب سے واقعات وحالات حضرت صاحب کے قلمی نسخہ میں موجود تھے بالکل اسی فطری ترتیب سے کتاب ہذا میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے عوام الناس کی بھلائی وبہتری کا وسیلہ بنائے۔

آمین!

گدائے آستانِ میاں صاحب

محمد منظور، لیکچرار گورنمنٹ اسلامیہ کالج لائل پور

مورخہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر

۱۔ شجرہ نسبیہ حضرت سید ظفر الایمان سرکار حویلی شریف والے۔ ۶

۲۔ آپ کے ابتدائی حالات ۸

۳۔ اجازت خلافت ۹

۴۔ چک حمائن میں لوگوں پر مستی اور جذبہ طاری ہونا۔ ۱۱

۵۔ حویلی شریف میں ڈیرہ ۱۴

۶۔ حویلی شریف میں مکان شریف کا بانی ۱۴

۷۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا ایک عجیب واقعہ ۱۶

۸۔ آپ کے ارشادات I ۲۲

۹۔ لوگوں میں زیادہ آزمائش پیغمبروں کو پھر اصحاب کو پھر اولیاء اللہ
از مکتوبات امام ربانی

۱۰۔ آپ کے ارشادات۔ ۳۸

۱۱۔ گیارہ کلمات نقشبند

۱۲۔ بارہ کلمات جو کہ زبور، توریت انجیل اور قرآن پاک سے اخذ کیے ہوتے ہیں۔

۱۳۔ آپ کے ارشادات

۱۴۔ ارشادات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ۵۷

۱۵۔ آپ کے ارشادات ۶۵

۱۶۔ آپ کے چند اور ارشادات ۶۸

آپ کے مکتوبات ۷۰

۱۷۔ مکتوب نمبر ۱ ۱۸۔ مکتوب نمبر ۲ ۱۹۔ مکتوب نمبر ۳ ۲۰۔ مکتوب نمبر ۴

Marfat.com

۲۱- مکتوب نمبر ۵ ۲۲- مکتوب نمبر ۶ ۲۳ مکتوب نمبر ۷ ۲۴- مکتوب نمبر ۸

۲۵ - مکتوب نمبر ۹

۲۶ - آداب سالک یعنی پیرِ طریقت ۸۷

۲۷- ان آدابوں کے بیان میں جو مرید کو مرشد سے کرنے چاہئیں ۔

۲۸ - رضائے الٰہی اور آپ کی چند کرامات ۸۸

۲۹ - مہربانی کرتے ہیں نامہربانوں کی طرح ۹۲

۳۰- آپ کا ذکر نفی اثبات ۹۴

۳۱ - آپ کا لنگر شریف ۹۶

۳۲ - آپ کے اوصاف حمیدہ ۹۸

۳۳- حلیہ شریف ۹۹

۳۴- آپ کی تین بزرگ صفات ۱۰۰

۳۵ - آپ کی وفات ۱۰۰

۳۶ - آپ کی ازواج اور اولاد ۱۰۰

۳۷- حضرت پیر سیّد ظہور السمیع شاہ صاحب ۱۰۰

۳۸- آپ کے معمولات ۱۰۱

۳۹ - آپ کا خطبہ اولےٰ و ثانی جمعہ میں پڑھنا ۱۰۳

۴۰ - نصیحت نامہ حضرت مولانا نور احمد صاحب چنیوٹ والے خلیفہ حضرت امام علیشاہ مکان شریف ۱۰۶

۴۱- شجرہ شریف خاندان عالیشان نقشبندی، مجددی مکان شریفی اردو و فارسی ۱۱۰

۴۲- نذرانہ عقیدت بحضور سرکار حضرت سیّد ظفر الایمان شاہ صاحب ۱۰۹
حویلی شریف والے

Marfat.com

630

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ،

اوّل حمد پروردگار جہانیاں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور دُرود اوپر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور دُعا واسطے نیک بندوں کے ۔ زیرِ نظر رسالہ مرشدنا وسیّدنا و مولانا قطب الاقطاب اہلِ طریقت اور حقیقت کے پیشوا ، چشمۂ فیض مآب حضرت سیّد جناب **محمد ظفر الایمان** شاہ صاحب کا فرمان یعنی نصیحت نامہ ہے یہ جو بندہ نے حضرت صاحب کے حالات لکھے ہیں یہ حالات بندہ نے خود آنکھوں دیکھے یا حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق لکھے ہیں ۔

میاں محمد ڈاھر
نقشبندی ، مجددی ۔ مکان شریفی

Marfat.com

شجرہ نسبیہ حضرت سیدنا محمد ظفر الایمان شاہ صاحب

حویلی شریف والے

هاشم

عبدالمطلب

عبداللہ — ابوطالب

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم — حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسین علیہ السلام

امام زین العابدین رح

امام محمد باقر رح

امام جعفر صادق رح

امام موسیٰ کاظم

امام علی رضا رح

امام محمد تقی رح

امام محمد نقی رح

حضرت جعفر تواب رح

سید اسمٰعیل رح

سید عبدالرحمٰن معروف ناصر رح

سید عبدالرحیم رح

سید غالب رح

سید جلال رح

سید احمد

سید طالب رح

سید زین العابدین رح

سید جلال الدین رح

سید صدرالدین رح

سید غالب رح

سید ولی اللہ رح

سید نعمت اللہ رح

سید فخرالدین رح

سید ابوالمبارک رح

سید فتح اللہ رح

سید حضرت دانیال رح مورث اعلیٰ مکان شریف

سید خواجہ رح

سید ابوالعلیٰ رح

سید عارف رح

حضرت سید شاہ محمد صاحب رح

سید لطف کریم رح پسر سوم

Marfat.com

سید فرزند علیؒ

سید حیدر علیؒ

قطب الاقطاب سید پیر امام علیؒ شاہ صاحب

حضرت سید صادق علیؒ شاہ صاحب

حضرت سید میر بارک اللہؒ شاہ صاحب

سید مظہر قیوم صاحب سجادہ نشین مکان شریف

سید محمد محفوظ حسین صاحب

حضرت حسام الدین

سید مخزن العلومؒ

حضرت سید سعادت حسین

حضرت سید شرافت حسین

سید فضل نعیم صاحبؒ

حضرت سید بشارت علیؒ

سید ظہیر الحسنؒ

حضرت سید سجاد حسینؒ

قطب الاقطاب سید محمد ظفر الایمان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حویلی شریف والے

حضرت سید ظفر الایمان سرکار حویلی شریف والے

حضرت سید ظفر الایمان شاہ صاحب ۱۳۱۳ھ میں مکان شریف میں پیدا ہوئے حضرت میر بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا اسم شریف تاریخی "محمد ظفر الایمان" رکھا۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ نے کچھ تعلیم مکان شریف اور دھرم کوٹ میں حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت صاحب حضرت میر بارک اللہ نے آپ کو ڈیرہ نانک میں ایک مدرسہ میں داخل فرمایا۔ لیکن آپ کی طبیعت کا رحجان بچپن ہی سے اللہ اللہ کی طرف مائل تھا اسلئے کئی دفعہ مدرسہ سے تنگ آئے۔ حضرت سید ظفر الایمان شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں پڑھ کر آ رہا تھا۔ طبیعت پڑھائی سے بہت تنگ آچکی تھی۔ میں نے اپنی تمام کتابیں ڈھولی ڈھاب میں جو پاس ہی بہہ رہی تھی پھینک دیں۔ پانی میں کتابیں میرے ساتھ بہہ رہی تھیں اور ڈبکیاں لے رہی تھیں جب کچھ فاصلہ بلکہ کم و بیش ایک میل چلا تو خیال آیا کہ حضرت صاحب ناراض ہوں گے تو کتابیں پانی سے جو کہ بہت گہرا تھا نکالیں۔ کتابیں بالکل خشک تھیں تمام لبتہ میں سے کسی ایک ورق تک کو بھی پانی نہ لگا تھا۔ حضرت صاحب نے اپنے والد ماجد حضرت سید میر بارک اللہ سے ہی بیعت فرمائی۔ طبیعت پہلے ہی اللہ اللہ ہی طرف راغب تھی اور فیضِ صحبت نے آپ کو بچپن میں ہی مسند کے قابل بنا دیا تھا۔

Marfat.com

اجازت خلافت :- ایک دفعہ حضرت میر مبارک اللہؒ صاحب بنجاری والی تشریف لائے حضرت میر مبارک اللہ کو بواسیر کی بیماری تھی۔

آپ نے حضرت سید ظفر الایمان شاہ صاحب کو فرمایا کہ لوگوں کو اللہ اللہ سکھایا کرو میری طرف سے آپ کو اجازت ہے اور فرمایا کہ آج جمعہ شریف بھی تم ہی پڑھاؤ حالانکہ باقی صاحبزادگان بھی موجود تھے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت میر مبارک اللہ صاحب بیمار ہوئے جس میں کہ آپ نے اس دُنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت سید ظفر الایمان فرماتے ہیں کہ حضرت کی وفات کی رات مجھے بھی سخت بخار تھا اور دوسری چارپائی پر ساتھ ہی میں پڑا ہوا تھا۔ تو اس وقت مجھے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے حضرت میر مبارک اللہ کے سینے سے کوئی چیز روئی کی مانند میرے سینہ میں داخل ہو رہی تھی اور اس کی وجہ سے میرے قلب کی صفائی ہو رہی تھی یہاں تک کہ کسی قسم کی کمی باقی نہ رہ گئی اُسی رات میری طبیعت بالکل ٹھیک ہو گئی اور حضرت مبارک اللہ ۲۰ محرم الحرام کو اس دُنیا سے رحلت فرما گئے۔

جب آپ کے جہلم پر دستار بندی کا وقت آیا تو بڑے بڑے اولیاء اللہ جہلم کی رات جمع تھے۔ بیشتر حضرات بڑے صاحبزادہ حضرت سید مظہر قیوم صاحب کی دستار بندی کرنا چاہتے تھے لیکن حضرت میاں صاحب شیر محمد شرقپوری جیسے بزرگوں کا خیال تھا کہ دستار بندی حضرت سید ظفر الایمان کی ہونی چاہیئے کیونکہ ان کا حلیہ مبارک حضرت میر مبارک اللہ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ حضرت سید ظفر الایمان کو لیکر بھورہ شریف میں گئے حضرت میاں صاحب بھورہ شریف والوں کے سر کی طرف اور حضرت صاحب اُن کے پیروں کی طرف رات کافی دیر مراقبہ میں رہے حضرت صاحب زار و قطار رو رہے تھے صبح ہونے کے قریب

Marfat.com

حضرت میاں صاحب اٹھے اور حضرت صاحب کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے۔ اب غم کی کوئی ضرورت نہیں اب کام بن گیا ہے۔ اب فیصلہ آپ پر ہے کیا آپ گدی چاہتے ہیں یا وہ چیز جو گدیاں پیدا کرے اور جو چیز حضرت امام علی شاہ کے پاس تھی۔ حضرت صاحب زار و قطار رو رہے تھے اور میاں صاحب بار بار یہی فرما رہے تھے کہ صاحبزادہ صاحب کیا چاہتے ہو۔ کچھ تو فرماؤ تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ جس طرح آپ کی مرضی ہو اسی طرح کر لو تو میاں صاحب اٹھے اور حضرت صاحب کی پیشانی چوم لی اور فرمایا پھر کیا غم کی ضرورت ہے ہم تو وہ چیز دیں گے جو حضرت امام علی شاہ صاحب کے پاس تھی۔ ہمیں گدی کی کوئی ضرورت نہیں آپ یہاں تمام زمین اور مکانات وغیرہ چھوڑ کر کسی اور جگہ جا کر ڈیرہ لگا دیویں۔ لیکن جو زمین تمہاری اور تمہارے بھائیوں کی ہے اس میں ڈیرہ مت لگانا تاکہ جھگڑا نہ ہو۔ مکان شریف کے تمام فیض رخ آپ کی طرف پھیر دیا گیا ہے (سارا او نہہ تھوڑا آڈے پاسے بنھ چھڈیا اے) اور کئی گدیاں انشاء اللہ پیدا ہونگی اور صاحبزادہ حضرت مظہر قیوم صاحب مکان شریف کے سجادہ نشین مقرر ہو گئے

حضرت صاحب گاہے بگاہے شرقپور شریف بھی تشریف لے جاتے۔ حضرت میاں صاحب بہت تعظیم فرماتے اور فرماتے سب کچھ آپ کا ہے۔ مختلف وظائف عطا فرماتے اور کہتے کہ یہ آپ کے دادا حضرت امام علی شاہ صاحب کی دین ہے اس طرح حضرت میاں صاحب نے گنجینۂ معرفت کے کئی گوہر جو انہیں مکان شریف سے عطا ہوئے حضرت صاحب کو دے دیئے۔

اعلیٰ حضرت صاحب کی رحلت کے بعد ایک مرتبہ آپ حماؤں کے چک میں جو کہ

Marfat.com

لائل پور میں واقع ہے تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ سات آٹھ درویش بھی تھے آپ نے میاں "آلھہ" کے گھر ڈیرہ لگایا لیکن چک میں کوئی آپ کی پرواہ تک نہ کرتا۔ چونکہ حضرت میر بارک اللہ کے پانچ صاحبزادے تھے، اس لئے لوگ کہتے کہ ہم پانچ پیروں کی خدمت نہیں کر سکتے، ہم صرف گدی والوں کی خدمت کریں گے اور وہی ہمارے پیر ہیں اور عام لوگ درویشوں کی روٹی وغیرہ سے بھی لاپرواہی کرتے۔ آپ کی طبیعت بہت تنگ ہوئی اور سیدھے شرقپور بغیر کسی کو اطلاع دیئے چلے گئے۔ میاں صاحب شرقپوری نے آپ سے بہت پیار کیا۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب میرے پاس جو کچھ تھا میں نے آپ کے حوالہ کر دیا ہے۔ حضرت صاحب وہاں ایک کار والے کے ساتھ جو کہ لاہور سے میاں صاحب کی ملاقات کو شرقپور آیا تھا بیٹھ گئے اور لاہور سے ہوتے ہوئے سیدھے مکان شریف واپس چلے گئے۔

رحمت الٰہی کا مینہ کی طرح برسنا

مکان شریف پہنچنے پر آپ گھر تشریف نہیں لے گئے، سیدھے بھورہ شریف کے اندر گئے۔ اور انہوں نے بندہ کو خود بتلایا کہ وہاں جا کر میں نے یسین شریف معینوں پر اہم دفعہ شروع کر دی۔ خدا جانے میاں صاحب نے آپ کو فرمایا۔ یا خود ہی شروع فرمائی۔ آپ تین دن بھورہ شریف میں رہے۔ جس دن یسین شروع فرمائی، کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا، تیسرے دن بھورہ شریف سے نکل کر سیدھے اسٹیشن سالار والا پر تشریف لائے۔ درویش فضل الٰہی آپ کے ساتھ تھا۔ وہاں سے پیدل چل کر چک جماؤں کے میں رات کو پہنچے آپ اللہ تعالےٰ کے فضل و عنایت میں غوطہ لگائے ہوئے تھے، جب نماز پڑھانے کو کھڑے ہو گئے، کئی لوگ اعتراض کرنے لگے جیسا کہ پہلے

Marfat.com

اعتراض کرتے تھے کہ صاحبزادہ صاحب تو قرآن شریف بھی غلط پڑھتے ہیں۔ مولوی صاحب جماعت کرائیں۔ چند لوگوں نے کہا کہ آخر حضرت میر بارک اللہ صاحب کے صاحبزادے ہیں یہی جماعت کرائیں آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے پہلے درویش فضل کو آپ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور اپنی جوتی اپنے آگے رکھ لی۔

جب حضرت صاحب نے داہنی طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت صاحب کے منہ مبارک سے آگ نکلی جو ہم تمام کو جلاتی ہوئی چلی گئی اور تمام لوگ زمین پر تڑپنے لگے کوئی تو اللہ اللہ کا نعرہ لگا رہا تھا۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ پیر صاحب نے جادو کر دیا ہے کوئی زور زور سے ہائے ہائے کر رہا تھا دیر تک حضرت صاحب نے منہ اسی طرف رکھا۔ جب تمام لوگ تڑپ اٹھے تو رُخ مبارک دوسری طرف کیا تو ادھر بھی یہی کیفیت طاری ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام لوگ مستی کے عالم میں تڑپ رہے تھے، حضرت صاحب نے درویش فضل کو ساتھ لیا اور جوتی اٹھائی اور بچا کر مسجد سے سیدھے میاں آلھہ کے گھر تشریف لے گئے۔ جب آپ میاں آلھہ کے گھر تشریف لے گئے تو وہاں بھی یہی کیفیّت طاری ہو گئی جس پر آپ کی نظر پڑتی بے خود ہو کر زمین پر تڑپنے لگتا بوڑھا جوان، عورت، بچہ جو بھی نظر کے سامنے آتا زمین پر تڑپ جاتا اور اللہ ھو اللہ ھو کے نعرے لگاتا۔ تمام گاؤں میں یہی کیفیت طاری ہو گئی۔ خلقت جوق در جوق مختلف دیہاتوں سے حضرت صاحب کی شہرت سُن کر آتی۔ آتے ہی تمام پر مستی سی طاری ہو جاتی۔

آپ کے پاس ہر وقت تقریباً دو اڑھائی سو لوگوں کا مجمع ہوتا چونکہ حضرت صاحب

Marfat.com

روٹی پانی بالکل چھوڑ چکے تھے تمام لوگ بھی مستی کے عالم میں تھے اور کچھ نہ کھاتے۔ دو تین سو آدمی کی روٹی پکتی لیکن سب روٹی اسی طرح پڑی رہ جاتی۔ کوئی منہ تک نہ لگاتا۔ ہر شخص اللہ ہو کے ذکر سے سرشار رہتا۔ ان دنوں آپ "گھوگھی والے پیر" مشہور ہو گئے۔ لوگ دیوانہ وار آتے اور جب تک حضرت صاحب کی زیارت نہ کرتے چین نہ آتا ادھر تو دنیا تڑپ رہی تھی مگر مستی و سرشاری کی اس کیفیت کا علم جب شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو ہوا تو انہوں نے ایک خاص آدمی بھیجا اور فرمایا کہ اس طرح لوگوں کو نہ تڑپاؤ۔ کام آہستہ آہستہ چلانا چاہیئے اور آپ کے بڑے بھائی حضرت میر مظہر قیوم سجادہ نشین مکان شریف نے بھی آپ کو منع فرمایا کہ اس طرح خلقت کو نہ تڑپاؤ۔ حضرت سید ظفر الایمان صاحب تمام رات فضل درویش کے ساتھ کبھی راجباہ پر اور کبھی چک حماؤں کے پاس ایک چراگاہ میں پھرتے اور تمام رات یٰسین شریف پڑھتے۔ اکیسویں دن میاں صاحب شیر محمد شرقپوری کے منع فرمانے پر آپ نے درویش فضل کو فرمایا کہ چائے پکاؤ اور اکیسویں دن آپ لیٹ گئے اور نیند آگئی۔ آپ نے اکیس دن کے اندر کچھ کھایا پیا نہیں اکیسویں دن روٹی کھائی اور فرمایا اگر میاں صاحب شرقپور والے منع نہ فرماتے اور چالیس دن پورے ہو جاتے تو پھر مکان شریف لوگ اُجاڑ کر جاتے۔ یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ یہ واقعہ حویلی شریف میں ڈیرہ لگانے سے پہلے کا ہے ان اکیس دن کے بعد۔ لوگ اسی طرح جوق در جوق آتے اور آپ کی زیارت کر کے آرام پاتے۔

تقریباً انہیں ایام میں حضرت صاحب سید ظفر الایمان جہانیاں موضع میں تشریف لائے۔ بندہ بھی زیارت کو حاضر ہوا۔ بندہ پر آپ نے ایسی توجہ ڈالی کہ آپ کے دیدار کے بغیر ایک پل بھی آرام نہ آتا جب میں حضرت صاحب کے پاس آتا آپ ایسی محبت بھری

Marfat.com

نگاہوں سے بندوں کی طرف دیکھتے کہ ایک مستی سی طاری ہو جاتی۔

حویلی شریف میں آپ کا ڈیرہ لگانا

آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق تمام زمینوں، باغوں اور محلات کو خیر باد کہہ دیا۔ ایک آدمی نے برج اسٹیشن سے تقریباً ۲ میل کے فاصلہ پر راجباہ پر آپ کو ۱۹ کنال رقبہ دیا۔ آپ نے وہیں آ کر جنگل میں ڈیرہ لگا دیا۔

شاہ ظفر وچ جنگل دے آ کے جنگل نوں بھی منگل بنا کے
جاری کیتا وچ میخانے رب بھاگ جنگل نوں لائے نی

حویلی شریف میں مکان شریف کا پانی:

جب آپ یہاں تشریف لائے جس جگہ حویلی شریف حضرت کی آباد ہے یہ بالکل خراب زمین تھی اور پانی اردگرد کے دیہاتوں کا بھی نمکین تھا اور یہاں پانی کے پینے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ ایک رات حضرت صاحب آرام فرما رہے تھے۔ جب تہجد کے وقت حضرت صاحب اٹھے بندہ بھی حاضر تھا بندہ ان دنوں حضرت صاحب کے پاس ہر رات کو جاتا تھا اور تہجد کا وضو فرمانے کے بعد حضرت صاحب بندہ کو رخصت کر دیتے تھے تو حضرت صاحب نے اٹھتے ہی فرمایا کہ آج مکان شریف کا پانی مل گیا ہے جو کہ مکان شریف کی طرح بہت میٹھا پانی ہوگا اور فرمایا کہ خواب میں حضرت میر بارک اللہ صاحب تشریف لائے اور فرمایا ہے کہ کو آپ کو مکان شریف کا پانی دلویں۔ حویلی شریف کے اندر جنوب مغربی سمت میں ایک چھوٹا سا آک کا پودا آپ کو دکھائی دے گا۔ اس جگہ پر کنواں کھودنے پر مکان شریف کا پانی آپ کو ملے گا جو کہ میٹھا ہوگا۔ بندہ کو حضرت صاحب

Marfat.com

نے لالٹین دیکر کہا کہ جاؤ اور آک کا پودا تلاش کرو بندہ نے آکر دیکھا تو بندہ کو کوئی بھی آک کا پودا نہ ملا۔ بندہ واپس حضرت کے پاس گیا اور عرض کی حضرت وہاں کوئی بوٹا آکنی کا نہیں ہے۔ حضرت صاحب اٹھے اور فرمایا کہ حضرت صاحب میر مبارک اللہ کی بات جھوٹی نہیں ہو سکتی اور خود آکر لالٹین کے ساتھ تلاش کرنے لگے جہاں بندہ بار بار دیکھ چکا تھا دیکھا تو ایک آکنی کھڑی ہے جو کہ صرف ایک شاخ والی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا بس صبح انشاء اللہ اس جگہ کنوئیں کی کھدائی شروع کر دیں گے، صبح ہونے پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ کوئی غریب اور نیچی ذات والا آدمی ملتا تو پہلے وہ کھدائی شروع کرتا اتنے میں ایک غریب میرزادہ آیا تو حضرت صاحب کے فرمانے پر پہلے اس نے کھدائی شروع کی۔ درویش بہت تھے اس لیے جلدی ہی کھدائی ہو گئی۔

کنوئیں کی تعمیر کیلئے اینٹ کی ضرورت تھی۔ جنگل کا معاملہ تھا بڑی دور چنیوٹ شہر سے اینٹ منگوائی چونکہ بار برداری کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے گدھوں پر اینٹیں آتیں۔ ایک آدمی گدھا لیکر گیا حضرت صاحب نے اینٹیں لانے کے لئے گدھا مانگا تو اس نے کہا حضرت یہ بہت تند مزاج ہے اس کے ساتھ دو آدمیوں کی ضرورت ہے ورنہ یہ خراب کرے گا حضرت صاحب نے بندہ کو فرمایا کہ اس کے کان میں اذان کہہ دو اور کہہ دینا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے اب نہ اچھلنا کودنا بس کہنے کی دیر تھی کہ گدھے نے کان نیچے کر دیئے اور گدھوں میں اکیلا چلنے لگا۔

ایک دفعہ حویلی شریف میں ایک دیوار بن رہی تھی اللہ بخش کمہار جہانیاں والا دیوار بنا رہا تھا کہ یکایک دیوار گر گئی اور اللہ بخش نیچے آگیا حضرت صاحب نے جلدی سے نکلوایا اور پھر فرمایا کہ اب جب بھی یہ وفات پائے گا اس کو کبھی عذاب قبر

Marfat.com

نہ ہوگا اللہ تعالےٰ نے اس کا عذاب قبر معاف فرمایا ہے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب واقعہ

ایک دفعہ حضرت صاحب عرس مبارک پر مکان شریف تشریف لے گئے میاں شیر محمد شرقپوری رح تشریف لائے ہوئے تھے جب عرس پاک ہو رہا تھا تو میاں صاحب تشریف لائے اور خلقت کے پیچھے ہی بیٹھ گئے۔ عرس پاک مسجد مکان شریف میں ہو رہا تھا۔ جب میاں صاحب رح پیچھے ہی بیٹھ گئے تو تمام لوگوں نے اپنی پشتیں میاں صاحب کی طرف سے پھیر لیں تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ میاں صاحب رح کی طبیعت ہی ایسی تھی۔ بس ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور خلقت کی تعظیم گوارا نہ فرمائی اور مسجد سے باہر نکل پڑے۔

رات کو میاں صاحب رح اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے کہ حضرت صاحب سید ظفر الایمان صاحب اور بندہ بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ میاں صاحب کو ملنے گئے جب حضرت صاحب وہاں گئے۔ تو میاں صاحب نے تمام لوگوں کو اٹھانا شروع کر دیا۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ جاؤ بھئی جا کر سو جاؤ۔ تم نے تہجد بھی پڑھنی ہو گی جب تمام لوگ باہر نکل گئے اور میاں صاحب اور حضرت صاحب اور بندہ ہم تینوں رہ گئے تو میاں صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! کوئی اور آدمی تو نہیں ہے نا اور بندہ کی طرف دیکھا۔ دو تین مرتبہ میاں صاحب نے پوچھا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔

تو میاں صاحب فرمانے لگے کہ آپ ناراض تو ضرور ہوتے ہونگے کیونکہ میں عرس سے اٹھ آیا تھا۔ میری طبیعت ہی ایسی ہے جب میں عرس سے اٹھ کر مسجد سے

Marfat.com

لگاتے اگر وہ نہ لگتی تو فرماتے اس کی قسمت ہی ایسی ہے میں کیوں ان کو ناحق تکلیف دوں ۔ آپکے پاس بڑے بڑے عالم فاضل اور اعلیٰ خاندان کے لوگ تشریف لاتے اور آپ فرماتے کہ اللہ اللہ کرنا مردوں کا کام ہے عام آدمی کا کام نہیں ۔

ایک دفعہ بندہ عُرس پاک پر مکان شریف میں حاضر ہوا ۔ حضرت صاحب چونکہ بیمار تھے اس لیے آپ نے ایک مینڈھا بھی دیا اور مجھ سے فرمایا تیری عرس میں شمولیت ضروری ہے مکان شریف والا عُرس حضرت امام علی شاہ صاحب کا ہر طالب مولیٰ پر شامل ہونا فرض ہے ۔ اس میں بہت فیض ہوتا ہے تو بندہ مکان شریف گیا تو میاں صاحب شرقپوریؒ تشریف لائے ہوئے تھے اور تمام آدمی روٹی کھا رہے تھے دسترخوان بچھا ہوا تھا ۔ روٹی اور سالن کے ساتھ میاں صاحب ہر آدمی کو خربوزے بھی کاٹ کر عنایت فرما رہے تھے ۔ حضرت میاں صاحب اور قاری اللہ بخش صاحب فیض پور والے اکٹھے کھا رہے تھے ۔ میرے والد صاحب میاں بہاؤالدین قاری اللہ بخش کے پاس قرآن پاک پڑھتے رہے تھے تو قاری اللہ بخش نے میاں صاحب سے میری بہت سفارش فرمائی کہ ان کا باپ بہت نیک آدمی تھا ۔ میاں صاحب نے مجھے بہت پیار فرمایا اور اپنے ساتھ بٹھا لیا کہ تو بھی ہمارے ساتھ کھا اور میاں صاحب فرمانے لگے کہ پیر صاحب کیوں نہیں تشریف لائے ۔ میں نے عرض کیا حضرت صاحب بیمار ہیں چونکہ گدی والے پیر حضرت مظہر قیوم صاحب بھی وہاں موجود نہ تھے ۔ اس لئے میاں صاحب فرمانے لگے ۔ کہ بھئی پیر تو ابھی تک آئے نہیں ہم پہلے ہی آ گئے ہیں ہم کو بھی نہیں آنا چاہیئے تھا ہم بھی نہیں آئیں گے ۔

کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے بھئی وہ تو پیر ہیں آئیں یا نہ آئیں ہم تو ہیں دربار

Marfat.com

باہر آیا تو مجھے بہت غم لگا اور خیال کیا کہ عرس پر دور دراز سے بھی آیا لیکن عرس سے پھر بھی محروم رہا بہت ہی غم لگا حتی کہ مجھ میں چلنے کی طاقت نہ رہی اور میں زمین پر بیٹھ گیا اور میری ہڈیوں کو غم کھانے لگا۔ بس یکایک سرکار حضرت پیر امام علی شاہ صاحب روضہ قیوم سے باہر نکل کر تشریف لائے اور میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ کوئی حرج نہیں اگر آپ عرس سے باہر آ گئے ہیں تو اس میں اتنے غم کی کیا بات ہے۔ پھر دفعتاً حضرت پیر سید حسین شاہ صاحب بھورہ شریف والے تشریف لائے اور فرمایا غم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کی عرس میں شمولیت تو ہو گی لیکن میرا غم دور نہ ہوا۔ یکایک آسمان سے حضرت سید غوث پاک عبدالقادر جیلانی بغداد شریف والے اُترے اور میرا بازو پکڑ کر کھڑا کر دیا اور فرمانے لگے کہ اگر آپ عرس سے اُٹھ آئے ہیں تو شریعت میں تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

؎ کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
قید سے چھوٹے اور اپنے گھر گئے

حویلی شریف میں حضرت صاحب نے آ کر میاں صاحب کے حکم کے مطابق ڈیرہ لگا دیا۔ باوجود جنگل ہونے کے خلقت دُور دُور سے آتی اور حضرت صاحب کے ہاں ایک میلہ سا لگا رہتا۔

جب حویلی شریف میں ڈیرہ لگایا تو پہلے تو تھوڑے درویش تھے لیکن پھر تو ایک وقت بیس یا پچیس درویش رہتے اور حضرت صاحب انکی تربیت فرماتے چونکہ دیگر خلقت بہت آتی تھی۔ اس لئے آپ کا لنگر بہت وسیع ہوتا تھا۔ لنگر کے انتظام یعنی پکانے وغیرہ کیلئے آٹھ دس درویشنیاں بھی رہتی تھیں۔

حضرت صاحب تمام خلقت جو آپ کے حضور آتی سب کو اللہ اللہ کی طرف

Marfat.com

کے کتے اساں تے اونا ای اونا یعنی ہم تو ضرور آئیں گے۔

اور بندہ کو فرمانے لگے کہ تم کو تواڑھائی کوہ مسافت ہے۔ تم اپنے پیر کے پاس ہر رات جایا کرو۔ میں بھی کئی سال اپنے پیر کے پاس متواتر جاتا رہا تھا۔ حالانکہ سفر بہت تھا۔ میاں صاحب کے کشف کی کوئی انتہا نہ تھی فرمانے لگے جس طرح تیرے راستہ میں ایک قبرستان ہے اس طرح میرے راستہ میں بھی ایک قبرستان تھا میں وہاں سے پہلے دوڑ کر گزرتا لیکن ایک دن خیال آیا کہ کب تک دوڑ کر گزروں گا آخر قبرستان میں پھرنے لگا اور قبروں کے درمیان جا کر جس جگہ بہت ڈر لگتا تھا ایک قبر جو کہ بیٹھ گئی ہوئی تھی اس میں لیٹ گیا دیر تک لیٹا رہا اور دل میں خیال کیا کہ مردے جو تجھے قبرستان میں سے گزرنے سے ڈراتے ہیں اور جن سانپوں اور ان دیکھے خطرات سے تو خوفزدہ ہوتا ہے آج یہ سب کچھ جو کر سکتے ہیں کر لیں موت سے پہلے موت کا خوف کیوں ہو۔ پھر اس کے بعد کبھی بھی ڈر نہ آیا۔ میاں صاحب فرمانے لگے۔ پیر تم کو فیض دیں یا نہ دیں۔ تم ہر رات جایا کرو فیض خود بخود آئے گا۔

تو بندہ میاں صاحب کے حکم کے مطابق ہر رات احمد آباد سے حویلی شریف آتا کئی دفعہ حضرت صاحب نے منع فرمایا لیکن بندہ نے میاں صاحب کے حکم کے مطابق عرض کی کہ حضرت مجھے آنے سے نہ روکیں۔

جب کئی سال اس طرح گزر گئے ہر رات عشار کی نماز پڑھ کر بندہ دوڑتا ہوا آتا اور حضرت صاحب اپنے معمول کے مطابق ہر رات ڈو بجے اٹھتے۔ بندہ وضو کرواتا پھر آپ بندہ کو اجازت فرما دیتے۔ ایک دن فرمانے لگے کہ تم جو ہر رات آتے ہو یہ کوئی مردوں کا کام نہیں ہے۔ یہ تو ایک عورت جو کسی کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتی ہو

Marfat.com

وہ بھی سفر کر کے جا سکتی ہے یہ مردوں کا کام نہیں ہے۔ اگر اللہ اللہ کرنا ہے تو کوئی مردوں کا سا کام کرو۔ ایک دن حضرت صاحب ورہٹہ جھنگسی میں تھے۔ کچھ دیر مراقبہ میں رہے اور فرمانے لگے کہ محمد ڈاہر کچھ سمجھ میں آیا؟ بندہ کو کوئی سمجھ نہ آئی تھی اس لئے خاموش رہا پھر کچھ دیر کے بعد سر اٹھایا اور فرمایا کچھ سمجھ آئی یا نہیں؟ بندہ نے عرض کی حضرت آپ فرماویں تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ میاں اس طرح ہاتھ پاؤں باندھ کر بیٹھ جا اور کوئی کام نہ کر سب کچھ خدا کے حوالے کر۔ یہ مردوں کا کام ہے۔ اور سات دن کا وقفہ دیا کہ سات دن کے اندر خدا پر توکل کر کے بیٹھ۔ ورنہ اس طرح ہر روز آنے کی کوئی ضرورت نہیں بندہ کا کافی کام تھا۔ بندہ نے یہ بھی عرض کی حضرت آپ کو دو گھوڑیاں رکھوں گا۔ ہر ہفتہ آکے دکھلاوں گا لیکن آپ نے فرمایا۔ نہیں بس اس طرح بیٹھ جا۔ بندہ ساتویں دن اپنے گھر میں اسی طرح ہی بیٹھ گیا جس طرح آپ کا ارشاد تھا۔

ایک دن حضور پُرنور نے فرمایا جو درود وظائف ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے کھیتی کو باڑ دینا ہے یعنی کہ اسم ذات کی حفاظت ہوتی ہے اور آپ نے فرمایا اصل تو یہ ہے کہ ہر حال میں ہر بال میں اور دل میں اسم ذات کی آواز آتی ہو۔ اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تین ہزار مرتبہ درود شریف اور سورۃ الم نشرح ۱۸ مرتبہ اوّل آخر درود شریف ۲۵ بار ایک بار دعائے گنج العرش اور ایک بار "حزب البحر" اور جتنی منزل قرآن پاک کی ہو سکے مثلاً سوا سپارہ اس کے بعد نفل اشراق چار رکعت ادا کیا کرو اور عصر کی نماز کے بعد خاموشی اختیار کرو اور اسم ذات کی کثرت کرو اور شام کی نماز کے بعد چھ رکعت نفل اوّابین ادا کر اور ایک سو بار کلمہ تمجید اور ایک سو بار درود شریف اور سورہ فاتحہ ایک سو بار اس کے بعد یا وھابُ یا فتاحُ یا علیُّ یا کافی یا رزاق یا اللہ

Marfat.com

ورشیأً للہ یا حضرت خضر علیہ السلام حاجت رواکن" ہر ایک کو سو سو بار پڑھا
ہر اور عشاء کی نماز کے بعد ایک بار یٰسین اور سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار
ور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھا کر اور نماز تہجد اس طرح پڑھا کہ پہلی رکعت میں سورۃ اخلاص
ایک بار اور دوسری میں دو بار، تیسری میں ۳ بار اسی طرح چھٹی رکعت میں ۶ بار۔

ایک دن حضور انور عاجز کی لاغر حالت کو دیکھ کر مسکرانے لگے اور زبان مبارک
سے یہ الفاظ نکلے۔

ع مرداڈر دانس نہ جاویں ویکھ امردیاں تیغاں

پھر حضرت صاحب خلق عظیم کے ساتھ محبت کرنے لگے اور عاجز کا ہاتھ پکڑ
کر اندر سے باہر نکلے اور راجباہ پر پھرنے لگے اور فرمانے لگے خداوند تم کو کامیاب
کرے اور اصلی مقصود تک پہنچاوے۔ فرمایا یہ تعویذ دھاگہ یا دم سب ادنیٰ درجہ کی
چیزیں ہیں یہ جاہلوں کا عقیدہ ہے آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ان تعویذوں کی اجازت فرمائی
برائے خدا۔

بسم اللہ	الرحمٰن	الرحیم
اذا السماء انشقت	واذ	نت بربھا
وقعت	والارض	مدت

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

بحق یا بدوح

۷۸۶

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

بدوح

بدوح

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

Marfat.com

آپ کے ارشادات

(۱) حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اوّل تو یہ فرمایا جو کچھ کر دیا ہے خدا ک
یعنی خدا کی رضا کے لئے کچھ بنے یا نہ بنے اور دُنیا سے بیزار ہو جاؤ اور اللہ
کرو۔ "الاعمال بالنیات" حدیث نبوی ہے۔ اگر نیت نیک تو عمل بھی نیک ورنہ
بھی نہیں۔

(۲) درود شریف کی کثرت حصول برکات الٰہی کا وسیلہ ہے، صبح و شام درود
کا ورد کرنا چاہیئے۔

(۳) ذکر خدا سے کام رکھ ہر بات میں اور ہر ذکر میں خدا کا نام دم بدم ہو۔

(۴) جھوٹ کو ایسا چھوڑ دے جیسا سوئی کے سوراخ سے اُونٹ کا گذرنا دشوار

(۵) تھوڑا کھا جو عبادت زیادہ کر سکے خلقت کی بھلائی میں اپنی بھلائی دیکھ خدا
کریم کو منعم حقیقی جان خدا کی اطراف کو اپنا میعار زندگی سمجھ۔ کسی سے ترش رو
سے مت پیش آ۔ علم مطالعہ سے بڑھتا ہے، فارغ وقت میں مطالعہ کر کسی کی
کر تو خدا واسطے، صبح و شام خدا کے آگے گڑگڑایا کر جو آنسو خدا کے ڈر سے گر
اللہ اور نبیؐ کی محبت میں حقیقت بن جائے گا۔ ہر اجابت خداوند کریم سے طلب
کر سوئی تک خدا سے طلب کر اہل تفرقہ کی بات کا خیال نہ رکھ، بلکہ سن ہی مت
اہل دنیا سے دور بھاگ خدا کی یاد کو اپنا پیشہ بنا۔ رزق اور مال جان اور جس
اُسی سے جان، نیکی کر اور خدا سے ڈر برائی لگے تو توبہ کر۔ اور خدا سے ڈرتا رہا

53326

Marfat.com

تک اللہ کریم کی توفیق سے دنیا کا اسباب ہو۔ خدا کے راستے میں خرچ کرے۔ اہل و عیال کو کھلا اور نیت خدا کی رکھ۔ مصیبت نفس کی شامت اور بھلائی خدا سے جان بزرگوں پر طعن مت دے۔ جو کچھ دن کو کرے رات کو حساب کرکے نیکیوں کے واسطے رو کہ تھوڑی ہیں اور بدیوں کے واسطے بھی رو اور نفس کو تنبیہ کر۔ نیک عمل کی توفیق خدا سے مانگ عمل نیک کی زیادتی قرب خدا کی بہتر دلیل ہے اگر تجھ سے نیکی ظاہر ہو دے تو خدا کا فضل سمجھ اگر تو دن میں زیادہ کام نیک کرے تو سمجھ رب قریب و مقارب تھوڑی دور ہے

ایک دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہانیاں موضع میں تشریف فرما تھے وہاں یہ عاجز بھی حاضر تھا اور بہت خلقت کا انبوہ تھا اور بہت آدمی طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہوتے رہے جب سارا دن گذرا تو آپ نے عصر کی نماز مسجد میں پڑھی پھر جنگل کی طرف تشریف لے گئے یہ عاجز بندہ مسجد میں ہی لیٹ گیا۔ بہت سے خادم آپ کے ہمراہ گئے جب رحمت الٰہی نے جوش مارا۔ آپ کی مہربانی ایسی ہوئی کہ کچھ پڑھنے لگے کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے کہ محمد کو بلاؤ تو ایک رئیس آدمی "محمد کھرڑی" حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ محمد ڈاہر کو بلایا ہے تو یہ عاجز دوڑا جہانیاں کی شمال کی طرف دور جا کر ملا۔ آپ نے فرمایا محمد بخشا اللہ کی آزمائش سے پناہ مانگا کر جب ایسے دن آجاویں تو آدمی کو چاہیئے کہ خاموشی اختیار کرے درود شریف اور اسم ذات کی کثرت کرے جو کچھ اس پر وارد ہو اللہ کی طرف سے سمجھے اور جو تصور دل میں جاتا ہو رنج اور راحت اسی کی طرف سمجھے نہ کہ خلقت سے تکلیف ہو یا آرام جو کچھ ہو اسی کی طرف سے سمجھے اور حضرت صاحبؒ نے یہ شعر پڑھا ؎

اضطراب لاابالی ہے عقیدہ کا قصور
خود کفیل کار ہا ورنہ اے میرے غفور

Marfat.com

پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دُنیا سے اس طرح پرہیز کرو کہ جس طرح حضرت میاں صاحب شرقپور والوں نے کی ہے۔ فرمایا عورتوں سے سخت پرہیز کرو۔ حضرت میاں صاحب عورتوں کی مجلس میں کبھی نہ بیٹھتے تھے اور بہت دور بھاگتے تھے ایک دفعہ مکان شریف کا ذکر ہے کہ میاں صاحب شیر محمد شرقپوری حضرت صاحب کی زیارت کو آئے حبیب اللہ کے مقبول دونوں ملے تو خدا کی رحمت برسنے لگی تو حضور پُرنور مراقبہ میں ہو گئے حضرت میاں صاحب بھی کچھ دیر مراقبہ کرتے رہے۔ اور مستری کرم دین بھی میاں صاحب کے ہمراہ تھا اور یہ عاجز بھی وہاں حاضر تھا کچھ دیر بعد حضرت میاں صاحب حضور انور سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ جب بیماری آوے تو سمجھے کہ اللہ تعالےٰ نے بلایا ہے اگر تندرستی ہو جاوے تو سمجھے کہ تاریخ پڑ گئی ہے فرمانے لگے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم کھل گئے فرمایا کھل اور خیر جہان میں نہیں ہے۔ خیر مانگتے ماں باپ اور اولاد نہ رہی۔ اگر ہم سب مل کر دُعا مانگیں کہ اسی وقت دن غروب ہو جائے مگر غروب نہ ہوگا کیونکہ اس کا وقت معین ہے یہ اپنے وقت پر غروب ہوگا اسی طرح ہر کام کاج کا وقت ہوتا ہے جب وقت آتا ہے تو فوراً کام ہو جاتا ہے۔ ؎

جب دن بدلنے لگتے ہیں تو ساماں ہو ہی جاتا ہے
شب غم لاکھ طولانی ہو تڑکا ہو ہی جاتا ہے

ہر چیز اپنے وقت مقررہ سے ٹل نہیں سکتی۔ جب چیز کا وقت ہو تو وہ بغیر مشورہ بغیر مدد بغیر کچھ کام کئے ہو جاتا۔ جب تقدیر آتی ہے وہاں تدبیر نہیں چلتی۔ تو پھر حضرت میاں صاحب فرمانے لگے کہ آپ دس تراویح نہ پڑھا کریں بلکہ ۲۰ پڑھا

Marfat.com

کریں کیونکہ پیروں کا کام یہ ہے کہ اگر مرید ایک نماز پڑھے تو پیر دس نمازیں ادا کرے پیر کا کام یہ ہے کہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہے تاکہ اور لوگوں کو سبق حاصل ہووے جب بیٹھے تو دو زانو ہو کر بیٹھے زیادہ خاموشی میں رہے۔ میاں صاحب فرمانے لگے جو سبق مرشد سے اخذ کیا ہو اسی کو ہر وقت اور ہر آن میں وردِ زبان رکھے۔ فرمانے لگے کہ ورد و وظائف تو عام لوگ کر سکتے ہیں مگر اسم ذات یا نفی اثبات میں ہر دم مشغول رہنا، خاص مردوں کا کام ہے اتنے میں دو تین عورتیں سلام کرنے کو اندر آ گئیں تو میاں صاحب شیر محمد اٹھ دوڑے اور جوتی بھی نہ لی۔ مستری کرم دین جو آپ کے ہمراہ تھا وہ آپ کے جوتے لیکر گیا۔ حضرت صاحب ان عورتوں کو بہت ناراض ہوئے اور حضرت امام صادق علی شاہ صاحب کا آپ نے ذکر کیا کہ جب کوئی آپ کے سامنے غیر عورت آتی تو آپ منہ پر کپڑا اوڑھ لیتے آپ نے کپڑا اوڑھ کر مجھے دکھایا۔ فرمایا کہ دو چیزیں اللہ کا نام آدمی سے کھینچ لیتی ہے۔ ۱ عورت ۲ تکبّر۔

آپ نے فرمایا کہ جب اللہ کا اللہ ہونا ثابت ہو گیا اور اللہ کا فضل پورا شاملِ حال ہو گیا تو پھر ہر فعل میں نیکی ہے ورنہ موت تک ڈرتے رہو اور زندگی کے دن گوشہ نشینی میں پورے کر لو اور خلقت سے دور بھاگو اور اپنے آپ کو کمتر جانو اور عاجزی میں ڈوبے رہو اور اسم ذات کی مدامت کرو اور درود شریف کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لو اور تصوّرِ شیخ میں گم ہو جاؤ۔ وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ سب کام اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہیں اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت خدا سے ڈرتا رہے اور توبہ کرے اور استغفار پڑھے۔

Marfat.com

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهُ (ترجمہ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا) قصور کرنے والوں کے لئے بشارت ہے۔ اگر کوئی شخص گناہ پر اصرار کرے اور اس پر خوش رہے تو وہ منافق ہے اس سے زیادہ کیا تاکید کی جائے عاقل کو ایک اشارہ کافی ہے اور حضور پرنور نے فرمایا تکلیفوں کو برداشت کرنا۔ اللہ کے بندوں کا کام ہے کیونکہ اللہ والوں کو ان میں لذت محسوس ہوتی ہے اور درجے بلند ہوتے ہیں اور خداوند کریم کے فضل سے اللہ کے مقرب بن جاتے ہیں اس واسطے جب طالب مولیٰ اول میں خدا کی یاد کرنے لگتے ہیں۔ تو امتحان ہوتے ہیں۔ کبھی بے سروسامانی اور کبھی مصیبت اور رنج والم اس پر وارد ہوتے ہیں تو دوست یار خویش قبیلہ دور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ دشمن بن جاتے ہیں اور پھر باقی خداوند کریم کی ذات رہ جاتی ہے اور اس کے ساتھ تعلق اور محبت پیدا ہوتی ہے اور پھر اللہ کا اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے اور اللہ کا فضل شاملِ حال ہو جاتا ہے یعنی حیاتی مماتی ہیں اللہ بس جب اللہ کا اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے تو اپنا آپ کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اللہ کی ذات ہی سب کچھ کر رہی ہے پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مثال دی کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک گاؤں تھا اس میں ایک عورت نیک اور صالحہ تھی اور اس کو کلمے شریف کے ساتھ اس طرح محبت تھی کہ ہر وقت کلمہ پڑھتی رہتی تھی اور اس طرح پڑھتی کہ جب چرخہ لے کر بیٹھتی تو اوپر کو تند نکالتی تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتی جب تکلے پر تند ڈالتی تو محمد رسول اللہ پڑھتی۔ ہر وقت یہی کیا کرتی اور خداوند کریم کی مقبول ہو گئی پھر اللہ کریم نے لوگوں کے دلوں میں یہ ڈال دیا کہ جو کوئی اس عورت کی زیارت کرے گا وہ بہشتی ہو گا تو شیطان رونے لگا

Marfat.com

اور ایک شیطان نے کہا کہ میں اس عورت کو اس کے مرتبہ سے گرا دوں گا۔ کیونکہ میں نے بہت سے زاہدوں اور عالموں کو گرایا ہے اور اس شیطان نے یہ کام کیا کہ فقیرانہ شکل بنا کر اس عورت کے پاس آ بیٹھا اور کہنے لگا جس آدمی کو تم سات آٹھ دفعہ بلاؤ تو وہ نہ بولے تو پھر ؟ کیا کبھی خدا تم سے بات چیت بھی کرتا ہے اور دیکھا بھی ہے تم جو ہر وقت کہتی ہو کوئی چیز نہیں سوائے خدا کے۔ اس اللہ کی بندی نے یہ جواب دیا کہ یہ چرخہ میں چلا رہی ہوں یا آپ چل رہا ہے۔ اس نے کہا کہ تو ہی چلا رہی ہے۔ پھر اللہ کی بندی نے کہا کہ تو بڑا بے وقوف ہے یہ جو میرا تن ہے مثل چرخہ ہے یہ آپ نہیں چل رہا ہے بلکہ اسے اللہ چلا رہا ہے۔ تو شیطان رد ہو گیا۔ پس جب اللہ کا اللہ ہونا ثابت ہو جائے تو اسی طرح ہوتا ہے تو پھر حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ مصائب سے اللہ کے بندوں کو لذت پیدا ہوتی ہے اگر نفسانی حرکت سے دل تنگ ہو تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کے احوال کو دیکھا کرو کیونکہ دنیا میں اکثر عظیم ہستیاں بلا و مصائب اور رنج و تکلیف میں مبتلا و گرفتار رہے ہیں۔ جیسا کہ مکتوبات شریف میں ہے۔ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ (لوگوں میں زیادہ بلا و مصیبت والے انبیاء ہیں۔ پھر اولیاء۔ پھر ان کے ہم مثل) اور حق تعالیٰ اپنی کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہوتی ہے۔

سوال:۔ اس آیت شریف سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص زیادہ برائیاں کرے اس پر زیادہ مصیبتیں آتی ہیں تو چاہیے پہلے انبیاء اور اولیاء کے سوا اور لوگ بلا و مصیبت میں گرفتار ہوں اور پھر اولیاء و انبیاء

Marfat.com

وانبیاء نیز یہ بزرگوار اضافی اور طبعی طور پر حق تعالیٰ کے محبوب اور خاص اس کے مقربین ہیں۔ حق تعالیٰ اپنے محبوبوں اور خاص مقربوں کو بلیات در نج کے حوالے کیوں کرتا ہے اور دشمنوں کو ناز و نعمت میں اور دوستوں کو رنج و مصیبت میں کیوں رکھتا ہے۔

جواب:- خدا تعالیٰ آپ کو سعادت مند کرے اور سیدھے راستے کی ہدایت دے کہ دُنیا نعمت و لذت کے لئے تیار کی گئی ہے چونکہ دنیا و آخرت ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں اور ایک کی رضامندی میں دوسرے کی ناراضگی اس لئے ایک میں لذت پانا اور دوسرے میں رنج والم کا باعث ہوگا۔ پس انسان جس قدر دُنیا میں زیادہ لذت و نعمت کے ساتھ رہے گا اس قدر رنج والم آخرت میں اٹھائے گا۔ ایسے ہی جو شخص دُنیا میں زیادہ تر رنج والم میں مبتلا ہوگا آخرت میں اسی قدر ناز و نعمت میں ہوگا۔ کاش دنیا کی بقا کو آخرت کی بقا کے ساتھ وہی نسبت ہوتی جو قطرہ کو دریائے محیط کے ساتھ ہے ہاں متناہی کو غیر متناہی کے ساتھ کیا نسبت ہوگی اس لئے دوستوں کو اپنے فضل و کرم سے اس جگہ کی چند روزہ محنت و مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ ان کو دائمی ناز و نعمت میں محظوظ و مسرور فرمائے اور دشمنوں کو مکر و استدراج کے موجب تھوڑی سی لذتوں کے ساتھ محظوظ کر دیا تاکہ آخرت میں بے شمار رنج والم میں گرفتار رہیں۔

سوال:- کافر فقیر جو دنیا و آخرت میں محروم ہے دُنیا میں اس کا دردمند و مصیبت زدہ رہنا آخرت میں لذت و نعمت پانے کا باعث نہ ہوا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:- کافر خدا کا دشمن اور دائمی عذاب کا مستحق ہے دُنیا میں اس سے

عذاب کا دور رکھنا اور اس کو اپنی وضع پر چھوڑ دینا اس کے حق میں عین ناز و نعمت و لذّت ہے اس واسطے کافر کے حق میں دُنیا پر جنت کا اطلاق کیا گیا ہے خلاصہ یہ کہ دُنیا میں بعض کفار سے عذاب بھی رفع کر دیتے ہیں اور لذت و نعمت بھی دیتے ہیں۔ اور بعض سے صرف عذاب ہی ہٹا رکھتے ہیں اور لذت و نعمت کچھ نہیں دیتے بلکہ فرصت و مہلت کی لذّت اور عذاب کے دور ہونے پر کفایت کرتے ہیں۔ لِکُلٍّ ذٰلِکَ حِکَمٌ وَمَصَالِحُ ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی حکمت و بہتری ہے۔

سوال:۔ حق تعالے سب چیزوں پر قادر ہے اور توانا ہے کہ دوستوں کو دُنیا میں بھی لذت و نعمت بخشے اور آخرت میں بھی ناز و نعمت عطا فرماتے اور ان کے حق میں ایک کا لذت پانا دوسرے میں دردمند ہونے کا باعث نہ ہو پھر اس کے برعکس کیوں ہوتا ہے۔ اس کے جواب کئی ہیں۔

جواب ا:۔ ایک یہ کہ دُنیا میں جب تک چند روز محنت و بلیات کو برداشت نہ کرتے تو آخرت کی لذت و نعمت کی قدر نہ جانتے اور دائمی عافیت کی نعمت کو کماحقہ معلوم نہ کر سکتے۔ ہاں جب تک بھوک نہ ہو طعام کی لذت نہیں آتی اور جب تک مصیبت میں مبتلا نہ ہوں، فراغت و آرام کی قدر معلوم نہیں ہوتی۔ گویا ان کی چند روزہ مصیبتوں سے مقصود یہ ہے کہ ان کو دائمی ناز و نعمت کامل طور پر حاصل ہو ان لوگوں کے حق میں سراسر جمال ہے۔ جو عوام کی آزمائش کے لئے جلال کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ٥ اکثر کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور اکثر کو ہدایت دیتا ہے۔

جواب ۲:۔ بلیات و محن اگرچہ عوام کے نزدیک تکلیف کے اسباب ہیں

Marfat.com

بلکہ ان بزرگواروں کے نزدیک جو کچھ جمیل مطلق کی طرف سے آئے، اُنکی نعمت و لذت کا اسباب ہے۔ یہ لوگ بلیات سے ویسے ہی لذت حاصل کرتے ہیں جیسے کہ نعمتوں سے بلکہ بلایا سے زیادہ محظوظ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں محبوب کی خاص رضا پنہاں ہے۔ اور نعمتوں میں یہ خلوص نہیں ہے کیونکہ نفس نعمتوں کو چاہتا ہے اور بلا و مصیبت سے بھاگتا ہے۔ پس بلا ان بزرگواروں کے نزدیک عین نعمت ہے اور اس میں نعمت سے بڑھ کر لذت اور حظ جو ان کو دنیا میں حاصل ہے وہ بلیات و مصائب ہی کے باعث ہے اگرچہ دُنیا میں یہ نمک بھی نہ ہوتا تو ان کے نزدیک دُنیا جو کے برابر بھی قیمت نہ رکھتی اور اس میں یہ حلاوت نہ ہوتی تو ان کو عبث و بے فائدہ دکھائی دیتی ہے

غرض از عشق تو ام چاشنئ درد و غم است
ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

(ترجمہ) عشق سے تیرے غرض ہے، چاشنئ درد و غم
ورنہ نیچے آسماں کے کونسی نعمت ہے کم

حق تعالیٰ کے دوست دُنیا میں بھی متلذذ ہیں اور آخرت میں بھی محظوظ و مسرور ہیں ان کی یہ دنیاوی لذت انکی آخرت کی لذت کے مخالف نہیں وہ حظ جو آخرت کے حظ کے مخالف ہے اور جو عوام کو حاصل ہے۔ الٰہی یہ کیا ہے جو تو نے اپنے دوستوں کو عطا فرمایا ہے کہ جو کچھ دوسرے کے رنج والم کا سبب ہے وہ ان کی لذت کا باعث ہے جو کچھ دوسروں کے لئے زحمت ہے وہ ان کے واسطے رحمت ہے دوسروں کی زحمت ان کی نعمت ہے لوگ شادی میں خوش

Marfat.com

ہیں اور غمی میں غمناک، یہ لوگ شادی میں بھی اور غمی میں بھی خوش و خرم ہیں کیونکہ ان کی نظر افعال جمیلہ و رذیلہ کی خصوصیات سے اُٹھ کر اِن افعال کے فاعل یعنی جمیل مطلق کے جمال پر جا لگی ہے اور فاعل کی محبت کے باعث اِس کے افعال بھی ان کی نظروں میں محبوب اور لذت بخش ہو گئے ہیں جو کچھ جہاں میں فاعل جمیل کی مراد کے موافق صادر ہو خواہ رنج و ضرر کی قسم سے ہو۔ وہ اُن کے محبوب کی عین مراد ہے اور اِن کی لذت کا موجب ہے۔ خداوندا! یہ کیسا فضل و کرامت ہے کہ ایسی پوشیدہ دولت اور خوشگوار نعمت اغیار کی نظر بد سے چھپا کر اپنے دوستوں کو تو نے عطا فرمائی ہے اور ہمیشہ اِن کو اپنی مراد پہ قائم رکھ کر محظوظ و متلذذ کیا ہے۔ اور کراہت و الم جو دوسروں کا نصیب ہے۔ ان بزرگواروں سے دور کر دیا ہے اور ننگ و رسوائی کو جو دوسروں کا عیب ہے اس گروہ بلند کا وہ کمال بنایا ہے نامرادی میں ان کی مُراد ہے اور اِن کا یہ دُنیاوی التزاز و سرور دوسروں کے برعکس آخرت کی ترقی کا باعث ہے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بڑے فضل والا ہے۔

جواب ۳:۔ یہ دور دورِ ابتلاء و آزمائش ہے جس میں حق باطل کے ساتھ اور جھوٹا سچے کے ساتھ ملا جلا ہے۔ اگر دوستوں کو بلا و محنت نہ دیتے اور صرف دشمنوں کو دیتے تو دوست و دشمن کی تمیز نہ ہوتی اور اختیار و آزمائش کی حکمت باطل ہوتی۔ یہ امر ایمان غیب کے منافی ہے۔ جس میں دُنیا و آخرت کی سعادتیں شامل ہیں آیت کریمہ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

Marfat.com

يَّنصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو شخص اس کی اور اس کے رسول کی غائبانہ مدد کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ طاقتور اور غالب ہے اس مضمون کی رمز ہے پس دشمنوں کی آنکھ میں خاک ڈال کر دوستوں کو محنت و بلا میں مبتلا کیا ہے: تاکہ ابتلا و آزمائش کی حکومت تمام ہو اور دوست عین بلا میں لذت پائیں اور دشمن دل و دماغ کے اندھے خسارہ اور گھاٹا کھائیں۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۔ اکثر کو گمراہ کرتا ہے اور اکثر کو ہدایت دیتا ہے: انبیاء کا مقابلہ کفار کے ساتھ اسی طرح ہوا ہے کہ کبھی اس طرف کا غلبہ ہوا ہے اور کبھی اس طرف کا، جنگ بدر میں اہل اسلام کو فتح ہوئی اور جنگ احد میں کافروں کو غلبہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ ترجمہ: اگر تم کو زخم لگا ہے تو آگے بھی لوگوں کو ایسے ہی زخم لگے ہیں اور ان دنوں کو اللہ تعالیٰ لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو جان لے اور تم میں سے گواہ بنائے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو خالص کرے اور کافروں کو مٹا دے۔

جواب ۴:- یہ ہے کہ حق تعالیٰ سب چیزوں پر قادر ہے اور توانا ہے کہ دوستوں کو یہاں بھی ناز و نعمت عطا فرمائے اور وہاں بھی لیکن یہ بات حق تعالیٰ کی حکمت و عادت کے برخلاف ہے، حق تعالیٰ

Marfat.com

دوست رکھتا ہے کہ اپنی قدر کو اپنی حکمت و عادت کے نیچے پوشیدہ رکھے اور اسباب و علل
کو اپنی جناب پاک روش پوش بنائے۔ پس دُنیا و آخرت کے باہم نقیض ہونے کے
باعث دوستوں کے لئے محنت و بلا کا ہونا ضروری ہے تاکہ آخرت کی نعمتیں
ان کے حق میں خوشگوار ہوں یہی مضمون اصل جواب میں پہلے ذکر ہو چکا ہے اب ہم
پھر اصل بات کو بیان کرتے ہیں اور اصل سوال کا جواب دیتے اور کہتے ہیں کہ درد و
بلا و مصیبت کا سبب اگرچہ گناہوں اور برائیوں کا کفارہ اور ان گناہوں کے ظلمات
کو دُور کرنا ہے پس کرم یہی ہے کہ دوستوں کو زیادہ سے زیادہ بلا و محنت دیں تاکہ
ان کے گناہوں کا کفارہ اور ازالہ ہو۔ دوستوں کے گناہوں اور برائیوں کو، دشمنوں
کے گناہوں اور برائیوں کی طرح خیال نہ کریں آپ نے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ
الْمُقَرَّبِیْنَ سنا ہوگا اور اُن سے گناہ و عصیاں بھی صادر ہو تو اور لوگوں کے گناہ
و عصیاں کی طرح نہ ہوگا بلکہ وہ سہو و نسیان کی قسم سے ہوگا اور عزم و جد سے
پاک ہوگا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی آدَمَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ
عَزْمًا عَزْمًا۔ ہم نے اس سے اوّل آدم سے عہد کیا تھا اور ہم نے اس کا
کوئی عزم و قصد نہ پایا پس درد و مصائب کا زیادہ ہونا برائیوں کے زیادہ کفارہ
ہونے پر دلالت کرتا ہے نہ کہ برائیوں کے زیادہ کمانے پر دوستوں کو زیادہ بلا دیتے
دیتے ہیں تاکہ ان کے گناہوں کا کفارہ کرکے ان کو پاکیزہ لے جائیں اور آخرت کی محنت
سے ان کو محفوظ رکھیں۔ منقول ہے کہ آنحضرت کی سکرات موت کے وقت جب حضرت
فاطمہ رضی نے ان کی بے قراری و بے آرامی دیکھی تو حضرت فاطمہ زہرہ بھی جن کو آنحضرت
نے " اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ " (ترجمہ: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے) فرمایا تھا

Marfat.com

کمال شفقت و مہربانی سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھتی تھیں نہایت بیقرار و بے آرام ہو گئی جب آنحضرتؐ ان کی اس بے قراری اور بے آرامی کو دیکھا۔ تو حضرت زہراؓ کی تسلی کے لئے فرمایا کہ تیرے باپ کے لئے یہی ایک محنت و تکلیف ہے اس کے آگے کوئی تکلیف و مصیبت نہیں یہ کس قدر اعلیٰ دولت ہے کہ چند روز محنت کے عوض دائمی سخت عذاب دور ہو جائے ایسا معاملہ دوستوں کے ساتھ کرتے ہیں دوسروں کے ساتھ اس طرح نہیں کرتے اور ان کے گناہوں کا کفارہ کما حقہ اس جگہ نہیں فرماتے بلکہ ان کی جزا آخرت پر ڈال دیتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ دوست ہی دُنیاوی رنج و بلا کے زیادہ مستحق ہیں اور دوسرے لوگ اس دولت کے لائق نہیں کیونکہ ان کے گناہ کبیرہ ہیں اور التجا و تضرع و استغفار و انکسار سے بے بہرہ ہیں اور گناہوں کے کرنے پر دلیر ہیں اور ارادہ و قصد سے گناہ کرتے ہیں۔ تمرد و سرکشی سے خالی نہیں ہے اور عجیب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ہنسی اڑائیں اور انکار کریں اور جزا گناہ کے اندازے کے موافق ہے اگر گناہ خفیف ہے اور گناہ کرنے والا بھی التجا و زاری کرنے والا ہے اس گناہ کا کفارہ دنیاوی بلا و رنج سے ہو جائے گا اور اگر گناہ غلیظ و شدید و ثقیل ہے اور گناہ کرنے والا سرکش و متکبر بھی ہے تو وہ جرم آخرت کی جزا کے لائق ہے جو گناہ کی طرح شدید اور دائمی ہے وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اللہ تعالےٰ نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

آپ نے لکھا تھا کہ جو لوگ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ اپنے دوستوں کو بلا و محنت کیوں دیتا ہے اور ہمیشہ ناز و نعمت میں کیوں نہیں رکھتا

Marfat.com

اس گفتگو سے اس گروہ کی نفی کرنا چاہتے ہیں کفار بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس قسم کی باتیں کہا کرتے تھے کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِىْ فِى الْاَسْوَاقِ لَوْلَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۔ (ترجمہ، یہ رسول کیسا ہے۔ جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے کیوں نہیں اس پر فرشتہ اُترتا کہ اس کے ساتھ ہو کر لوگوں کو ڈراتا یا اس کو خزانہ دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس سے کھایا کرتا) ایسی باتیں وہی شخص کرتا ہے۔ جس کو آخرت اور اس کے دائمی عذاب و ثواب کا انکار ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کو دنیا کی عارضی بلا و محنت ہیچ نظر آتی ہے بلکہ مردِ حق اس چند روزہ محنت کو جس سے ہمیشہ کی راحت حاصل ہو۔ عین راحت تصوّر کرتا ہے اور لوگوں کی گفتگو پر نہیں جاتا۔ درد و بلا و محنت و محبت کا گواہ عادل ہے، کور باطن اور بے وقوف لوگ اگر اس کی محبت کی منافی جانیں تو جانیں جاہلوں اور ان کی گفتگو سے روگردانی کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (ترجمہ، پس اچھا صبر کرے) اصل سوال کا دوسرا جواب یہ ہے کہ بلا اس وقت تک محبوب ہے کہ محب اپنے محبوب کے ماسوا کی التفات سے ہٹ کر کلّی طور پر محبوب کی پاک بارگاہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ پس درد و بلا کے لائق دوست ہی ہے اور یہ بلا اس برائی کا کفارہ ہے کہ ان کی التفات ماسوا کی طرف ہے اور دوسرے لوگ اس دولت کے لائق نہیں۔ ان کو زور سے محبوب کی طرف کیوں لائیں جس کو چاہیں بزور بھی محبوب کی طرف لے آتے ہیں اور اس کو محبوبیت سے سرفراز فرماتے ہیں اور جس کو محبوب کی طرف لانا نہیں چاہتے اُس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اگر سعادت ابدی

Marfat.com

اس کے شاملِ حال ہوگئی تو توبہ وانابت کی راہ سے ہاتھ مار کر فضل وعنایت کی امداد سے مقصد تک پہنچ جائے گا ورنہ وہ جانے اور اُس کا کام اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طُرْفَۃَ عَیْنٍ (یا اللہ تو مجھے ایک لحظہ بھی اپنے حال پر نہ چھوڑ) پس معلوم ہوا کہ مریدوں کی نسبت مرادوں پر زیادہ بلا آتی ہے۔

اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرادوں اور محبوبوں کے رئیس ہیں فرمایا ہے کہ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ (ترجمہ: کسی نبی کو اتنی ایذا نہیں پہنچی جتنی مجھے پہنچتی ہے) گویا بلا دلالہ اور رہنما ہے جو اپنی حسنِ دلالت سے ایک دوست کو دوسرے تک پہنچا دیتی ہے اور دوست کو ماسوا کے التفات سے پاک کر دیتی ہے۔ عجب معاملہ ہے کہ دوست کروڑہا دیکر بلا کو خریدتے ہیں اور دوسرے لوگ کروڑہا دے کر بلا کو دفع کرنا چاہتے ہیں۔

سوال:- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ درد و بلا کے وقت دوستوں سے بھی اضطراب و کراہت مفہوم ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:- یہ اضطراب و کراہت بمقتضائے بشری ضروری ہے اور اس کے باقی رکھنے میں کئی طرح کی حکمتیں ہیں اور مصلحتیں ہیں کیونکہ اس کے بغیر نفس کے ساتھ جہاد و مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ دین و دنیا کے سردار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سکرات موت کے وقت کسی قسم کی بے قراری و بے آرامی ظاہر ہوتی تھی وہ گویا نفس کے جہاد کا بقیہ تھا۔ تاکہ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاتمہ خدا کے دشمنوں کے جہاد پر ہو۔ شدت مجاہدہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ صفات بشریت کے تمام

Marfat.com

مادے دور ہوجائیں اور نفس کو کمال فرمانبردار بنا کر اطمینان کی حقیقت تک پہنچائیں اور پاک و پاکیزہ رکھیں۔ گویا بلا، بازار محبت کی دلالہ ہے جو کوئی محبت نہیں رکھتا اس کو دلالہ سے کیا کام ہے اور دلالگی اس کے کس کام آئے گی اور اس کے نزدیک کیا قدر و قیمت رکھے گی۔ درد و بلا کی دوسری وجہ یہ ہے کہ محب صادق اور مدعی کاذب کے درمیان تمیز ہو جاتی اگر صادق ہے تو بلا کے آنے سے متلذذ و محظوظ ہوگا اور اگر مدعی کاذب ہے تو بلا سے کراہت و رنج اس کے نصیب ہوگا۔ سوائے صادق کے اس تمیز کو کوئی نہیں معلوم کر سکتا۔ صادق ہی کراہت و الم کی حقیقت کراہت و الم کی صورت سے جدا کر سکتا ہے۔ صفات بشریت کی صورت سے الگ کر سکتا ہے اَلْوَلِيُّ يَعْرِفُهُ الْوَلِيُّ (ولی را ولی می شناسد) اس بیان کی رمز ہے۔ وَاللّٰهُ سبحانہ الھادی الی سبیل الرشاد۔ اللہ تعالیٰ ہی راہِ راست کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔

والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

Marfat.com

ارشادات

ایک دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ حویلی شریف سے باہر مشرق کی طرف نکلے اور یہ عاجز بھی پیچھے پیچھے چلا گیا۔ جب ٹہلتے ٹہلتے پیلو کے درخت کے پاس گئے تو سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتے ہوئے گھومنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد درخت سے ایک پتہ توڑا اور مجھ سے کہنے لگے کہ دیکھ اللہ کا اللہ ہونا ہر چیز سے ثابت ہے اگر تم غور سے دیکھو۔ مگر عاجز حیران کھڑا رہا۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھ پتہ کیسا نوک دار ہے اور اس کے بیچ لکیریں کھینچی ہوئی ہیں اور کہا کہ یہ اسم ذات لکھا ہوا ہے۔ ایسی قلم چلانے والا ایسی صفائی دینے والا کون ہے۔ آپ ہی نے فرمایا۔ اللہ۔ پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

اللہ۔ اللہ نام کی جپنا کہلے   دو جگ نوں توں اپنا کر لے

درخت سے پتہ توڑ کر بار بار یہ شعر پڑھنے لگے ؎

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقِ دفتریست معرفت کردگار!

آپ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت سائیں توکل شاہ صاحب کے پاس ایک شخص دوڑا دوڑا آیا اور کہنے لگا کہ یا حضرت جلدی جلدی مجھے رب سے ملا دو کیونکہ میرا مال یعنی مویشی جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا بھائی ٹھہر جا۔ اس نے کہا۔ نہیں یا حضرت میرا مال جا رہا ہے۔ مجھے جلدی رب سے ملا دو۔ میرا مال جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کچھ دیر تو

Marfat.com

ٹھہر جا۔ اس شخص نے کہا۔ میرا مال جا رہا۔ مجھے جلدی خدا سے ملا دو۔ آپ نے درویشوں کو حکم دیا کہ اس کو تالاب میں ڈال دو۔ تو درویشوں نے اس کو زور سے پکڑ کر پانی میں ڈال دیا۔ تو پانی میں ڈوبنے لگا اور لگا شور برپا کرنے کہ میں ڈوب گیا۔ مجھے پکڑ و تو آپ نے فرمایا کہ اس کو مت پکڑو۔ پھر وہ پانی میں نیچے چلا گیا اور سب اُمیدیں ٹوٹ گئیں اور دل میں کہا کہ خداوندا۔ تیرے سوا اور کوئی نہیں جو مجھے بچائے۔ ادھر سے پیر صاحب کی توجہ تھی پھر اللہ کا اللہ ہونا دل میں ثابت ہو گیا تو پانی کے اوپر بیٹھ گیا کہ مجھے خدا مل گیا۔

پھر حضرت صاحب مجھے کہنے لگے جب سب تعلقات ٹوٹ جائیں یعنی ماں باپ بہن بھائی خویش و اقارب دوست یار سب دور ہو جائیں گے پھر بس باقی اللہ ہی رہ جائے گا پھر یہ شعر آپ نے پڑھا ؎

سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چہار ترک
ترک دنیا، ترک عقبےٰ، ترک مولےٰ ترک ترک

ایک دن مینہ برس رہا تھا اور باریک بوندیں پڑ رہی تھیں۔ آپ خوش ہو کر کہنے لگے آج مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ بھورے شریف کی خانقاہ پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار شریف لگا ہوا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ سوال جواب ہو رہے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سوال بہت مشکل ہیں اور جس کو سوال کا جواب آتا ہے وہ بہشت میں جا رہے ہیں۔ اس وقت مجھ سے آواز آ رہی تھی کہ مجھے تو سوالوں کا کچھ پتہ نہیں کہ میں پہلے کیا تھا۔ اور اس وقت کیا ہوں اور پھر کیا ہوں گا یہ پتہ بھی نہیں کہ پہلے کیا کرتا تھا اور اب کیا

Marfat.com

کررہا ہوں اور پھر کیا کروں گا۔ اور سوال جواب مجھ سے کوئی نہیں ہوا پھر حضرت صاحب میری طرف اشارہ کرکے کہنے لگے کہ یہی کہنا تھا یا اور کچھ تو میں نے عرض کیا کہ یا حضرت اللہ اور اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ عاجزہ کو کیا سمجھ ہے۔ عرفان کی پھر آپ فرمانے لگے کہ نہیں نہیں تم بھی غور تو کرو پھر بھی میں خاموش رہا۔ پھر آپ فرمانے لگے دیکھ اب میری ۳۵ یا ۳۶ سال عمر ہے۔ ۳۵ یا ۳۶ سال پہلے دنیا میں میرا کوئی نام ونشان نہ تھا جب پہلے کچھ نہ تھا اب بھی یہی کہنا چاہیئے کہ میری ہستی کچھ نہیں ہے اور مجھے فرمانے لگے۔ تم کچھ ہو یا کہ نہیں میں نے عرض کیا حضور میں تو کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم کچھ نہیں تو تمہیں گالی گلوچ پر غصہ کیوں آتا ہے اس جہان میں تمہارا دشمن سب سے بڑھ کر نفس اور شیطان ہے آپ کی زبان مبارک سے یہ اشعار نکلے۔

اے مسافر نفس کش اے صوفی خلوت نشیں
نفس شیطان کی ٹھگی سے ہوشیاری چاہیئے

اے مسافر کیوں پڑا سوتا ہے ٹک بیدار ہو — کوچ سے پہلے ہی چلنے کی تیاری چاہیئے
اے مسافر منزل گور وقیامت کے، تجھے — ساتھ لینا توشہ پرہیزگاری چاہیئے
گوہر اعمال پر بازار محشر میں ضرور — رونق واخلاص دل کی آبداری چاہیئے
ہے اگر دنیا میں ٹوٹا جھونپڑا پرواہ نہیں — جنت الفردوس کی محل و اٹاری چاہیئے
طالبانِ قرب محبوب حقیقی کو ضرور — اشکباری دلفگاری جاں نثاری چاہیئے
جس کے بندوں پر ہزاروں بخشش وانعام ہیں — ہر گھڑی اس کبریا کی یادگاری چاہیئے
جبکہ ہے یہ دنیا مومن کے لئے زنداں سرا — کیوں نہ پھر یاں رنجش وتکلیف خواری چاہیئے

Marfat.com

شاغلانِ لذتِ دنیائے حیفہ کو مدام ! مجلس رقص و شراب و سور خواری چاہیئے
بندگانِ باوفا کو اپنے آقا کی مدام پیروی، فرمانبری، خدمتگذاری چاہیئے
دل سے اے مُسلم گرا اپنے دور سودائے غرور
بندہ ُخاکی کے حق میں خاکساری چاہیئے

ایک دن حضور پُر نور کا جمعہ شریف میں خطبہ فرمانے کے بعد فرض پڑھتے ہی چہرے مبارک کا رنگ کچھ اور معلوم ہوا۔ اور آنکھیں لال سرخ تھیں۔ آپ کچھ دیر تو خاموش رہے اور نمازی اپنی سنتوں میں مشغول ہوگئے اور یہ عاجز ادب کو مدِ نظر رکھ کر اور رحمت الٰہی کا امید وار ہو کر بیٹھا رہا تو آپ یعنی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ محمد بخشا قبر میں سخت اندھیرا ہوگا تو قبر کے واسطے کونسا چراغ لے جانا چاہیئے تو عاجز نے کہا کہ اللہ اور اللہ کا رسولؐ اور آپ اچھا جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تہجد کی نماز تو پھر ارشاد فرمایا کہ خدا کے مقرب ہونے میں کون سا عمل درکار ہے جواب میں خود فرمانے لگے کہ تہجد کی نماز۔ تو پھر آپ نے فرمایا کہ مقام محمود تک اس شخص کو اللہ کریم لے جائے گا۔ جس نے محمد الرسول اللہ کی طفیل نماز تہجد میں کوشش کی اور آپ نے فرمایا کہ مقامِ محمود میں اللہ اپنے بندے کے ساتھ کس طرح برتاؤ کریگا اللہ ہی کو خبر ہے تو فرمانے لگے ؎

اُٹھ خدا کے واسطے اب تو ذرا
معصیت سے بھاگ رب سے دل لگا

ہر شبِ آخر میں رب العالمین از طفیل رحمت اللعالمین
تا صبح صادق یہ فرمائے خدا بخشش و رحمت کا در میرا کھلا

Marfat.com

مانگو مجھ سے میں دہی دوں گا ضرور　　　اٹھو حاضر ہو نہ بھاگو دور دور

آؤ دیکھو میرا انعام واکرم　　　سب خطائیں بخش دوں گا یک قلم

بے کسوں کے در پہ پھرتے ہو سدا　　　قادرِ مطلق سے مانگو تو ذرا

سب پکاریں اور تو غافل رہے　　　نیند سے اٹھنے میں تو کاہل ہے

نیند نے تجھ کو نہ رکھا کام کا　　　تو مسلمان رہ گیا بس نام کا

زندگی آمد برائے بندگی　　　زندگی بے بندگی شرمندگی

ایک مرتبہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف تشریف لے گئے تھے۔ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلے اس سال یہ لائن امرتسر سے لے کر ڈیرہ بابا نانک اور نارووال تک نئی نکالی گئی۔ ایک رات مکان شریف گذری۔ سویرے اس مسکین کو آپ نے رخصت اس طرح فرمائی کہ آپ نے درویشوں کو فرمایا کہ چلو سیر کو چلیں۔ آپ مع درویشوں کے پھرتے پھراتے اسٹیشن پر آگئے اور فرمانے لگے کہ تہجد کی نماز کی بہت تاکید ہے جو تہجد نہیں پڑھتا اس کو ولایت حاصل نہیں ہوتی اگر ہو سکے تو یٰسین شریف پہلی رکعت میں ایک دفعہ دوسری میں دو دفعہ تیسری میں تین دفعہ اور چوتھی میں چار دفعہ پڑھے۔ نہیں تو مزمل شریف تہجد میں پڑھے اور ہمارے بہت بزرگوں نے اس بات پر اکتفا کیا ہے کہ سورت اخلاص پہلی میں ایک دفعہ اور دوسری میں دو دفعہ علیٰ ہذا القیاس بارہ میں میں بارہ دفعہ آپ دو رکعت سے لیکر بارہ رکعت تک فرماتے۔ اوّل مرید یعنی طالب مولا کو چھ رکعت فرماتے پھر بعد میں بارہ رکعت فرماتے۔ کسی کو اس طرح فرماتے کہ پہلی رکعت میں بارہ دفعہ اور دوسری میں گیارہ دفعہ علیٰ ہذا القیاس۔ آپ فرمانے لگے۔ حضرت

Marfat.com

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اکاسی اکاسی دفعہ یٰسین نفلوں میں ہر روز پڑھ جاتے تھے۔
حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی پہلے بہت پڑھی ہے آپ نے فرمایا تہجد کی دو رکعت
سارے دن کے نفلوں سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا سورت اخلاص کا تہجد میں پڑھنا
بہت آسان اور بزرگ تر ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

ایک دن حضور پُر نور نے نقشبندی طریقہ کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس
طریقہ کی بنیاد ان گیارہ کلمات پر ہے۔ ان پر چلنے سے اللہ اپنے فضل و کرم سے اپنا مقرب
بنا لیتا ہے۔ کوئی طالب مولا صاحب نصیب ہی ان کو حاصل کر سکتا ہے ہر ایک کا یہ کام
نہیں۔ ہاں ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم
حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان گیارہ کلمات کی بہت تعریف فرمائی جو

مندرجہ ذیل ہیں

اوّل سفر در وطن:- اس سے مراد سیر انفسی ہے جس کو جذبہ کہتے ہیں اس خاندان کے بزرگوں کی ابتدا اس سیر سے شروع ہوتی ہے اور سیر آفاقی جس سے مراد سلوک ہے مطلب اس کا یہ ہے اللہ تعالےٰ کو اپنے وجود بیرونی چیزوں میں ثابت کرنا اور ڈھونڈھنا۔ اس سیر کے ضمن میں دوسرے خاندانوں کے مدارج ختم ہو جاتے ہیں اور دوسرے سلسلوں کا شروع سیر آفاقی سے سیر انفسی تک ہے اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا شروع انفسی سے ہے اور نہایت کا اندراج ابتدا میں اس طریقہ میں دراصل سیر آفاقی کا یہ مطلب ہے کہ مطلوب کو باہر سے ڈھونڈھنا اور سیر انفسی کا یہ مطلب ہے کہ اپنے دل سے ڈھونڈھنا۔

دوم خلوت در انجمن:- یہ ہے کہ مجلس میں تفرقہ کا اندیشہ ہوتا ہے اس

مقام کا رہنے والا خواہ کس قدر مجلس عام میں بیٹھا ہو۔ مگر اس کے اندرونی خیال پر کچھ اثر نہ پڑے۔ کسی کا قول ہے کہ بظاہر درمیان بازار کے ہو اور اندر سے یار کے ساتھ ہو۔ اس مقام کی ابتدا مشکل ہوتی ہے اور انتہا پر پہنچ کر نہایت آسان ہو جاتا ہے اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں پہلا سبق یہی ہوتا ہے۔ یعنی مبتدیوں کا پہلا شغل یہی ہوتا ہے اور دوسرے طریقوں میں منتہیوں کو یہ حاصل ہوتا ہے چنانچہ خواجہ علی رامے اتنی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ؎

اندروں شو آشنا و زبروں بیگانہ وش

ایں چنیں زیبا روش کم دیدہ ام اندر جہاں

سوم نظر بر قدم:۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ چلتے وقت اپنے قدم پر نظر رکھے۔ خواہ اس جہان کا راستہ سمجھو کیونکہ اس دُنیا میں نظر کے وسیلہ سے دل نظر فریب باتوں سے پراگندہ نہ کرے تاکہ جمعیت قائم رہے کیونکہ ابتدائی حالات میں دل نظر کے تابع ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل پر اثر ڈالتی ہے۔ یا راہ چلنے سے مراد راہ حقیقی ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن میں سے بعض کو سیر مقامات راہ طریقت سے بصیرت دل کے ساتھ مشرف فرماتے ہیں جب یہ سیر شروع ہوتا ہے تو اس وقت میں انوار رنگا رنگ کے اور رہزن بے شمار کہ نفس کو اُن میں لذت ہوتی ہے۔ سالک کے واسطے ظاہر ہوتے ہیں جو سالک کو مقصود حقیقی سے باز رکھتے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے۔ کہ خدا کی قسم میں نے روح کے نور کی تیس سال تک پرستش کی۔ جب اس قسم کی رکاوٹیں سدِ راہ ہو جاویں تو اسے چاہیئے کہ قدموں پر نظر رکھے۔ یعنی دل کو مضبوط کر کے دل کی بصیرت کو مطلوب حقیقی سے

Marfat.com

دور نہ رکھے۔ اس جگہ پختگی دل سے یہ مُراد ہے کہ اپنے مقصد کے بغیر اِدھر اُدھر نہ دیکھے تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے۔

چہارم ہوش دردم :- اس کا مطلب یہ ہے سالک اپنے نفس اور سانس کا ہمیشہ محافظ رہے تاکہ غافل نہ ہو۔ اس شغل کا نام پاس انفاس ہے۔

پنجم یاد کرد :- اس کا مطلب یہ ہے جب تک سالک کو ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو تو کسب اور تکلف سے اپنے آپ کو ذکر میں مشغول رکھے۔

ششم یادداشت :- اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ذکر کرنے والا کسب سے نکل جاوے اور مرتبہ حضوری میں پہنچے تو مراتب یادداشت پالینا ہے۔

ہفتم وقوف قلبی :- اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر کرنے والا ہمیشہ دل کا محافظ رہے اور ہمیشہ دل کا دھیان رکھے تاکہ اس میں پراگندہ خیال پیدا نہ ہو۔ خدانخواستہ اگر کسی کو ذکر کرنے سے تاثیر پیدا نہ ہو۔ تو شیخ کو چاہیئے کہ اس کو ذکر کرنے سے منع کرے اور خاص توجہ دے کہ وقوف قلبی پر لگادے تاکہ اس کو فائدہ ہو۔

ہشتم وقوفِ عددی :- اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ کا معمول ہے۔ کرتا رہے۔ اور ہر سانس میں طاق کا خیال رکھے۔ مثلاً ۳ یا ۵ یا ۷

علی حمزہ القیاس

نہم بازگشت:۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات کے ذکر کے بعد زبان دل سے یہ کہے کہ خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا ہی میرا مطلب ہے۔

دہم رابطہ:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض مشائخ اس طریقہ کے اپنے مرید کو اپنی صورت کے حاضر کرنے کا امر دیتے ہیں کہ مراقبہ میں شیخ کی صورت کا تصوّر باندھو۔ جب تک کہ مرید شیخ کے تصوّر میں اپنے آپ کو گم کر کے اپنی صورت کو شیخ کی صورت میں گم نہ کرے کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا اس عمل کرنے سے مرید اپنے آپ کو شیخ کی صورت میں دیکھتا ہے اور کسی قسم وضع اور لباس اور طرز میں فرق نہیں دیکھتا اس کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں جیسا کہ مجنوں نے اپنے آپ کو عشق لیلیٰ میں ایسا محو کیا۔ کہ اپنے آپ کو لیلیٰ کہا کرتا تھا۔ لیکن پیران مکمل اس طریقہ کے مرید کو یک دم خدا کی ذات میں گم کر دیتے ہیں اور ماسوا اللہ جل شانہ کے تمام نقوش ان کے دل کی تختی سے دھو ڈالتے ہیں اور ذات احدیت میں ان کو غرق کر دیتے ہیں۔

یازدہم وقوف زمانی:۔ اس کو محاسبہ بھی کہتے ہیں۔ سالک کو چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے گذرے ہوئے دن کی بابت اپنے نفس سے حساب لے کہ کتنا وقت عبادت اور حضور میں گذرا ہو۔ اس کا شکر بجا لاوے اور اس کی توفیق خداوند کریم کی طرف سے سمجھے اور غفلت کے اوقات سے توبہ کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ کرے کہ یہ تیری ہی غفلت کی شامت ہے۔

Marfat.com

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان گیارہ کلمات پر عمل کرنے سے ، انسان اصلی مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ ان کلمات کو یاد کر کے ان پر عمل کرو۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے تم کو ضائع نہ چھوڑے گا۔ اللہ حافظ۔

ایک دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ اسم ذات اسم اعظم ہے مگر قلب ماسوا سے پاک ہو۔ اسم ذات میں محو ہو اور اللہ اللہ کے سوا سب بھول جائے۔ اللہ کا اللہ ہونا ثابت ہو جائے تو پھر دیکھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا کُن فرمانا اور اولیاء اللہ کا اللہ کہنا رنگ لانا ہے۔ تو آپ نے یہ نظم فارسی جو پیر صاحب کی طرف منسوب ہے پڑھی۔

اے سالک راہ خدا مشغول شو در ذکر ہُو
وے طالب نور خدا مشغول شو در ذکر ہُو
دلہائے غم گیر شاد کن بلبل صفت فریاد کن
ہر دم خدا را یاد کن مشغول شو در ذکر ہُو
گر عیش خواہی جاوداں عزت بخواہی در جہاں
در ہر نفس ہُو ہُو بخواں مشغول شو در ذکر ہُو
ہر روز باشی صائماً ہر لیل باشی قائماً
در ذکر باشی دائماً مشغول شو در ذکر ہُو
اے خفتہ دل بیدار شو غفلت مکن ہوشیار شو
در یاد آں دلدار شو مشغول شو در ذکر ہُو

Marfat.com

سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت
در گور تنہا بودنت مشغول شو در فکر ہُو

دعویٰ محبت مے کنی در عشق حق لافے زنی
بیرون کُن از خودمنی مشغول شو در ذکر ہو

اے شیخ عبد القادری از خود چرا تو غافلی
ہوشیار شو گر عاقلی مشغول شو در ذکر ہُو

ایک دن بندہ رخصت لینے کے لئے کھڑا تھا تو جب آپ نے غور کیا تو فرمانے لگے۔ بس تیاری ہے تو عاجز خاموش ہو کر کھڑا رہا تو آپ جوڑا پہن کر باہر نکلے اور فرمانے لگے کہ تیرے ساتھ ایک بات کرنی ہے بندہ بھی پیچھے پیچھے چلا۔ جب آپ راجباہ پر آئے تو وہاں ایک کرسی بچھی ہوئی تھی اس پر آپ بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے کہ تم کو میری طرف سے ساک سین یعنی "رشتہ ناطہ" کرنے میں اجازت ہے۔ جس طرف چاہو کرو مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اگر تم دو آدمی مل کر صلاح یا کام کرو تو تیسرا میں ہوں اگر تین آدمی ہوں تو چوتھا میں ہوں۔ جس طرف زیادہ آدمیوں کی رائے ہو اس کام کو کرو اس کام میں بھلائی ہے اور تدبیر بے فائدہ ہے۔ جو کچھ تقدیر کرے اس پر خوش رہو۔ اس میں فائدہ ہے۔ آپ فرمانے لگے ایک دن تدبیر اور تقدیر آپس میں جھگڑا کرنے لگیں اور تقدیر کہنے لگی جو کچھ میں کرتی ہوں تم کو دخل نہیں تو تدبیر کہنے لگی کہ میں سوچ سمجھ کر کام کرتی ہوں اور تم سے بڑھ جاتی ہوں۔ تقدیر نے کہا میں تدبیر کی کچھ پیش نہیں جانے دیتی۔ ایک دن ایک شخص اپنی غریبی سے تنگ آ کر دریا میں ڈوب کر مرنے لگا۔ آگے سے تدبیر ملی اس نے کہا یہ موتی لے جا تو مالامال

Marfat.com

ہو جائے گا مر نہیں۔ وہ بے چارہ خوشی خوشی سے گھر واپس چلا گیا اور اس کو خوش ہو کر دیکھنے لگا۔ وہ موتی ندی سے گذرتے وقت گر پڑا۔ اس نے ڈھونڈا مگر نہ ملا اور درد و مصیبت کا مارا گھر گیا۔ پھر گھر والوں نے تنگ کیا اور وہ بے چارہ زیادہ تنگ ہو کر دوسرے دن پھر ڈوبنے گیا پھر تدبیر ملی اس نے ایک موتیوں کا ہار دیا جب وہ گھر لے کر گیا عورت اور بچے خوش ہوتے۔ خوشی سے دیکھنے لگے تو ایک چیل اڑتی ہوئی بچوں سے اچانک ہار لے گئی بے چارے غم کے مارے ویسے کے ویسے فاقہ میں رہ گئے۔ پھر مصیبت کا مارا تنگ آکر کہنے لگا کہ آج مزدور مروں گا اور باہر گیا۔ تو تقدیر نے ایک روپیہ دیا اور کہا کہ آج تو اس سے گذران کر و کل مر جانا اور اس نے کچھ آٹا اور گھی وغیرہ خرید لیا اور لکڑی لینے کو کسی درخت پر چڑھا تو گھونسلے میں وہی موتیوں کا ہار پڑا تھا وہ بھی تقدیر نے دلوا دیا۔ جب خداوند کریم فضل کرے تو سب اچھے ہو جاتے ہیں تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو۔ ظاہر و باطن، دین و دنیا کو اللہ کریم کے حوالے کر دو۔ آپ نے یہ شعر پڑھے ؎

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے — نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے
خاک ہو کے رہنا خاک آپ کو سمجھنا — نزدیک کاملوں کے اکسیر ہے تو یہ ہے

اور حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان بارہ کلموں پر عمل کرنے سے اللہ کے مقبولوں میں ہو جاتا۔ توریت، انجیل، زبور، قرآن شریف ان چاروں کتابوں سے نکالے گئے ہیں

پہلا کلمہ:۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرزند آدم۔ روزی کا غم نہ کھا۔ جب تک میرا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میرا خزانہ کبھی خالی نہ ہوگا۔

Marfat.com

دوسرا کلمہ:۔ اے فرزندِ آدم بادشاہ ظالم اور امیر کبیر سے مت ڈر جب تک میری سلطنت ہے اور میری سلطنت ہمیشہ کے لئے ہے۔

تیسرا کلمہ:۔ فرزندِ آدم کسی سے محبت مت کر اور کسی سے کچھ مت مانگ جب تک تو مجھے پائے اور مجھے جب چاہے گا پائے گا۔

چوتھا کلمہ:۔ اے فرزند آدم میں نے سب چیزیں تیرے لئے بنائی ہیں اور تجھ کو اپنے لئے۔ بس تو اپنے آپ کو دوسروں کے دروازوں پر مت ذلیل کر۔

پانچواں کلمہ:۔ اے فرزند آدم میں جس طرح تجھ سے کل کا عمل نہیں چاہتا اس طرح تو بھی مجھ سے کل کی روزی مت مانگ۔

چھٹا کلمہ:۔ اے فرزندِ آدم جس طرح سات آسمان اور عرش اور کرسی اور سات زمینوں کے پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ اس طرح تیرے پیدا کرنے روزی دینے سے عاجز نہ ہوں گا۔ بے شک روزی پہنچاؤنگا۔

ساتواں کلمہ:۔ اے فرزند آدم جس طرح میں تیری روزی نہیں کھوتا اسطرح تو بھی میری عبادت مت چھوڑ اور میرے حکم کے خلاف مت کر۔

آٹھواں کلمہ:۔ اے ابن آدم جس قدر میں نے تیری قسمت میں رکھ دیا ہے اسی پر راضی رہ اور نفس وشیطان کی خواہشوں سے دل کو مت بہلا۔

نواں کلمہ:۔ اے فرزندِ آدم میں تیرا دوست ہوں۔ تو بھی میرا دوست بنا رہ اور میری محبت وعشق کے غم سے کبھی خالی نہ ہو۔

دسواں کلمہ:۔ اے فرزند آدم میرے غصے سے نڈر مت ہو جب تک تو پُلصراط سے گذر نہ جائے۔

Marfat.com

گیارھواں کلمہ :۔ اے فرزند آدم۔ تو مجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث غصہ ہوتا ہے اور نفس پر میری رضامندی کے لیے غصے نہیں ہوتا۔

بارھواں کلمہ :۔ اے فرزند آدم اگر تو میری تقسیم پر راضی ہو جاوے تو اپنے آپ کو میرے عذاب سے چھڑائے گا اور اگر تو اس پر راضی نہ ہوگا تو نفس کو تجھ پر مقدر کر دوں گا تاکہ جانوروں کی طرح تجھ کو جنگلوں میں دوڑائے پھرے قسم ہے مجھے اپنی عزت کی کہ کچھ حاصل نہ ہوگا مگر اسی قدر جو میں نے مقدر کیا ہے۔

پھر حضور پر نور نے فرمایا کہ عارفوں کے نزدیک یہ ہی تدبیر ہے کہ تقدیر کے حوالے کام کرنا عام لوگوں کے نزدیک یہ بات ناجائز ہے پہلے عارفوں کی طرف خیال کرے کہ کس شرط سے عارفوں کے نزدیک ہوتا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ، جس نے پہچانا اپنے نفس کو اس نے پہچانا اپنے رب کو یعنی اپنے تئیں پہچاننا حق تعالےٰ کی معرفت کی کنجی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بھورے شریف والوں نے دریا کو کوزے میں بند کرتے ہوئے "مراۃ المحققین" میں فرمایا "بس تو نہ ہو یہ کمال ہے تو اس میں گم ہو یہ وصال ہے" اور یہ شعر بھی پڑھا۔

سیماب اگر خاک ہو تو مس کو زر کرے
دل اگر خاک ہو تو خدا جانے کیا کرے

ایک دن حضرت صاحب ہ... ول پور میں تشریف لے گئے ہوئے تھے، وہاں آپ کے بھائی صاحب حضرت سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب سجادہ نشین مکان شریف نے بہت سے عالم اہل سنت والجماعت کو بُلا کر مرزائیوں کے ساتھ مناظرہ کیا۔

Marfat.com

مرزائیوں کے بھی بہت عالم تھے جن میں اختر لعل حسین مرزائیوں کا بہت بڑا عالم تھا پھر وہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہو کر سرگودھا کی مسجد میں معلم ہے بہت بڑے بڑے عالم لاہور، امرتسر، سانگلہ ہل، لائل پور سے بلوائے گئے تھے وقت مقررہ پر مناظرہ ہوتا تھا اور رات دن مرزائیوں کے مسئلے ان کی کتابوں سے نکال کر ان کو جھوٹا کرتے۔ مناظرہ دو دن ہوتا رہا۔ پہلے دن مرزائیوں نے ذرا سی بات پر تالیاں بجائیں اور مذاق اڑایا۔ یہ عاجز بھی وہاں حاضر تھا۔ جب پہلے دن مناظرہ ختم ہوا تو بندہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یا حضرت مناظرہ میں بہت خلقت جمع ہوتی ہے اور مرزے کی جماعت بہت شوخی میں ہے اگر آپ مہربانی فرما کر نظر رحمت کریں اور توجہ دیویں تو مرزے کی جماعت بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل ہو جاوے اور عام لوگ جذبہ حقیقی کے نور انوار سے مالا مال ہو جائیں تو حضور پُر نور فرمانے لگے کہ ہمارے بزرگوں کے نزدیک تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ نقشبندیہ میں ایک توجہ سے عام لوگوں کو جذب حقیقی حاصل ہو سکتا ہے مگر اللہ کے حکم سے۔ ہے تو سب کچھ اندر ہی مگر ابھی حکم نہیں ورنہ ایک ہی توجہ سے خلقت مستانہ وار ہو جاتے اور دُنیا کا ہوش جاتا رہے۔

نظر محبت پیر دی جس دم ہو گئی
وانگوں مینہ برسات دے کل نوں تار گئی

اور آپ نے فرمایا کہ! اللہ کے فضل و کرم سے فتح اہل سنت والجماعت کو ہو گی جب دوسرے دن مناظرہ شروع ہوا۔ تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لے آئے جس طرف مولوی صاحبان اہل سنت والجماعت کے مناظرہ کر رہے تھے۔ ان کے

Marfat.com

پیچھے کرسی پر بیٹھ گئے۔ صدر صاحب نے اُٹھ کر عرض کی یا حضرت آگے کرسی پر
تشریف فرما دیں تو آپ نے فرمایا۔ یہاں ٹھیک ہے۔ مناظرہ ہوتا رہا اور مرزے
کی کتابوں سے ہی عالموں نے مرزے کو جھوٹا کیا اور تین مرزائیوں نے حضرت صاحب
سے کہا کہ یا حضرت مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل کریں۔
تو آپ نے دُعا فرمائی۔ مرزے کی جماعت کو شکست ہوئی اہل سنت والجماعت
کو فتح ہوئی تو حضرت صاحب الحمدللہ۔ الحمدللہ۔ الحمدللہ علی کل حالٍ پڑھتے
ہوئے واپس تشریف لائے تو آپ نے چودھری فضل احمد کو کہا کہ مرزے کی جماعت
سے سخت پرہیز کرو اور اُن کی بات کو مت سنو۔ چاہے وہ بھلی بات کہیں یا بُری
نزدیک مت جاؤ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو دانتوں سے
مضبوط پکڑو کیونکہ اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
ذکر قلبی ان دونوں کی مداومت کرنے سے محبوب الٰہی ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت
مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ دوپہر کا سونا سنّت موکدہ
کو مدنظر رکھ کر کروڑ شب بیداری سے بہتر ہے کیونکہ سنّت منظور اور محبوب ہو
جاتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ حال ہو یا نہ ہو۔ ذکر قلبی اور
سنت موکدہ پر ثابت قدم رہے سنت پر چلنا بخشش کے لئے اعلیٰ اور افضل و
برتر ہے۔ بھائیو ہر حالت میں سنت کے تابعدار رہنا چاہیے۔ دیکھو ایک صاحب
سنت کی کیسی عمدہ صفت نظم میں بیان فرماتے ہیں۔ سنت خیر الورار۔

مطلع نور خدا ہے سنت خیر الورا — مشعل راہ خدا ہے سنت خیر الورا
اصل دین کبریا ہے سنت خیر الورا — مغز شرع مصطفٰے ہے سنت خیر الورا

Marfat.com

بوستانِ دینِ حق میں گلشنِ اسلام میں
غنچۂ راحت فزا ہے سنتِ خیر الورا

کیوں نہ ہو لفظ محمد کلمہ طیب کے ساتھ
جزوِ توحیدِ خدا ہے سنتِ خیر الورا

پیروِ سنت کی نسیاں و خطا کے واسطے
شافعِ روزِ جزا ہے سنتِ خیر الورا

اہلِ سنت کو میسر کیوں نہ ہو القائے دل
کاشفِ سرِ خدا ہے سنتِ خیر الورا

پیرہن صدری عمامہ سے نہیں پرہیزگار
اہلِ تقوےٰ کی قبا ہے سنتِ خیر الوراء

اے فقیر نفس کش اے صوفیِ خلوت نشیں
تیرے لئے کیمیا ہے سنتِ خیر الوراء

اہلِ سنت کر کسی کے قول پر کر کے نظر
چھوڑ دینا کب روا ہے سنتِ خیر الوراء

کیا برائی تھی ترے حق میں بتا اے بدعتی
چھوڑ جو تو نے دیا ہے سنتِ خیر الورا

بدعتی کا کس طرح مقبول ہو صوم و صلوٰۃ
ہر عبادت کا سرا ہے سنتِ خیر الوراء

اے عزیزو دینداری ہے اسی کی معتبر
جو سدا کرنا ادا ہے سنتِ خیر الورا

جس طرح توحید ہے حبِ الٰہی کا نشان
حبِ نبوی کا پتا ہے سنتِ خیر الورا

ایک سنت کو بھی اے مسلم نہ ہلکی جان تو
اتباعِ کبریا ہے سنتِ خیر الوراء

ایک دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف جا رہے تھے آپ جب گھوڑے پر اسوار ہو کر اسٹیشن برج کو روانہ ہوئے عشاء کا وقت تھا بہت سے آدمی آپ کے ہمراہ وداع کرنے کے لئے تھوڑی دور جا کر آپ نے سب آدمیوں کو واپس کر دیا۔ دعا خیر فرمائی اور کہا کہ محمد و خوشی محمد و یعقوب شاہ و فضل احمد آگے چلو تو کچھ فاصلے پر جب آپ گئے تو فرمانے لگے جو جہر سے ذکر کرتے ہو ان سے پردوں میں ہوا زیادہ ہو جاتی ہے اور وحشت پڑ جاتی ہے تو پھٹنے لگ جاتے ہیں۔ پھر عاجز نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے

Marfat.com

طریقہ میں بھی سیر کرنا جائز ہے یا کہ نہیں تو آپ نے اس آیت شریف کو تلاوت فرمایا۔ قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین تو آپ نے فرمایا اسی اللہ کے امر کو مدنظر رکھ کر سیر کیا جاوے تو جائز ہے اور بہت فائدے ہوتے ہیں نفس کو تنبیہہ ہوتی ہے تو خوشی محمد نے کہا کہ اسی وقت سیر کی اجازت طلب کریں تو میں نے کہا کہ جب آپ نے آیت شریف پڑھی تو اجازت ہو چکی تو خوشی محمد نے کہا کہ یا حضرت! محمدؐ مجھے کئی دفعہ اجازت طلب کرنے کو کہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ خوشی محمد کو تو صاف اجازت ہے اور محمدؐ کی اجازت میں مائی کی اجازت شرط ہے۔ اگر ان کی اجازت ہو تو اجازت ہے تو اجازت ہے۔ ورنہ نہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ کوئی بیٹا لائق ہو جاوے ورنہ نہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ کوئی بیٹا لائق ہو جاوے۔ ورنہ نہیں اگر دنیا میں کوئی مصائب یا تنگی پہنچے تو یہ نہ سمجھا کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہے یا ہم کو بھول گیا ہے ——— نہیں! نہیں! یہی سمجھنا کہ خداوند کریم کی مہربانی بہت نزدیک ہے کہ اللہ کا فضل شامل حال ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے میدان میں پہنچ جاوے گا! آپ نے فرمایا کہ سنت کے ایسے پابند ہو جاؤ کہ جو کام ہو سنت کے مطابق ہو۔ سنت رسولؐ کے برخلاف چلنا گمراہی ہے! گمراہی! گمراہی ہے تو فرمانے لگے ؎

سنتِ احمدؐ پہ ہر دم ہم کو چلنا چاہیے
شرک و بدعت کے شکنجہ سے نکلنا چاہیے
ٹھوکریں کھاتے ہیں گمراہی میں جو ہیں بدعتی
راہِ حق مومنو تم کو سنبھلنا چاہیے

Marfat.com

لطف ہے جو عشقِ احمدؐ میں وہ کب شاہی میں ہے
خاک پائے احمدیؐ آنکھوں سے ملنا چاہیے
دل ہوا تقلید کی آفت سے غم میں مبتلا
بحرِ فرحت باغِ سنّت میں ٹہلنا چاہیے
چاہتاہے اُمتی گر حشر کو اپنی نجات
آتشِ عشقِ نبیؐ میں ہم کو جلنا چاہیے

آپ نے کہا ہر وقت اور ہر گھڑی وہر ساعت سُنّت احمدؐ کی پیروی میں گذرے اگرچہ غم ہو، خوشی ہو۔ ہر حال و قال میں رسول خدا کی سنّت اختیار کرنی چاہیے پھر آپ نے شعر فرمایا ؎

رنج ہو شادی ہو غم ہو موت ہو
چاہیئے سنّت نہ ہرگز فوت ہو

ایک دن حضرت صاحب مکان شریف بیٹھے ہوئے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد بہادر تھہیم عشق کے بارے میں مسئلے پوچھنے لگے تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جو تکلیفوں میں لذت آتی ہے وہ آرام و انعام میں نہیں آتی تو آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے ارواح پیدا کیں تو فرمایا کہ میں کون ہوں تو روحوں نے کہا کہ تو ہمارا رب، تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ دُنیا میں کیا کروگے تو انہوں نے کہا کہ یا اللہ تیری بادت کریں گے اور آپ کو راضی رکھیں گے۔ خواہ آزما بھی لو تو اللہ تعالےٰ نے ان کے سامنے دُنیا پیش کردی تو نو حصے میں چلے گئے۔ کچھ پرواہ نہ کی اور ایک حصہ باقی کھڑا رہا تو پھر خداوند کریم نے فرمایا کہ تم کیا کروگے تو کہنے لگے کہ یا اللہ تیری عبادت اور تیرا

Marfat.com

ذکر اور ریاضت کریں گے اور آپ کو راضی رکھیں گے۔ خواہ آزما بھی تو خداوند نے ان کے سامنے بہشت پیش کر دیا۔ تو نو حصے بہشت میں چلے گئے اور ایک حصہ باقی رہا تو پھر اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ تم کیا کرو گے تو کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اور آپ کی رضا پر راضی رہیں گے۔ خواہ آزما بھی لیں۔ پھر اللہ کریم نے اُن پر مصیبتیں اور بلائیں نازل فرمائیں آزمانے کے لئے۔

ایک ختم شریف پر مہینہ بر ستا رہا ایسا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ ختم پڑھتے وقت باریک بوندیں پڑتی رہیں جب ختم شریف سے فارغ ہوئے تو خلقت دوڑ کر کمروں میں چلی گئی تو آپ لنگر خانے میں تشریف لائے اور فرمانے لگے جس جس جگہ آدمی ہیں وہاں روٹی پہنچاؤ اور کسی کے ساتھ سختی نہ کریں جب صبح صادق ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ دوستو وضو کر آؤ سب وضو کر کے آئے تو آپ نے سب دوستوں کو حلقہ میں بٹھا کر خاص توجہ فرمائی اور درجہ بدرجہ ترقی عطا فرمائی اس توجہ میں خاص خاص دوستوں کو بٹھایا گیا وہ صاحب زندہ دل اور ہدایت یافتہ ہیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان میں سے سات آدمی ایسے ہیں کہ جن کو کچھ عرصہ کے بعد صاحب مجاز قرار دیا جائے گا اور آپ نے فرمایا کہ ارشادات جو کہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں ان کو یاد کر کے ان پر عمل کرنا چاہیے۔

ارشادات

حضرت مجدّد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ

(۱) توبہ اور سکوت کو لازم پکڑے۔ موت اور قبر کو روبرو رکھ (۲) مقبول وہ ہے جو

Marfat.com

اذان سنتے ہی مسجد میں آجاوے (۳) نیک بات دوستوں کو پہنچا دیوے۔ مخالفوں سے بحث مت کر (۴) کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے مومن کی ہو یا کافر کی (۵) علماء سلف پر طعن کرنیوالا گمراہ اور بدعتی ہے (۶) بزرگوں کے کلام کے معنی خلاف شریعت مراد لینا گمراہی الحاد و زندقہ ہے (۷) ہر شخص کو جو جہان میں ہے اپنے سے بدرجہا بہتر جاننا چاہیے۔

(۸) دولت مندوں کی صحبت زہر قاتل اور آخرت کی موت ہے (۹) فضول کاموں میں مشغولی حق تعالےٰ کی روگردانی کی علامت ہے (۱۰) تیرا جانی دشمن تیرا نفس تیرا برا ہم نشین ہے۔ (۱۱) اے بلند نشان والے تنزل مراتب کے خوف سے بے خوف مت رہ۔

(۱۲) تمام فسادوں کی جڑ شریعت کی مخالفت ہے (۱۳) سرود و نغمہ ایک زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے (۱۴) حرام فعل کو مستحسن جاننے والا اسلام سے نکل جاتا ہے اور مرتد ہو جاتا ہے (۱۵) بڑے کا چھوٹے کی طرف آنا چھوٹے کی عزت بڑھاتا ہے اور بڑے کی منزل (۱۶) ہر ضعیف اور عاجزی کرنیوالا جنتی ہے اور ہر ایک سرکشی اور تکبر کرنیوالا دوزخی ہے (۱۷) ناراضگی کے خیال سے حق بات دوستوں کو نہ بتلا ناحق دوستی نہیں (۱۸) اہل خسران کی پریشان باتوں سے رنجیدہ نہ ہونا بلکہ سن ہی مت (۱۹) فضول گوئی جفا ظلم سے ہے اور بکواسی کے لیے جہنم ہے۔

(۲۰) بہت سعادتمند وہ ہے جو مخلوق خدا کی خدمت کرتا ہے (۲۱) عفو بادشاہوں کا تاج ہے اور عدل و انصاف رحمت ہے (۲۲) ظالم وہ ہے جو خدا کے حکموں کے خلاف حکم دیتا ہے۔

(۲۳) جو سالک اپنے آپ کو خسیس کتے سے بہتر جانتا ہے وہ بزرگوں کے کمالات سے محروم ہے (۲۴) کلام یار عاشق کو بہتر ہے سب کاموں سے (۲۵) جب تو لوگوں کا مالک بنے تو ان کے ساتھ نرمی کر (۲۶) بادشاہ روح کی مانند ہے اور رعایا جسم کی مانند ہے۔

(۲۷) بادشاہ کی بہتری کی کوشش کرنا مخلوق کی بہتری کی کوشش ہے (۲۸) خالق کی

Marfat.com

نافرمانی میں خلق کی فرمانبرداری نہیں ہے (۲۹) اگر حاکم یا اور کوئی شخص پر ظلم بھی کرے تب بھی اس کے لئے دعا خیر کرے (۳۰) اولیاء اللہ کی نظر دعا ہے کلام شفا صحبت سراپا نور ہے (۳۱) کمزوروں پر حملہ کرنا بزدلی ہے اور ہم پلہ پر بد خلقی اور زبردست پر شوخ چشمی، (۳۲) نقشبندی وہ ہے جو اپنی زبان ہر وقت ذکر خدا سے تر رکھے۔

قطعہ

خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے
با خلق جگ میں رہنا تسخیر ہے تو یہ ہے
سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

فقیر کو فقر میں کمال چاہیئے۔ کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی، اور اس کے لئے مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھے۔

فاقہ: بھوک کو جھیلنا خدا کو نہ بھولنا	جے توں ہوویں اوکھا سوکھا
قوت لا یموت جے ہو دیں کشف القلوب ہووے	اللہ نہ بھلاویں

رقیق القلب: قناعت: تھوڑے کو بہت سمجھنا اور صبر کرنا۔

ریاضت: عبادت میں کوشش بتایا ہوا، مرشد کا وقت مقررہ پر پورا ہو۔ محبت محنت، التجا کرنی، ثابت قدم رہنا۔ بد صحبت سے پرہیز لازم، اپنا دشمن انسان آپ ہے ہمہ اوست — از واست

آپ نے فرمایا کہ فقیر میں یہ چیزیں ضرور ہونی چاہیں۔ صبر، استقلال، روزی حلال صدق مقال۔ توکل، رضا، بیم رجا یعنے امید۔ فقیر کی زندگی بیم و رجا میں "موتو قبل ان تموتو" مرنے سے پہلے مرجا۔ تو نہ ہو یہ کمال ہے۔

Marfat.com

سعادتمند ہو کر جی کہ بعد از مرگ عالم میں — ہما کے بال کا مصرف بجز اکسیر نہیں دیکھا

ہما ازیں سبب شرف دارد — کہ خشت و استخواں مے خورد

بوم ازیں سبب بدنام است — کہ طائراں را می آزارد

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز — آں جملہ شد سوخت و آواز نیامد

ایک سال حضرت صاحب احمد آباد تشریف لائے ہوئے تھے، رمضان شریف کے دن تھے تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مسلمان اللہ اور رسول ؐ کے سپاہی ہیں اور سپاہی کو چاہیے کہ ہر وقت زیر حکم چلے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رہے اور کوئی سانس اللہ کے ذکر سے خالی نہ جاوے امر اور نہی میں پورا چل پھر دیکھ سب مخلوق اللہ کے فضل سے تیرے حکم میں چلے گی آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ بوالحسن خرقانی کی زیارت کو گئے، جب سفر کرتے کرتے اُن کی بستی میں پہنچے تو اُن کے گھر جا کر دستک دی کہ ایک درویش حضرت صاحب سے ملنا چاہتا ہے تو گھر والوں نے کہا کہ وہ لکڑیاں لینے جنگل میں گئے ہوئے ہیں تو شیخ سعدی اس جنگل کی طرف گئے جب جنگل میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دور سے ایک شیر تیز رفتار اوپر ایک آدمی سانپ کا کوڑا ہاتھ میں لکڑی کی گٹھڑی اوپر رکھی ہوئی تھی دیکھتے ہی آپ کے پاؤں خوف کے مارے جم گئے تو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت فارسی نظم میں بیان فرمائی۔

یکے دیدم از عرصہ رودبار — کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار

چناں ہول زاں حال بر من نشست — کہ ترسیدنم پائی رفتن ببست

تبسم کناں دست بر لب گرفت — کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

Marfat.com

چو خسرو بفرمان داور بود | خدایش نگہبان یاور بود
محالست چون دوستدار ترا | کہ در دستِ دشمن گزارد ترا
راہ انیست روانہ طریقت مناب | بنہ گام و کامی کہ خواہی بیاب
نصیحت کسے سودمند آیدش | کہ گفتار سعدی پسند آیدش

حضرت صاحب فرمانے لگے کہ تو خدا کے حکم سے گردن نہ پھیر، خلقت تیرے حکم سے گردن نہ پھیریگی۔ کسی شخص نے عرض گذاری کہ حضور یہاں کتنے دن ٹھہریں گے تو آپ فرمانے لگے کہ نقد سائیں دے ہتھ یعنی ہمیں کونسا اختیار ہے، ایک دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرولی میں تشریف فرما تھے بہت درویش آپکے ہمراہ تھے ایک دن آپ فجر کی نماز کے بعد کوٹھے پر ہی وظیفہ پڑھتے رہے جب آپ نو بجے کوٹھے سے اترے تو میاں شہابل کے گھر ایک پیلو کا درخت بہت بڑا تھا اس کے سایہ پر پلنگ بچھا ہوا تھا آپ وہاں بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے، باقی درویش برآمدے میں کھانا کھانے لگے جب درویش کھانا کھا کر چلے گئے۔ تو خوشی محمد اور یہ عاجز وہیں بیٹھے رہے جب کچھ دیر ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا کھا بیٹھے ہو؟ ہم جلدی سے اُٹھ کر گئے۔ آپ نے فرمایا کہ لوٹے میں پانی لو اور خود اُٹھ کر جنگل کی طرف چل پڑے آپ کے چہرہ مبارک سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ اس وقت ان عاجزوں کے حال پر آپ بہت مہربان ہیں جب حضور کی ایسی طبیعت ہوتی تو آپ سے کوئی مسئلہ ظاہر یا باطن کا پوچھا جاتے تو آپ بہت خوش ہوتے اگر اس وقت چھوٹی سی بات پوچھو تو بھی ایسی باریکی بتلاتے کہ اللہ کا اللہ ہونا ثابت کر دکھاتے مگر افسوس ہماری سمجھ اور ہمارا ذہن، ایسا نہ تھا کہ وہ مسائل اور دلائل مکمل طور پہ یاد رکھ سکتے میاں خوشی محمد نے عرض کی کہ یا حضرت یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر بڑی "کرنی والا ہے" یا حضرت وہ کرنی کیا ہوتی ہے؟ تو حضرت صاحب فرمانے لگے کہ سب سے بڑی کرنی تو یہ ہے جو مرشد سبق دیوے اس کو۔

Marfat.com

ہر دم اور ہر وقت پڑھتا پکاتا ہے اور اپنی ساری طاقت اس پر خرچ کر دیوے کیونکہ یہ فکر ہی مقبولیت کے درجے کو پہنچے گا اور اللہ کے فضل سے مقرب ہوگا۔ مقربوں کا طریقہ اور راستہ ہی یہی ہے۔ دوسرا جو کام اللہ کے واسطے کیا جاوے یا اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہو یہ بھی کرنی ہے تیسرا نفس سے جنگ کرنا یہ بھی کرنی ہے یا اللہ کے واسطے پڑھے یا پڑھاوے یا وظائف کرے یہ سب محنت شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا اور قرآن شریف پر عمل کرنا سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونا اور مرتے دم تک ثابت قدم رہنا یہ بھی نفس کے ساتھ جنگ ہے اور کرنی ہے تو آپ نے ایک حکایت پیران عظام کی سنائی وہ یہ ہے کہ حضرت بہاؤالدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد کے پاس ہر روز جایا کرتے تھے ایک دن حضرت سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ کو اس طرح پکا کر تیرے اندر باہر اللہ ہی اللہ ہو اور کچھ نہ ہو تو حضرت صاحب بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا پکایا کہ کمال ہی کر دیا کچھ عرصہ کے بعد جب آپ آئے تو حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ آوی یعنی برتن پکانے والی بھٹی چڑھا رہے تھے۔ تو حضرت بہاؤالدین نقشبند ہاتھ باندھ کر کچھ دیر کھڑے رہے۔ حضرت سید امیر کلال نے فرمایا کہ سبق پکا لائے ہو تو حضرت نے کلمہ شریف پڑھا تو آوی لال ہو گئی اور ہر برتن پر کلمہ شریف کا نقش آشکارا ہو گیا۔ سید امیر کلال انکی محنت اور اس تاثیر کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور بہت خوش ہوئے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے جو انسان محنت کرے اللہ اپنے فضل سے منظور اور قبول کرے وہ شخص بڑی "کرنی والا" ہو گیا ورنہ ہزار ہا محنت کرے اگر اللہ قبول نہ کرے کچھ بھی نہیں اللہ بس باقی ہوس۔ ایک دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے یہ بندہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ محمد شفیع پنکھا جھل رہا تھا آپ فرمانے لگے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے بندوں سے فیض تھوڑا ہوتا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ ہم ان کے

Marfat.com

کہنے پر عمل نہیں کرتے فیض کیسے ہو سکتا ہے تو میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ دیکھو شفیع کو کیسی نعمت دی ہے۔ اس نے قبول نہ کی اس کو کہا کہ عصر کی نماز کے بعد خاموشی اختیار کیا کر نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دن چپ اختیار کرے اور بھوکا بھی رہے میری طرف نظر محبت سے دیکھنے لگے اور فرمانے لگے کہ اللہ سے اللہ کو مانگنا ہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ جس شخص پر اللہ کا فضل شامل حال ہو اس شخص کو اس نعمت پر ثابت قدمی حاصل ہوتی ہے ورنہ گر جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر تم کو ہزارہا نعمت مل جائے تو اس پر خوش ہو کر اصل مقصود سے رہ نہ جائیں۔ یہی کہیں اللہ سے اللہ کو مانگتا ہوں وہی نعمت لینی ہے اگر تمہارے پاس ہزارہا آدمی واسطے خدمت کے یا واسطے ہدایت کے آویں اس پر مطمئن اور مسرور نہ ہو۔ اگر تمہیں جھڑکی یا مار پڑے یا قسم قسم کی تکلیفیں آویں یا ایک آدمی بھی تمہارے پاس نہ آوے یا آوے تو تکلیفیں دیوے تو پھر بھی یہی کہو کہ وہی نعمت یعنی اللہ سے اللہ کو حاصل کرنا ہے۔ اگر تم ثابت قدم رہو گے تو اللہ کے فضل سے وہی نعمت عظمیٰ مل جائیگی پھر آپ یہ مناجات پڑھنے لگے۔ آپ فرمانے لگے ہر حال میں خوشی ہو یا غم تم یہی کہا کرو۔

مناجات

الٰہی وہ کامل نظر دے مجھے — کہ ہر ایک ذرہ میں دیکھوں تجھے

وہ غم دے کہ ہو جائیں سب غم غلط — نہ ہو اور کچھ تو ہی تو ہو فقط

اگر غرق طوفان ہو کل کائنات — نہ پھسلے مگر میرا پائے ثبات

نہ کچھ دھیان میں رہے دوزخ بہشت — تیری دید بن جائے میری سرشت

میرے دل سے زنگ دوئی دور کر — میرے دل کو وحدت سے معمور کر

مٹے وہم باطل نظر آئے حق — پڑھوں پتے پتے سے تیرا سبق

نگاہوں میں ہو جلوہ گر تو ہی تو — ہر اک گل سے پاؤں تیرا رنگ و بو

Marfat.com

محبت کے دریا میں مجھ کو ڈبو | تمنا ہے جواب ہو سو ہو
رہے ماسوا کا نہ ذرا خیال | مجھے ایک ہو جائے ماضی و حال
خلا و ملا میں نہ ہو وہم غیر | کروں بے خودی میں خدائی کی سیر
اے خدا بن جاتے مارا آں مقام | کہ اندر آں بے حرف مے روئید کلام

ایک سال بندہ عرس کے موقعہ پر مکان شریف حاضر ہوا تو ختم شریف میں مولانا منظور احمد وعظ فرما رہے تھے اور بندہ کی نظر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تھی اور آپ کے چہرے مبارک سے کچھ اور ہی انوار نظر آتے تھے۔ آپ نے جب بندہ کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ پانی لے آ تو یہ غلام بمعہ بالٹی لوٹے میں پانی لے کر حاضر ہوا تو آپ نے اشارے سے کہا کہ ٹھہر جا تو میں وہیں بیٹھ گیا اور مولانا منظور احمد کی تقریر سنتا رہا اور پھر کچھ دیر کے بعد اُٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور یہ عاجز بھی آپ کے پیچھے روانہ ہوا تو آپ فرمانے لگے کہ بچے بھی بچے آج تو خدا کی بڑی رحمت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ میرا یہ ارادہ تھا کہ شیر محمد ڈاہر سخت بیمار ہے اس وجہ سے ختم شریف پر نہ جاؤں مگر اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ آپ ختم شریف پر ضرور جاویں آپکے بہت فائدے اور برکتیں ہوں گی واقعی بہت کچھ حاصل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کلموں کو ضرور بالضرور یاد رکھیں کہ ایک دن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز بہت دیر سے جماعت کرانے کو تشریف لائے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا جس جس جگہ نماز پڑھی ہے اسی جگہ بیٹھے رہو۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس واسطے نماز کو دیر ہو گئی۔ سنتیں پڑھنے کے بعد مجھے ایک میٹھی سی اُونگھ آ گئی۔ اس میں مجھے خداوند کریم کا وصل نصیب ہوا تو اللہ تعالےٰ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کس بات

پر جھگڑا کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باری تعالٰے آپ ہی بہتر جانتے ہیں تو اللہ تعالٰے نے اپنی قدرت کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے مبارک پر رکھا تو آپ کو سینے مبارک میں ٹھنڈک معلوم ہوئی تو ہر چیز اور سب علوم آپ کو نظر آنے لگے تو پھر اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ فرشتے کس بات پر جھگڑا کرتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کہتے ہیں کہ گناہوں کو کیا چیز مٹاتی ہے اور کس کام سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (۱) وضو اچھی طرح کرنا (۲) نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا (۳) اور نماز سے فارغ ہو کر اللہ اللہ کرنی۔ یہ تین باتیں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں (۱) اور نرمی سے باتیں کرنا (۲) اور لوگوں کو روٹی کھلانا (۳) اور رات کو نماز تہجد میں قیام کرنا۔ یہ تین باتیں درجے بلند کرتی ہیں ان باتوں پر عمل کرنے سے انسان مقام محمود میں طفیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر کرتا ہے تو حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان باتوں پر عمل کرنے سے اللہ کا مقبول ہو جاتا ہے۔

ارشادات

اللہ کے مقبول ہونے میں ان باتوں پر عمل کرنا چاہیے

(۱) کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے توبہ کرو اور اس پر پکے رہو۔

(۲) سچ بولو اور حلال کھاؤ۔ (۳) اپنا دل اللہ کے ذکر میں طبیعت نیکی کی طرف لگائے رکھو

(۴) درگذر خطاؤں سے کرو، معافی اپنا شیوہ بناؤ (۵) اللہ کے حلال کھاؤ اور اللہ کے

Marfat.com

حراموں سے بچو۔ (۶) مرشد کے بتائے ہوئے طریقوں پر فرض سمجھ کر پابند رہو۔
(۷) نماز کو اپنے وقت پر ادا کرو (۸) اتباع سنت نبوی پر ڈٹے رہو (۹) دنیا او
دنیا داروں سے دور رہو (۱۰) تکبر اور زیادہ غصہ شہوات نفس سے پرہیز کرو
(۱۱) یقین محکم، عمل پیہم استقلال اور اللہ کی آزمائش پر پختہ رہو (۱۲) ہر آزمائش جیسے
پر اس کے ساتھ ہی بھلائی ہو گی۔ جو فرض اپنے اوپر ہو چکے ہو انکو اچھا نبھانے کی
کوشش رکھو۔ (۱۳) جس کام میں قدم رکھو اس کام کی آزمائش سے دل نہ چھوڑ بیٹھو
(۱۴) بُرے آدمی سے مت ڈرو بلکہ جو کچھ وہ کرے اس سے دور رہو، برائی کے
مٹانے کی کوشش کرے (۱۵) اپنے معبود کو اپنے دل سے کسی وقت دور نہ کرو
بمصداق اس کے فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (۱۶) دن رات محاسبہ
کرتے رہو اور نفس کو تنبیہہ کیا کرو۔ (۱۷) سب پیر بھائی آپس میں شکر و شیر ہو کر
رہا کرو (۱۸) اپنے مرشد کو حاضر و غائب میں اپنی نظر کے آگے رکھو (۱۹) صحبت
نااہل و صحبت بد و صحبت ناجنس سے دور رہو (۲۰) سب کام شروع کرنے
سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اور پیچھے کام کو حوالے بخدا کرو۔
(۲۱) زیادہ باتیں نہ کیا کرو سکوت کو لازم پکڑو، خاموشی میں نو حصے عبادت کے
ایک حصہ عبادت باتوں میں ہے۔ (۲۲) خواب اپنے مرشد کو بتاؤ (۲۳) اپنے آپ کو
حقیر خیال کرو۔ فروتنی اور عاجزی اختیار کرو (۲۴) بزرگوں کی صحبت میں بیٹھا کرو
بزرگ وہ ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے سے اللہ کریم کی محبت اور اللہ کی یاد میں بڑھے
(۲۵) بزرگوں کے پاس باوضو جایا کرو (۲۶) دست کشادہ رکھا کرو۔ بھوکوں اور
ناداروں کو دیا کرو۔ (۲۷) امیروں سے طمع نہ رکھا کرو (۲۸) مانگو تو اللہ کریم سے

Marfat.com

(۲۹) دو تو اللہ کریم کے حق دار بندوں کو دو (۳۰) غریبوں کی خدمت کرنا اور فقیروں کی خدمت کرنا اپنا شعار بناؤ (۳۱) اللہ کریم رحیم کی عبادت کو اپنا پیشہ بناؤ۔
(۳۲) اگر تم کو زمانے کی نئی نئی باتیں پریشان کریں تو قرآن شریف پڑھا کرو اور سنا کرو اپنا غم ادھر ہی غلط کر لیا کرو۔ (۳۳) محبت کرو تو اللہ کریم کے واسطے اور دشمنی کرو تو اللہ کریم کے واسطے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحب للہ والبغض للہ۔ (۳۴) اپنے نفس کا کہا خلاف شریعت نبوی نہ مانو اس میں اپنے نفس کے الٹ چلو (۳۵) بزرگوں کے مزارات پر جایا کرو قرآن شریف فاتحہ پڑھ کر انکی روح کو ثواب پہنچایا کرو سر نیچے کر کے مرشد کا تصور کر کے اپنا قلب مرشد کے قلب کے نیچے خیال کر کے بیٹھو۔ سمجھو کہ اوپر سے فیض مانند پرنالے کے آرہا ہے۔ (۳۶) سب کام حوالہ رب العلمین کرو
(۳۷) سب کام اور غم اور فکر کو اللہ کے سپرد کر کے ذکر میں مشغول ہوا کرو کیونکہ اس کا معالج وہی حکیم ہے۔ (۳۸) دین محمدی اختیار کرو اگر جان بھی دینی پڑے۔ تو بھی جہاد فی سبیل اللہ کرو اپنے دین کی مدد کرو۔ اہل سنت والجماعت کو لازم پکڑو۔
(۳۹) اگر اپنے دین کے الٹ زمانہ دیکھو تو مرضی مولا کریم کی دیکھ کر ذکر فکر قلب کرو۔ جب اللہ کریم حکم دیوے فہو الحمد للہ ہو کر اللہ کے دشمنوں سے لڑو یا غازی ہو جاؤ یا شہید اللہ مددگار ہے (۴۰) عورتیں اور بچے لڑکے اور زنا اہل شیطان کا جال ہے ان سے دور رہو
(۴۱) زیادہ طمع مال اولاد اور دنیا میں نام پانے کی نہ کرو (۴۲) جو کچھ ہے اللہ کریم کے سپرد کر کے بزرگوں کی روش نہ چھوڑو (۴۳) اگر اللہ کریم تم کو صاحب اختیار بنادے تو غریبوں اور ناداروں کا خاص خیال رکھو (۴۴) اپنے آپ سے برا کسی کو مت خیال کرو
(۴۵) قیامت قریب ہے حساب اپنا ہر ایک سے صاف رکھو (۴۶) اللہ کریم سے اللہ کو مانگو

Marfat.com

اور اللہ سے کلمہ شریف مانگو۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور آپ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے مجلس میں داخل ہوئے۔

ارشادات

ایک اور سال بندہ عرس شریف کے موقع پر مکان شریف حاضر ہوا تھا اور عرس کے بعد جمعہ کے دن سویرے بندہ بھورے شریف میں بیٹھا ہوا تھا اچانک بندہ کے دل میں یہ خیال آیا تو اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ اچانک حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے اندر سے باہر تشریف لائے اور مسجد کی ٹوٹیوں سے وضو کرنے لگے وضو کر کے مسجد میں جا کر ایک کونہ میں بیٹھ گئے مسجد میں ایک شخص شرقپور شریف سے آیا تھا اس نے حضرت سجادہ نشین صاحب سے اجازت مانگی کہ یا حضرت مجھے اجازت ہو تو میں اپنے پیر و مرشد کی یعنی حضرت میاں صاحب شیر محمد کی صفت پڑھوں آپ نے فرمایا پڑھو۔ بہت دیر تک وہ صاحب پڑھتے رہے، فجر کی نماز کے بعد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں سر جھکا کر تھوڑا تو بیٹھے رہے جب وہ ختم کر کے سب آدمی مسجد سے باہر چلے گئے تو آپ ابھی تک بیٹھے رہے آپ کی طبیعت میں بہت جوش آتا تو آپ ضبط کر کے زار و زار روتے تھے جب آپ طبیعت کو ضبط کرتے چند منٹ کے بعد پھر جوش آتا زار و زار روتے تھے جانے کہ ایسی کوئی بزرگوں کی توجہ ہوتی یا کہ عشق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوق مدینہ شریف کا تھا ضبط کر کے پھر رونے لگ جاتے، بہت دیر تک حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی حالت میں رہے آپ برساون کے مہینے کی طرح رحمت الٰہی برستی رہی جب بہت سا دن چڑھ آیا تو آپ دعا خیر فرما کر مسجد سے باہر چلے تو آپ کی آنکھیں مبارک بہت سرخ تھیں یہ عاجز خاکسار آپ کے پیچھے

Marfat.com

چل پڑے جب آپ بھڑوں والی حویلی یعنی جو محلوں کے سامنے حویلی ہے سے آگے گذرے تو فرماتے لگے کہ میاں بہتر تو یہ تھا کہ پہلے بھی آپ کو کہا تھا کہ کچھ کام کریں کہ لوگوں کو طریقہ نقشبندیہ میں داخل کر کے اللہ اللہ بتا دیں۔ مگر تم نے اس کام کو شروع ہی نہ کیا۔ بندہ نے عرض کیا کہ حضور عاجز اس کام کے لائق نہیں۔ مجھ پر تو ایسی مہربانی فرماویں کہ اللہ کے نام میں مست کر دیں اور کلمہ طیب جس طرح حق ہے پڑھنے کا اس طرح عطا فرماویں دل ایسا ذاکر ہو کہ قبر حشر میں بھی اپنا کام کرتا رہے آپ فرمانے لگے اگر مجھ پر اعتبار ہے۔ تو تمہارا دل زندہ ہے قبر و قیامت میں زندہ رہے گا حضور فرمانے لگے۔ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ اس کام کا اس طرح مرنے دم تک شوق ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ تمہارے اندر کچھ کمی ہے اس کو پورا کرو تا کہ منزل مقصود کو پہنچ جاؤ۔ اول تو یہ ہے کہ گھر کا ستر یعنی پردہ کرنا چاہیے کیونکہ مرید کو پیر کی پیروی کرنا چاہیے۔ دوسرا یہ کہ کسی غیر کی چیز پر نظر نہ ڈالیں حرام سے بچیں۔ تیسرا یہ کہ زبان سے جھوٹ نہ نکلے جو میری کرامت کی بات تم لوگ دیکھو اتنی ہی بیان کرو زیادہ نہ کرو کیونکہ تم کو صدقے سے بھی حصہ ملے آپ نے فرمایا کہ ہم تو سید ہیں اور خاندانی پیر ہیں اس واسطے ہمیں تو لوگ نہیں چھوڑتے اور تم کو چاہیے کہ ہم سے دگنا کام کرو اور ہر قسم کی سخت پرہیز کرنا چاہیے اور غیر عورتوں سے نفرت کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ اوپر سے پرہیز ہو اور دل میں نہ ہو۔ نہیں ظاہر باطن پرہیز ہونا کہ اصلی مقصود کو پہنچے یہ بھی ایک وظیفہ ہے کہ اس کے کرنے سے متابعت رسول اللہ بھی پوری ہوتی ہے اور دنیا بھی اس کے پیچھے لگ جاتی ہے بہت عارف لوگ عورتوں میں بیٹھتے ہیں کہ ہم سے لوگ نفرت کریں لیکن وہ لوگ بھی خدا کے ڈر سے اپنے آپ کو عورتوں سے بچا رکھتے ہیں لیکن تم کو چاہیے کہ غیر عورتوں سے بچتے رہو اور یہ بھی تم کو نصیحت ہے کہ مسکینوں سے زیادہ محبت کریں اور امیر آدمیوں سے پرہیز چاہیے کیونکہ ان کے دل میں تکبر ہوتا ہے۔

Marfat.com

امیر کوئی وہ ہوتا ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے خاص بندوں کی محبت دل میں رکھتا ہو آپ نے فرمایا کہ جو کوئی پوچھے یا طلب کرے اللہ کی اس کو توبہ کرا کر اللہ اللہ اور طریقہ نقشبندیہ سکھا دیں ، شرط یہ ہے کہ ۲۰ سال سے زیادہ اور ۴۷ سال سے کم ہو اس سے زیادہ بوڑھوں کو صرف توبہ کرا دیں تو جائز ہے اور اس امر کو اللہ اور رسول صلعم کی طرف سے سمجھیں ، حضور پُرنور نے فرمایا سفید ریش سے زیادہ محبت کریں اس سے فائدہ حاصل ہو گا ۔ ایسے آدمی یعنی جس سے زیادہ محبت ہو کبھی جھڑکتے بھی رہیں کیونکہ وہ خدا نہ بن بیٹھے اور اس کا تکبر جاتا رہے آپ نے دُعا خیر فرمائی اور کہا کہ بھورے شریف میں جا کر بیٹھو ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

مکتوبات

عاجز کی طرف جو جو صحائف شریف حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجے ہیں برائے کرم ۔

٭ اوّل خط مبارک از مکان شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ مخلص و محب میاں محمد بخش ۔ خداوند کریم تم کو برکت دیوے ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ اور حمد پروردگار جہانیاں جس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں اور درود اوپر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور دعا واسطے نیک بندوں کے واضح ہو جو کچھ کرو برائے خدا کرو ۔ خواہ کچھ بنے یا نہ بنے ۔ دنیا سے

Marfat.com

بیزار ہو جاؤ اور اللہ اللہ کرو اور سب کو دعا۔ اور میاں خوشی محمد کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور جہانیاں میں اللہ بخش و دیگر احباب کو السلام علیکم سب کو دیویں اور نیکی کی طرف بلاویں اور ان کو نیکی کرنے کی ہدایت کریں اور میاں علی محمد کو السلام علیکم اور سب کو دعا۔

والسلام

فقیر محمد ظفر الایمان

٭ مکتوب دوم

محب با اخلاص میاں محمد بخش ڈاہر زیدار رحمۃ اللہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد از دعا واضح ہو کہ خداوند کریم تم کو صحت دیوے اور اس بیت کو سمجھو اور نگاہ رکھو۔ اسم ذات کی مداوات کرو۔ بیت حضرت خواجہ پانی پتی کا ہے "

سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چار ترک
ترک دنیا ترک عقبیٰ ترک مولا ترک ترک

اور ہرگز کسی کی شکایت کا لفظ زبان پر نہ لایا کرو۔ فقیر کو سب کچھ بفضل خدا معلوم ہے۔ مائی کو دعا دیویں اور بھائیوں کو سلام۔ کل بفضل خدا فقیر کوٹلہ پنج بیگ آ جاوے گا۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی

فقیر سید محمد ظفر الایمان

مکتوب سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ محب با اخلاص محمد بخش زید ۔ رحمۃ اللہ ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ لفافہ تمہارا پہنچا ۔ حال معلوم ہوا ۔ فقیر ہر وقت دعا گو ہے اللہ کریم سب کام اپنے فضل سے اچھے کر دے گا ۔ ابھی کچھ آزمائش ۔ اللہ کریم کی آزمائش سے پناہ مانگا کرو آیت فسئ کروفی اذکرو کم و شکر و فی ولا تکفرون ہر وقت نظر کے سامنے رکھا کرو ۔ اور کوئی دم ذکر سے خالی نہ ہو اور ختم شریف بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ہے

الحمد للہ علیٰ کل حالٍ والسلام

فقیر محمد ظفر الایمان

مکتوب چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ محب با اخلاص محمد بخش ڈاہر ۔ زید اللہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ، فقیر بخیریت تمام پہنچ گیا ہے ۔ یہاں آکر ابھی بخار کا تو آرام ہے لیکن ابھی کمزوری باقی ہے ۔ اللہ کریم فضل کرے ۔ والدہ صاحب کو قدرے آرام ہے اللہ کریم ان کو کلی صحت نصیب کرے ۔ اپنی و جملہ خاندان کی و بہادر کی خیریت سے مطلع کریں اور بہادر کی ہفتہ عشرہ جا کر خبر لیتے رہیں ۔

والسلام علیکم و علیٰ من لدیکم

فقیر سید محمد ظفر الایمان

Marfat.com

مکتوب پنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ محب مخلص محمد بخش و خوشی محمد زیداللہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ بڑا افسوس ہے کہ تم نے کوئی خیریت نامہ ارسال نہیں کیا ۔ کیا بھول گئے یا کوئی شبہ کی اور فقیر تنہا منگوار صبح چار بجے اسٹیشن سالارولہ پہنچے گا ۔ گھوڑی سوموار کو لے آ کر گھڑتل رکھیں اور صبح چار بجے اسٹیشن پر لے آویں سب کو السلام علیکم ۔

فقیر سید محمد ظفر الایمان

مکتوب ششم

حمد و صلوٰۃ و تبلیغ محب مخلص میاں محمد بخش و میاں خوشی محمد و میاں اللہ بخش زیداللہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ بعد از دعا واضح ہو کہ اس جگہ بفضل خدا خیریت ہے اپنی خیریت و ڈیرہ کی خیریت سے مطلع کریں ۔ فضل و نواب دیگر احباب کو السلام علیکم آیا تم لوگ ڈیرہ پر جایا کرتے ہو یا نہیں ۔ بفضل خدا فقیر دس محرم کو ڈیرہ پر آوے گا اور خیریت سے مطلع کریں ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

سلام اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی

فقیر سید السامری محمد ظفر الایمان

Marfat.com

مکتوب ہفتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط محب صادق میاں خوشی محمد و محمد بخش زید اللہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ کارڈ ملا اور حال معلوم ہوا۔ بجواب اس کے تحریر ہے۔ فقیر تم سب کے واسطے دست بدعا ہے ؎

مشکلے نیست کہ آساں نشود   مرد باید کہ ہراساں نشود

ہمت کرو مرد ہو فقیر۔ باخدا فقیر ہر وقت دعاگو ہے فکر کرنا اور ڈوبے رہنا مردوں کا کام نہیں۔ بزرگان دین کی مشکلیں دیکھیں۔ کیسے امتحان ہوتا ہے۔ اللہ کریم کے فضل سے کامیاب ہونگے۔ میاں محمد بخش مضمون واضح ہو اپنی باتوں سے خدا کا ہونا ثابت کرے اللہ کریم رحم فرماویں گے۔ فقیر ہر وقت دعاگو ہے۔

فقیر سید محمد ظفر الایمان

مکتوب ہشتم

۷۸۶

محب با اخلاص میاں محمد بخش ڈاہر سلمہٗ اللہ تعالےٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد از دعا واضح ہو کہ اسجگہ بفضل خداوند خیریت ہے۔ عافیت ہے۔ الحمد للہ رب العلمین، آپ کو خیریت ہو۔ ذکر فکر کرنا بہتر ہے اگر ہو سکے تو کئے جاؤ۔ ورنہ کل امور اوسطہا پر عمل پذیر ہو کیونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ التحیات والسلام نے برابر کے درمیانی حصہ کو اختیار کرنا فرمایا۔ جو کچھ کرو حوالہ بخدا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو بھی حوالہ بخدا کرو اور کر کے کہو کہ کچھ نہیں کر سکا ہوں ہر حالت میں اپنے آپ کو کمزور عاجز ناتواں خیال کرو اپنے مولا کو قوی نزار و جابر سمجھو اور اس پر بھروسہ کرو جو کام کرو خلوص، صاف دل سے کر کے فی سبیل اللہ کرو۔ حتیٰ کہ کھانا کھاؤ بس کہو

Marfat.com

کہ فی سبیل اللہ کھایا اور اللہ کریم کی مخلوق کو کھلایا ہے۔ دل سے ذکر کرو جب دنیا سے علیحدہ ہو تو اکیلے بیٹھ کر دل سے پوچھو کہ کیا کرتا ہے اگر ذکر کرتا ہو تو شکر کرو۔ اگر بیکار ہو اور ادھر لگا ہو تو تنبیہہ کرو اور استغفار کیا کرو۔ کم از کم تین دفعہ مرشد کا تصور کر کے پڑھے بعدہٗ جو مرشد نے سبق دیا ہو پڑھتا پڑھتا سو جاوے۔ اللہ بس والسلام

فقیر سید محمد ظفر الایمان

مکتوب نہم

۲۸۶

مخلصم و محبم میاں محمد بخش ڈاہر سلمہ اللہ تعالٰے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بعد از دعا واضح ہو لفافہ مرسلہ پہنچا حال معلوم ہوا بجواب اس کے ارقام ہے اس پر ہمیشہ عمل رکھا کریں۔ زندگی اپنی خدا کی یاد میں گذارو و ہر بات کا اللہ حافظ و ناصر ہے اور بھائی صاحب سید مخزن العلوم صاحب نقصان الٰہی سے ۷۷ چک منقل سمندری کوٹھے سے گر کر رات کے دس بجے جاں بحق ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ دعا فقیر محمد ظفر الایمان عفی عنہٗ۔ کل بفضل خدا روزہ ہو گا۔ آج یہاں چاند نظر نہیں آیا اور تمہارے گھر کی طرف سے کوئی آدمی نہیں آیا حوالہ بجلا ان شعروں کی طرف دیکھ کر مطلب حاصل کریں۔

کاٹیے دن زندگی کے ان یگانوں کی طرح
جو سدا رہتے ہیں چوکس پاسبانوں کی طرح

منزلِ دُنیا میں ہیں پا در رکاب آٹھوں پہر — رہتے ہیں جہاں سرا میں مہمانوں کی طرح
سعی سے اکتاتے اور محنت سے گھبراتے نہیں — جھیلتے ہیں سختیوں کو سخت جانوں کی طرح
رسم و عادت پہ کرتے نہیں عقل کو فرمانروا — نفس پہ دھکتے ہیں کڑا حکمرانوں کی طرح

Marfat.com

شادمانی میں گذرتے اپنے آپ سے نہیں
غم میں رہتے ہیں شگفتہ شادمانوں کی طرح
رہتے ہیں تمکیں جوانی میں بڑھاپے کے سوا
رہتے ہیں چونچال پیری میں جوانوں کی طرح
آس کھیتی پکنے کی انہیں ہو یا نہ ہو
ہیں پانی دیتے جاتے کسانوں کی طرح
پاتے ہیں اپنوں میں غیروں کے سوا بیگانی
پر بھلا تکتے ہیں اک یگانوں کی طرح

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی۔

فقیر سید السامری محمد ظفر الایمان

۶ جون ۱۹۵۱ء، ۳۰ شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ، بوقت ۹ بجے صبح

ایک دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ مکان شریف میں رہنے سے ایسا ادب حاصل ہوتا تھا کہ عام لوگ اولیاء اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضوری ہو کر جاتے۔ ان لوگوں سے ہزارہا خلقت کو ہدایت ہوتی۔ اعلیٰ حضرت کے بہت خلفاء بزرگ ہستیاں تھیں۔ جن میں سے حضرت محمد مسعود صاحب نے بھی مکان شریف میں رہ کر فیض حاصل کیا۔ انہوں نے چند آداب اپنے دوستوں کے لئے نقل کئے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کلمات اور نصیحتوں کو یاد کر کے عمل کرنا چاہیئے جن کو آداب سالک کے نام سے پکارا گیا ہے۔

Marfat.com

آدابِ سالک یعنی پیرِ طریقت

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمد للہِ الذی خلق الانسان من طین وجعلہ من اشرف المخلوقین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ محمدٍ خاتم النبیین وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر محمد مسعود نے یہ چند آداب اور نصائح جو کہ سالکان طریقت وحقیقت کو درکار آتے ہیں بسبب خواہش بعض یاران اپنے کے دو فصلوں میں تحریر کیں فصل اول میں وہ طریقہ جو کہ سالک کو ابتدا میں درکار آتے ہیں فصل دوسری میں وہ آداب جو کہ مرید کو بہ نسبت پیر برتنے چاہئیں۔ واللّٰہ الموافق والمعین وبہ نستعین۔

اول سالک جب یادِ خدا میں مشغول ہونا چاہے تو پہلے اس کو لازم ہے

طریقہ نمبر ۱:- کہ خلقت کی صحبت سے بھاگے اور تعلقات دنیاوی سے دور رہے اور صدق دل اور اخلاص نیت سے متوجہ ہو کہ یادِ الٰہی میں مصروف ہو۔ حدیث شریف ہے۔ "الاعمال بالنیات"

طریقہ نمبر ۲:- وقت پر ہیز کرنے مخلوقات کے پھر جانے کہ میں اپنے سر کو ان سے چھپاتا ہوں یہ اپنے دل میں گمان نہ کرے کہ ان سے بہتر ہوں۔

طریقہ نمبر ۳:- سالک کو لازم ہے کہ ہر وقت سلوک عرفان اور قرب باری تعالیٰ کا رہے یہ خیال نہ کرے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ مرتبہ غوث یا قطب کا عطا کرے یا تمام مخلوقات میری معتقد ہو۔

Marfat.com

طریقہ نمبر ۴ :۔ نامرادی کو نسبت مُرادی کے دوست رکھے۔ عاجزی اور خواری کو اپنا لباس جانے۔ غرور اور تکبر اور خودی سے دور رہے اور ذلیل جانے۔ مخلوقات سے غمگین نہ ہو بلکہ خوش ہو۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْناً۔ حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

طریقہ نمبر ۵ :۔ اگر کچھ تھوڑا سا بھی ذخیرہ دنیا کا میسر ہے تو فقیروں اور مسکینوں کو دیوے اور احسان اپنے پر ہیوے۔

طریقہ نمبر ۶ :۔ کوئی امر مثل اچھا کھانے یا پینے یا سونے یا تماشا دیکھنے یا کھیلنے یا ٹھٹھہ وغیرہ کے عمل میں نہ لاوے۔ سکوت اختیار کرے۔ ظاہر میں شریعت کی حد پر قائم رہے اور عبادت کو ترک نہ کرے کہ عبادت کرنے سے قوت پیدا ہوتی ہے۔

طریقہ نمبر ۷ :۔ کسی وقت اپنی خوش گزرانی سے خوش اور تنگی سے دل تنگ نہ ہو۔ اور اپنے تئیں ہمیشہ ہر لحظہ بجز اور طلبگار رکھے۔

طریقہ نمبر ۸ :۔ متقدمین کو اور اہل طریقت کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے، چنانچہ حدیث شریف میں "اذکروا الاموات بحسن الخلق" وارد ہے۔

طریقہ نمبر ۹ :۔ راگ، باجے اور گانے سے بچتا رہے اور فقط دل کو کلام الٰہی سے یا اشعارِ توحیدیہ کے سننے کی طرف لگاوے۔ اس سے روح خوش ہوتی ہے اور اس کے باعث وجد حقیقی پیدا ہوتا ہے اور تحقیق وجد کی مفصلاً رسالہ وجدیہ میں بیان کی گئی ہے جو چاہے دیکھ لے۔

طریقہ دہم :۔ دل اپنے کو تمام کاموں دنیاوی سے پھیر کر خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے اور جو چیز عزیز و پیاری ہو اس کو خدا کی راہ میں فدا کرے (قربان کرے) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ آیت کریمہ ہے اور حب ما سوا کو اپنے دل میں راہ نہ دیوے تاکہ حلاوت ایمان کی پیدا ہو اور مخلوقات کو خاص جہت دوست رکھے۔ کوئی غرض دنیاوی

Marfat.com

دل میں نہ لاوے۔ ثلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیہِ وجدہٗ بِنّ حلاوت الایمان۔

طریقہ نمبر ۱۱:۔ خلقت کے تعریف کرنے سے اور نیک کہنے سے خوش اور مغرور نہ ہو کہ رہا ہے، کہ شرک اخفیٰ ہے جیساکہ شان نزول اس آیت کا دلالت کرتا ہے۔ ولا یُشرک بعبادۃ ربہٖ احدا۔

طریقہ نمبر ۱۲:۔ اگر کوئی برائی نفس سے پیدا ہو تو سخت عذاب اس پر کرے کہ آئندہ پھر ایسی حرکت اس سے ظاہر نہ ہو۔

طریقہ نمبر ۱۳:۔ اگر اثنائے سلوک میں خویش اور اقارب دوست احباب سالک سے پھر جاویں تو کچھ ان کی طرف التفات نہ کرے اور نہ اپنے دل میں کسی طرح کا میل لاوے بلکہ تواضع زیادہ کرتا رہے۔

طریقہ نمبر ۱۴:۔ سالک کو لازم ہے کہ قضا اور قدر پر راضی وشاکر رہے اور کسی طرح کی غرض اور طمع دل میں نہ رکھے اور دوستوں کے خوش ہونے سے اور دشمنوں کے جلنے سے دل تنگ نہ ہو۔

طریقہ نمبر ۱۵:۔ عاجزی اور بیچارگی میں اپنی عزت اور توقیر جانے، ظاہر کی خرابی میں باطن کی آبادی ڈھونڈے۔

طریقہ نمبر ۱۶:۔ ظلم ظالم کے سے صبر کرے اور اس کے بدلہ لینے میں کوشش نہ کرے اور دشمنوں کو دوست جانے۔

طریقہ نمبر ۱۷:۔ دو نصیحت کرنے کو لازم پکڑے ایک تو اپنے نفس کو اور دوسرے دوستوں کو نہایت کوشش سے فہمائش کرے۔

طریقہ نمبر ۱۸:۔ جب تک بھوک خوب نہ لگے کھانا نہ کھاوے جب تک نیند کا حرج

Marfat.com

غلبہ نہ ہو نہ سووے اور سوا ذکر حق یا کلام انبیاء اور اولیا کے زبان کو نہ ہلاوے۔

طریقہ نمبر ۱۹:۔ اپنی عبادت اور راہ نیک پر آپ کو تعریف نہ کرے اور ہمیشہ فقراور بزرگان دین کی خدمت میں مشغول رہے۔

طریقہ نمبر ۲۰:۔ آرزومند کرامت اور خرق عادت کا نہ ہو اگر کوئی کرامت اس سے صادر ہو تو اس کو ظاہر نہ کرے۔ اگر لوگ اس کو کہیں بھی کہ یہ کرامت تجھ سے ہوئی ہے تو انکار کرے۔ ہمیشہ مکر اور حیلہ شیطان سے بچتا رہے کہ ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔

طریقہ نمبر ۲۱:۔ سالک کو لازم ہے کہ اپنی بزرگی فقرا کی صحبت میں سمجھے۔ اور دولتمندوں سے دور رہے اور مدام دو یاد میں مشغول رہے ایک تو یاد الٰہی کرتا رہے اور دوسرے یاد موت کہ پہنچانے والی طرف حق کے ہے۔

طریقہ نمبر ۲۲:۔ سالک کو لازم ہے جس طرح ہو، علم سے فائدہ اٹھاوے اور جاہل اور نااہل کی صحبت سے بچے۔

طریقہ نمبر ۲۳:۔ اگر نماز نافلہ یاد الٰہی اور استغراق الٰہی میں مخل ہو تو نہ پڑھے۔

طریقہ نمبر ۲۴: شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے۔

طریقہ نمبر ۲۵:۔ جس گروہ میں ہو اس میں اپنے کو ہر کسی سے کمتر جانے۔

طریقہ نمبر ۲۶:۔ تمام خصلتوں سے خلق نیک کو بہتر جانے اور علم اور تواضع بہت کرتا رہے۔

طریقہ نمبر ۲۷:۔ جو دیکھے اور سنے سوائے حق کے اور کچھ نہ جانے۔ کیونکہ سب اشیا میں اس کی قدرت جلوہ گر ہے۔

طریقہ نمبر ۲۸:۔ اپنے کو ناچیز اور نابود جانے اور خدا تعالٰی کو ہر جا موجود۔

Marfat.com

طریقہ نمبر ۲۹:۔ تمام نیک بختیاں، ریاضت اور مجاہدہ اور محاسبہ اور مراقبہ میں جانے۔

طریقہ نمبر ۳۰:۔ ہر ساعت ہر لحظہ ذکرِ الٰہی اور درود شریف اور ذکر نیک اور حفظِ وقت میں مشغول رہے اور کسی وقت بیکار نہ بیٹھے یہاں تک کوشش کرے کہ فنا مطلق پیدا ہو۔

طریقہ نمبر ۳۱:۔ سالک کو لازم ہے لقمہ حرام سے بچے اور بہت پکار کر کلام نہ کرے۔ کیونکہ "ان انکر الاصوات الصوت الحمیر"

طریقہ نمبر ۳۲:۔ کسی بندہ کو کسی طرح کی ایذا نہ دیوے۔

طریقہ نمبر ۳۳:۔ سالک کو لازم ہے کہ صحبت اور فراغت کو غنیمت جانے اور دنیا کو مرے ہوئے بکری کے بچے سے زیادہ حقیر اور ذلیل جانے اور قیام دنیا کو مثل ٹھہرنے مسافر زیر درخت کے سمجھے۔

طریقہ نمبر ۳۴:۔ سالک کو لازم ہے کہ جو مقدر ہے اس پر شاکر و صابر رہے اور حریص نہ ہو۔

طریقہ نمبر ۳۵:۔ سالک کو چاہیے کہ سیر ہو کر نہ کھاوے۔ تہائی شکم کھاوے۔

طریقہ نمبر ۳۶:۔ سالک کو چاہیئے کہ جھوٹ نہ بولے سوائے صدق کے کلام نہ کرے اور دل کو خطرات ماسواہ سے بچاوے۔

طریقہ نمبر ۳۷:۔ سالک کو لازم ہے کہ سوال کرنے سے بہت بچے کسی طرح کا کسی سے سوال نہ کرے، اشارتاً ہو یا کنایتاً ہو سب کام حق تعالےٰ کے سپرد کرے۔ فقر کو اپنا فخر سمجھے کہ سلوک بغیر فقر کے تمام نہیں ہوتا اور تنگی مثل فاقہ وغیرہ کے کسی پر ظاہر نہ کرے

Marfat.com

اگرچہ دوست ہی کیوں نہ ہو۔

طریقہ نمبر ۳۸ :۔ تمام اُمیدوں کو منقطع کر کے ایک ہی اُمید رکھے یعنی بقا باری تعالےٰ ۔

طریقہ نمبر ۳۹ :۔ کینہ اور بغض اور رشک سے اپنا دل صاف رکھے۔ کسی کی نعمت کا زوال نہ چاہے۔ اپنے مومن بھائی سے دوستی و محبت سے پیش آوے۔ خصوصاً یارانِ طریقت سے۔

طریقہ نمبر ۴۰ :۔ امانت میں خیانت نہ کرے اور بے فائدہ اور بے ہودہ کلام نہ کرے اور خود بینی اور عیب جوئی کو اپنے میں دخل نہ دیوے۔

دوسری فصل

ان آدابوں کے بیان میں جو مرید کو مرشد سے کرنے چاہئیں۔

نمبر ۱ :۔ مرید کو چاہیئے کہ قومیت، نسب و پیشہ وغیرہ ظاہری مرشد پر نظر نہ کرے اور وہ نعمت اور فیضان جو کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو عنایت کیا ہے اس پر خیال کرکے ہادی وسیلہ معرفت سبحانہٗ تعالےٰ کا قرار دے اور ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر حال میں اخلاص اور صاحب اعتقاد و طالب رضا مرشد کا رہے تاکہ مقصد اصلی کو پہنچ جاوے نہیں تو محروم رہے گا۔

نمبر ۲ :۔ پیر کو حقیر نہ جانے۔ اگرچہ ظاہر میں بالکل حشمت و شوکت دنیوی اور اسباب ظاہری نہ ہو بلکہ غنی آخرت اور بادشاہ معرفت کا جانے کسی شخص کو اس زمانے میں بزرگ زیادہ و فاضل زیادہ اپنے پیر سے نہ جانے اور صدق یقین سے تابعدار اس کا ہو، تاکہ شغل

Marfat.com

معرفت نور اس کے دل پر چمکے اور حقائق اور اسرار الٰہی سے مطلع ہو، نہیں تو محروم رہے گا۔

نمبر ۳ :۔ اور کوئی کلمہ سخت اور سبکی کا یا ناپسندیدہ پیر کے حق میں نہ کہے اور نسبت نقص و خامی کی اس کی طرف نہ کرے اگرچہ عرفان اس کے سے کچھ سمجھ میں نہ آوے کیونکہ استعداد طالبوں کی مختلف ہے۔ بعضے مناسبت حال پیر کے سے رکھتے ہیں اور بعضے کچھ مناسبت نہیں رکھتے لازم ہے کہ اس کو بھرا ہوا نعمت اور دولت کا جانے اور اپنے کو عدم فہمی اور بے نصیبی کی طرف نسبت دیوے۔

نمبر ۴ :۔ مرشد سے کلام کوتاہ و مختصر ضروری ساتھ آہستگی و نرمی اور آداب سے کہوے۔ بلند آواز و قصہ دراز نہ کہے۔ جو کچھ مرشد کہوے خوب غور سے سنے۔ تامل کرے تاکہ نکات حقیقت کے دل پر کھلیں۔

نمبر ۵ :۔ وقت اٹھنے اور بیٹھنے کے پشت اس کی طرف کرے۔ تاکہ قابل فیوض و رحمت الٰہی کے ہو اور عبادت ظاہری پر استقامت پیدا ہو۔

نمبر ۶ :۔ مقام نشست گاہ مرشد پر نہ بیٹھے اور جو آداب روبرو بجالاتا ہے وہی پیچھے بھی بجالاوے تاکہ خودی پیدا نہ ہو اور اسرار عجائب و غرائب کشادہ ہوں۔

نمبر ۷ :۔ اس کے سایہ پر قدم نہ رکھے تاکہ دل کشادہ ہو حضوری میں دوزانو ہو کر باادب مثل عاجزوں اور بے کسوں کے بیٹھے اور ادھر ادھر نہ دیکھے تاکہ فیضانہ الٰہی کا سماں دیکھے۔

نمبر ۸ :۔ اس کی طرف پاؤں نہ کرے کیا زندہ ہو یا انتقال کر گیا ہو اور بعد انتقال کے بھی وہی آداب بجالاوے جو کہ بحضور کرتا تھا تاکہ دولت سرمدی حاصل ہو۔ اور

Marfat.com

صفت جمال کا جلوہ کرے۔

نمبر ۹:۔ یقین کامل رکھے کسی طرح کا شک وشبہ نہ لاوے اور تمام قول وفعل کو راست وصواب جانے اور اگر اتفاقاً بسبب نفس اور شیطان کچھ وسوسہ بھی آوے تو اسی وقت دور کرے اور توبہ کرے اور قصہ حضرت خضر اور موسیٰ علیہ السلام کا یاد کرے تاکہ یقین کامل ہو اور راہ معرفت کی حاصل ہو۔

نمبر ۱۰:۔ صحبت اختیار کرے جو نقطہ معرفت کا اس سے سنے اس میں فکر اور غور کرے اس کو اپنے حالات کے مطابق کرے تاکہ بصیرت اور فہم زیادہ ہو تحصیل علم ظاہری سے بھاگے تاکہ حضوری حق جل علا پیدا ہو۔

نمبر ۱۱:۔ اس کی صحبت میں بغیر اذن ورضا کے کلام نہ کرے اور بہمہ وجوہ متوجہ اس کی طرف ہو کر بیٹھا رہے اور جو کچھ وہ کہے اس کو غور سے سنے۔ تاکہ صاحب شعور ہو اور معاملات عجیبہ وغریبہ ظاہر ہوں۔

نمبر ۱۲:۔ بروقت حضوری کے دائیں بائیں نہ دیکھے۔ بلکہ منتظر اس کے فضل کا رہے تاکہ اس کی شفقت پیدا ہو۔ اور فیض باطن سے فائدہ مند ہو۔

نمبر ۱۳:۔ آگے اس کے سر نیچا کرکے باادب بیٹھا رہے۔ عاجزی اور غریبی کو کام میں لاوے تاکہ محل رحمت کا ہو۔ اور نظر اس کی اس پر اثر کرے ـــــ ورنہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

نمبر ۱۴:۔ کلام قدسی اس کا اچھی طرح سے سنے تاکہ دل منور ہو اور علم وحلم اور ہوش زیادہ ہو۔

نمبر ۱۵:۔ آگے اس کے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ اس کو نیک بختی

Marfat.com

ہمیشگی در دولت سرمدی کے جانے تاکہ اس کی دولت سے بہرہ مند ہو

نمبر ۱۶ :۔ وقت کھڑا ہونے کے کھڑا ہو، وقت بیٹھنے کے بیٹھے نام اُن کا نہ لیوے تاکہ صاحب مروت و صلاحیت ہو۔

نمبر ۱۷ :۔ اس کی متابعت کرنے میں بہت کوشش کرے اور ظاہر و باطن میں اپنا تعلق اس سے رکھے تاکہ مناسبت اس کے ساتھ پیدا ہو کہ مناسبت اس کی مناسبت حق کی ہے۔

نمبر ۱۸ :۔ جو کچھ خلاف شرح اس سے صادر ہو اس کی پیروی نہ کرے اور نہ اس پر اعتراض کرے۔ شاید کہ اس کی سمجھ میں نہ آوے یا کسی حالت میں حالت صوفیہ میں سے صادر ہوا ہو کہ اس کی صورت میں وہ معذور ہے یا طالب کی سمجھ میں شرح کے خلاف معلوم ہوا ہے اور دراصل وہ خلاف شرح نہیں ہے۔ یا واسطے امتحان طالب کے اس سے سرزد ہوا ہے یا اور کوئی باعث ہوا ہو۔

نمبر ۱۹ :۔ جو حالات مرشد کے اسکی استعداد سے عالی ہوں اور وہ اس مقام کو نہیں پہنچا اس کی تقلید و پیروی کرنا درست نہیں جب تک کہ اس مقام کو نہ پہنچے، متابعت فعلی کو تو ہرگز نہ چھوڑے کہ باعث ورود فیضان و خوشی کا ہے۔

نمبر ۲۰ :۔ اس کی خدمت گذاری میں قصور نہ کرے اور نہ احسان اس پر رکھے کسی طرح کی فضیلت اور فہم اپنا اُن سے زیادہ خیال نہ کرے حسب و نسب اپنے پر خیال نہ کرے۔ اور اپنے کو مطلق فانی اور فدائی اتم اس کا کرے تاکہ مرتبہ قبولیت کا حاصل ہو۔ اور سعادت اس کی سے حصہ لے جاوے۔

نمبر ۲۱ :۔ کام کرتے میں مزدوری نہ لیوے نہ ثواب اُخروی کا خیال کرے تاکہ

Marfat.com

راہ اخلاص پیدا ہو۔

نمبر۲۲:۔ کوئی کام بغیر اذن اس کے نہ کرے اور طالب رضا اور خوشنودی کا ہو۔

نمبر۲۳:۔ ملک و مال اس کے پر طمع نہ کرے تاکہ دل غنی ہو اور توفیق توکل کی پیدا ہو۔ نہیں تو حرص و ہوا میں ڈوب جاوے گا۔

نمبر۲۴:۔ خویش و اقربا اس کے کو دوسری مخلوقات سے بڑے اور بزرگ جانے اور ہمیشہ مخلص اور اعتقاد مند ان کا رہے۔ تاکہ اہل فضل و عزت سے ہو۔

نمبر۲۵:۔ اس کے دوستوں اور محبوں کو دوست اور عزیز رکھے۔ بدگوئی اور دشمنوں سے اس کے بے بچتا رہے۔ تاکہ صاحب استقامت ہو اور اپنے عقیدہ اور طریقہ پر ثابت قدم رہے۔ تاکہ دولت سلوک سے راہ پاوے۔

نمبر۲۶:۔ اس کے فرمودہ پر عمل کرتا رہے۔ کسی حالت میں اس کو نہ چھوڑے۔ اور ہمیشہ اس کی صحبت اور حضوری میں ثابت قدم رہے تاکہ راہ وصال کی میسر ہو۔ اور علم الوہیت سے خبردار ہو۔

نمبر۲۷:۔ اس کی شفقت اور مرحمت پہ مغرور نہ ہو اور ہیبت اور خوف سے دل کو خالی نہ کرے۔ تاکہ فریب میں نہ پڑے اور راہ راست سے نہ پھسلے۔

نمبر۲۸:۔ فہم میں برائی اس کی سے ملال خاطر نہ ہو۔ یعنی جو کہ عقل ناقص طالب میں کوئی برائی اس کی طرف سے معلوم ہو۔ تو اس سے ملال خاطر نہ ہو اور بدل و جان اخلاص مند اس کا رہے تاکہ فریب شیطان سے بے خوف ہو اور اس کی ضلالت اور ہلاکت سے باہر آوے ورنہ کبھی اس سے خلاص نہ ہوگا۔

نمبر۲۹:۔ خدمت کرنے اور بندگی اس کی سے انکار نہ کرے اور زبان گلہ اور طعن

Marfat.com

کی اس کے حق میں نہ کھووے اور خالص مخلص طالب اس کے کمال کا ہونا کہ راہ سلوک کو بخوبی طے کرے۔

نمبر ۳۰:۔ آگے اور پیچھے اس کے یکساں رہے کسی طرح ریا کو دخل نہ دیوے تاکہ دولت سرمدی پاوے۔

نمبر ۳۱:۔ ظاہر و باطن اپنا ایک طرح پر رکھے۔ کسی طرح کا فرق مابین دل اور زبان کے نہ لاوے۔ ہر حالت میں یکساں رہے" تاکہ دل منور ہو اور اسرار و حقائق میسر ہوں۔

نمبر ۳۲:۔ اس کی حضوری میں خیال فاسد اور وہم ناقص نہ لاوے۔ بلکہ اپنے دل کو سب کی طرف سے پھیر کر اس کی طرف متوجہ کرے تاکہ محل نزولِ فیض الٰہی اور لائق مکاشفات غیبی کا ہو۔

نمبر ۳۳:۔ اس کی خدمت بقدر طاقت اور حوصلہ اپنے کے کرے تاکہ طبیعت پر ملال نہ آوے اور جو کچھ میسّر ہو۔ مال و جان سے اس کے روبرو پیش کرے تاکہ رضا اسکی اور راہ مقصد اصلی کے حاصل ہو۔

نمبر ۳۴:۔ اگر کچھ مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو واسطے اللہ کے قبول کرے کوئی خیال دنیاوی دل میں نہ لاوے۔

نمبر ۳۵:۔ اپنا فخر علمی و کسبی اس کے آگے بیان نہ کرے تاکہ فرق سلوک میں نہ آوے۔ اور طالب فوائد دنیاوی کا اس سے نہ ہو تاکہ نعمت اس کی سے محروم نہ رہے۔

نمبر ۳۶:۔ جب کہ مرشد سے نسبت کسی طرح کی۔ حاصل ہو جاوے تو اس کی صحبت کو مغتنمات سے سمجھ کر کے دوسرے شخص کی طرف بغیر اذن اپنے مرشد کے رجوع نہ کرے

Marfat.com

جب تک کہ اس کے فیضِ باطن سے فائدہ حاصل نہ کرلے اور کسی سے بیعت نہ کرے جب کسی سے بیعت کرنی چاہیئے۔ تو چار امور کا ضرور لحاظ رکھے (اوّل) اس کو صاحب نسبت کسی شیخ کامل سے پالے (دوم) صاحب اجازت بھی ہو (سوم) اتباع شریعت کا بھی اس کو حاصل ہو (چہارم) سلسلہ طریقت اس کی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک واسطہ در واسطہ پہنچا ہو بیچ میں سے کہیں منقطع نہ ہو گیا ہو۔ اگر ان میں سے ایک امر نہ ہوگا تو طے راہ معرفت محال اور اس سے بیعت کرنی لاحاصل۔

نمبر ۳۷: جبکہ مرشد حقیقی اس دارِ فنا سے دارِ بقا کو رحلت فرما دے تو بعد اس کے ہدیہ اور صدق اور ثواب تلاوت وغیرہ کا روح پر فتوح اس کی کو پہنچانا رہے تاکہ رشتہ اخلاص اور محبت کا منقطع نہ ہو اور تعلق روحانی باقی رہے ھذا مما علمنی ربی واعلم الصواب عند ربی وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ محمد وآلہ واصحابہ وسلم

رضائے الٰہی:۔ ایک دفعہ حضور پر نور موضع درسٹھ جھنگسی میں تشریف لے وہاں ایک آدمی کی چھ سات سو بھیڑیں تھیں اور ہر روز آٹھ نو بھیڑیں مر جاتی تھیں۔ لوگوں نے آکر عرض کی حضرت دم فرمادیں۔ حضور نے ایک چھری منگوائی اور بندہ کو دی اور دو آدمی چن لیے اور ان دونوں کو فرمایا کہ تم بھیڑیں گراتے جاؤ۔ جو بھی سامنے آئے اور مجھے فرمایا کہ تو ذبح کرتا جا۔ بندہ نے ایسا ہی کیا جب سترہ بھیڑیں ذبح کر ڈالیں تو میرے ہاتھ کو درد سا ہوا۔ بندہ اپنا ہاتھ پکڑ کر دبانے لگا۔ جب حضرت صاحب نے دیکھا تو فرمایا کہ کیا ہوا عرض کی یا حضرت کچھ بازو کو درد سا ہوا ہے آپ نے فرمایا۔ چھری ادھر لاؤ اور چل دیے تمام خلقت آپ کے پیچھے تھی کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ حضرت صاحب سے پوچھیں کہ ان بھیڑوں

کیا کیا جاتے بندہ نے سنا کہ کئی آدمی کہہ رہے تھے حضرت نے اچھا دم کیا ہے کہ ہماری سترہ
بھیڑیں ذبح کر دیں۔ بندہ نے حضرت صاحب سے جاکر عرض کی۔ حضرت ان بھیڑوں کو کیا کیا جائے
آپ نے فرمایا کہ یہ حلال طیب ہیں تمام چک والے کھائیں ۔ اور بندہ نے عرض کی کہ حضرت یہ دم
کیسا ہے، پہلے ہر روز ۸ یا ۹ بھیڑیں مرتی تھیں۔ آج ان کی سترہ بھیڑیں ذبح ہو گئیں تو
آپ نے فرمایا واہ بھئی واہ ہم ان لوگوں کے بیلی ہیں یا اللہ تعالے کے! ہم تو اللہ تعالی کے
دوست ہیں اس کی رضا ہم کو مقصود ہے۔ لہٰذا ہم اس کی رضا پر چلے۔ جتنی ہم میں طاقت تھی
اتنی ہی ہم نے ذبح کر ڈالیں۔ ہم حضرت صاحب کے ساتھ تین چار دن وہاں رہے لیکن اس کے
بعد کوئی بھیڑ بھی نہ مری اور تمام بھیڑیں اس بیماری سے بچ گئیں۔

حضور پرنور حضرت سید ظفر الایمان اللہ تعالے کے محبوب تھے آپ کی بہت سی کرامات ہیں
جو بندہ کو ہی یاد ہیں وہ اگر لکھوں تو ایک دفتر کی ضرورت ہے لہٰذا چند ایک حضرت صاحب کی
کرامات لکھتا ہوں تاکہ حجم نہ بڑھ جائے۔ حضرت سید ظفر الایمان صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ
اللہ تعالیٰ نے مجھے محبوبیت کا درجہ عطا فرمایا ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالے نے جو بھی تیری زیارت
کریگا وہ بہشتی ہو جائے گا لہٰذا حضرت صاحب کی ہر ادا کرامت سے خالی نہ تھی۔

ایک دفعہ حضرت صاحب کے پاس ایک آدمی احمد نامی جو کہ گوئیکے چک کا رہنے والا تھا آیا۔
اور کہنے لگا حضرت ہم دونوں بھائی آپ کے خادم ہیں۔ کم از کم میرے لئے بھی دعا فرماویں کہ
کہیں سے رشتہ مل جاوے یہ اس دن کا واقعہ ہے۔ جس دن حضرت صاحب نے حویلی شریف میں
ڈیرہ لگایا تھا۔ آپ نے تمام درویشوں کو حکم دیا کہ بیر بہوٹیاں پکڑ کر لاؤ تمام درویش پکڑ کر
لا رہے تھے آپ نے احمد کو فرمایا تو جتنی بیر بہوٹیاں پکڑ کر لائے گا اتنی ہی بیویاں تجھے مل
جائیں گی وہ بیچارہ بھی ڈھونڈنے لگا۔ تمام درویشوں کو کافی تعداد میں مل گئی تھیں

Marfat.com

لیکن احمدو یہا کو کوئی بھی نہ ملی۔ دوبارہ حاضر ہوا کہ حضرت کوئی بھی نہیں ملی فرمایا اب جا کر تلاش کرو تو اس کو ایک چھوٹی سی ملی اور وہ پکڑ کر لایا۔ آپ نے فرمایا آپ کو بیوی بھی ایسی ہی چھوٹی سی مل جائے گی چند دنوں کے بعد حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق اس کو ایک چھوٹی سی بیوی جس طرح حضرت صاحب نے فرمایا تھا مل گئی اور اس سے اس کی اولاد بھی ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت صاحب مکان شریف میں تھے۔ چند درویش آپ کے ہمراہ تھے درویش خوشی محمد ڈاہر بھی تھا۔ آپ نے اس فرمایا کہ خوشی محمد جاؤ اور بھیرو شریف پر جا کر جو دعا مانگو گے وہ منظور ہے۔ خوشی محمد گیا اور دعا مانگی اور پھر واپس گھر آ گیا جونہی وہ گھر آیا تو حویلی شریف حاضر ہوا۔ بندہ حویلی شریف میں مقیم تھا۔ خوشی محمد صاحب کے آتے ہی ایک عورت حویلی شریف میں آ گئی جو کہ خوشی محمد سے نکاح کرنے پر رضا مند ہو گئی ہم نے خوشی محمد کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ جب حضرت صاحب مکان شریف سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خوشی محمد صاحب یہی دعا کی تھی جو اس کو مل گئی۔ خوشی محمد نے کہا حضرت میں نے تو اللہ سے اللہ کی دعا مانگی تھی۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ زبان سے تو اللہ کو ہی مانگا ہو گا لیکن آپ کے دل کا خیال یہی تھا جو آپ کو مل گیا۔

ایک دفعہ چند آدمی ایک آدمی لائے اس آدمی کو باؤلے کتے نے کاٹا تھا۔ اب اس کی یہ حالت تھی کہ دماغی توازن کھو چکا تھا اور باؤلے کتے کی طرح منہ سے جھاگ بہہ رہی تھی اور چارپائی پر جکڑا ہوا تھا۔ حضرت صاحب کے پاس جونہی لایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اب اس کو کھول دو اب یہ تندرست ہو جائے گا چنانچہ آپ کے ارشاد کے مطابق چارپائی سے کھول دیا گیا وہ حضرت صاحب کی طرف لپکا تو حضرت صاحب نے فرمایا "اللہ" جونہی حضرت صاحب نے زور سے "اللہ" فرمایا تو باؤلہ آدمی پیچھے کی طرف گر پڑا اور اس پر جذبہ طاری ہو گیا تو حضرت صاحب نے

Marfat.com

فرمایا اب یہ تندرست ہو گیا، کافی دیر تڑپنے کے بعد جب ہوش آیا تو اس نے کوئی پاگلوں کی حرکت نہ کی۔

موضع سردلی میں ایک شخص "خان ملوکا" نامی تھا۔ حضرت صاحبؒ نے اس کو گھوڑی کیلئے کہلا بھیجا لیکن اس نے گھوڑی دینے سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی بکر اس بھی کئے۔ اس کی گھوڑی عنقریب دو تین ماہ کے اندر بچہ جننے والی تھی اور پیٹ بھی اس کا بڑھا ہوا تھا۔ لیکن چند ہی یوم میں وہ پیٹ وغیرہ سب اٹھ گئی اور بالکل بچہ نہ جنا اور اس کا مال بیمار ہو گیا اور مرنا شروع ہو گیا لیکن وہ بڑا ضدی شخص تھا کوئی پرواہ نہ کی۔ کہنے لگا کہ حضرت صاحبؒ کے پاس نہ جاؤں گا آخر اس کے لڑکے لڑکیاں اور خود بھی بیمار ہو گیا تب آ کر حضرت صاحبؒ سے معافی مانگنے لگا اور وہی گھوڑی جس نے بچہ عنقریب جننا تھا وہی بچہ جو اس کے پیٹ میں تھا ۳ سال کے بعد جنا جو گھوڑی نے بچی دی وہ حضرت صاحبؒ کے حوالے کی حضرت صاحبؒ نے احمد حسین علی پوری کو جو آپ کا خالہ زاد تھا دے دی۔

حضرت صاحبؒ کے پاس دور دور سے خلقت آتی اور خاص کر ایسے مریض آتے تھے جو جتیوں چک جھمرہ اور لائلپور وغیرہ سے لاعلاج ہو کر نکلتے تھے۔ جب مریض آتے تو لوگ مریض کو چارپائی پر اٹھا کر لاتے اور جب واپس جاتے تو مریض خود اپنی چارپائی سر پر اٹھا کر لے جاتا۔ ایک دفعہ ایک پاگل آدمی جو کہ موضع دولو والہ کا رہنے والا تھا لاتے اور ساتھ ہی حضرت صاحبؒ کے لنگر کے لئے ایک سنڈھا لائے۔ جب وہ پاگل آیا تو بہت ہی بکواس کر رہا تھا۔ حضرت صاحبؒ نے آتے ہی اس کے وارثوں کو کہا کہ اس کو چھوڑ دو۔ لیکن وہ بہت بکواس کر رہا تھا پہلے تو آپ نے اس کی ڈنڈے سے کچھ مرمت کی پھر اس کو درخت کے ساتھ باندھ دیا اور اس کی پنڈلیوں اور کاندھوں پر استرے سے فصد لگائے شام تک وہ بالکل صحیح تندرست ہو گیا اور کئی دن حویلی شریف رہا۔

Marfat.com

مہربانی کرتے ہیں نامہربانوں کی طرح :- ایک دفعہ بندہ بہت بیمار تھا اور اتنی پھنسیاں نکلی ہوئی تھیں کہ چلنا پھرنا تو درکنار بندہ کھڑا بھی نہیں ہو سکتا تھا حضرت صاحب حویلی شریف سے مکان شریف جانے لگے تو بندہ نے حضرت صاحب سے حویلی شریف میں ہی چھٹی لے لی۔ لیکن حضرت صاحب جب کچھ دُور رگئے تو فرمانے لگے کہ محمد ڈاہر کہاں ہے اس کو فوراً بلا لاؤ چونکہ حضرت صاحب کے عشق محبت کے علاوہ ڈر بہت ہوتا تھا لہٰذا بندہ باوجود انتہائی تکلیف کے چل پڑا حتیٰ کہ تمام پھنسیاں چھل گئیں اور خون چلنے لگا جب حضرت صاحب کے پاس بندہ آیا تو آپ نے فرمایا گھوڑی کے آگے دوڑو۔ بندہ بڑی مشکل سے چلا جب کچھ دور گئے تو فرمانے لگے کہ لوگوں کو اللہ اللہ سکھایا کرو۔ آپ کو میری طرف سے اجازت ہے اور بندہ کو واپس کر دیا۔

بندہ کو جب حضرت صاحب نے اجازت نامہ لکھ کر عنایت فرمایا اس وقت آپ لائلپور میں مقیم تھے آپ نے اجازت نامہ ایک مسجد میں بندہ کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا خیال تو یہ تھا کہ میں ۱۵ یا ۱۶ درویشوں کو اجازت نامے لکھ دیتا اور تم کو بھی اس وقت ان کے ساتھ ہی دیتا لیکن آج بزرگوں کی طرف مجھ کو سخت حکم آگیا ہے۔ بندہ نے عرض کیا حضرت میں تو اس قابل نہ تھا تو آپ نے سخت ڈانٹا اور فرمایا یہ ہماری ٹوکری ہے اس کو ضرور سر پر اٹھانا پڑے گا اور ساتھ ہی ریاست بیکانیر کے جانے کا حکم صادر فرمانے لگے لیکن جب پاکستان بن گیا تو آپ نے فرمایا کہ اب جہاں آپ کی مرضی ہو اور کراچی سے لیکر پشاور تک تمام شہر گن دیئے اور فرمایا میری قبر سے دور ڈیرہ لگانا۔ کیونکہ حویلی شریف میں میری وفات کے بعد جھگڑے ہونگے اور بندہ کو تاکیداً فرمایا کہ آپ کو میاں شیر محمد شرقپوری کے طریقہ پر چلنا ہوگا۔ اگر درویش کہیں کہ طریقہ اپنے پیر کا چلانا چاہیئے تو کہہ دینا کہ مجھ کو حضرت صاحب کا حکم اسی طرح ہے۔

بندہ جب بھی مکان شریف حاضر ہوتا اگر میاں صاحب شیر محمد شرقپوری تشریف لائے

Marfat.com

ہوتے تو ضرور بندہ کو زیارت کیلئے بھیجتے۔

ایک دفعہ ہم چند درویش حضرت میاں صاحب شیر محمد کو ملنے کیلئے گئے میاں صاحب حضرت غلام رسول صاحب کی وفات پر آپ مولوی منظور آپ کے صاحبزادہ صاحب کو سمجھا رہے تھے اور خلقت بہت جمع تھی اس لیے سوجھی میاں صاحب کے پاس السلام علیکم کیلئے آتا آپ سختی سے ڈانٹتے۔ بندہ جتنی دفعہ حضرت میاں صاحب سے ملا تھا چونکہ بہت پیار کیا تھا اس لئے میں میاں صاحب سے ملنے گیا میرے ساتھیوں نے کہا کہ میاں صاحب تمام لوگوں کو ڈانٹ رہے ہیں اس لئے ہم نہ جائیں لیکن بندہ نے کہا کہ وہ بندہ کو بہت پیار کرتے ہیں چنانچہ جب ہم آگے میاں صاحب کے پاس گئے تو میاں صاحب سخت ناراض ہوئے۔ بندہ واپس ہو گیا اور تمام درویشوں نے کہا کہ آپ تو کہتے تھے کہ میاں صاحب مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں جس سے بندہ کو سخت ندامت ہوئی بندہ نے دل میں ٹھان لی کہ میرے مرشد حضرت سید ظفر الایمان ہیں اور آج سے کبھی بھی میاں صاحب سے نہیں ملوں گا اگلے دن صبح سویرے مستری کرم دین نے حضرت صاحب کو درویشوں کے ناشتہ کیلئے کہا تو حضرت صاحب نے بندہ کو فرمایا کہ جاؤ اور گھر سے چائے اور روٹیاں اٹھا کر لاؤ۔

بندہ گیا اور گھر سے دو سماور چائے کے ہاتھوں میں پکڑ لئے اور روٹیاں سر پہ اٹھالیں جب بندہ میاں صاحب شیر محمد کی بیٹھک کے پاس سے گذرنے لگا جس میں آپ تشریف فرما تھے تو دیکھا کہ میاں صاحب بیٹھک سے باہر نکل آتے ہیں جوتی آپ کی اپنے بائیں ہاتھ میں تھی اور میاں صاحب میرے راستہ کے آگے آکر کھڑے ہو گئے اور ایک ہاتھ باہر نکال کر فرمایا۔ السلام علیکم! بندہ کو پوری طرح ادب کی واقفیت نہ تھی اس لئے دل میں کہا کہ میں میاں صاحب سے السلام علیکم نہیں لوں گا اور دوسری طرف سے ہو کر گذرنے لگا۔

Marfat.com

تو میاں صاحب اس طرف میرے آگے ہو گئے بندہ دو تین بار اِدھر اُدھر ہوا۔ ادھر بیٹھک آدمیوں سے بھری ہوئی تھی اور تمام آدمی حیران کھڑے تھے۔ مستری کرم دین دروازہ میں کھڑا تھا۔ میاں صاحب کے ڈر سے کوئی آدمی باہر نہیں نکلتا تھا جب بار بار میں ادھر ادھر ہوا تو میاں صاحب نے ایک ایسی نگاہ ڈالی کہ بندہ ڈر گیا اور ایک ہیبت سی طاری ہو گئی اور دل میں یہ خیال آیا کہ میاں صاحب بددعا نہ کر دیں اس لئے چائے اور روٹی رکھ کر آپ سے دست پنجہ لیا تو میاں صاحب نے دوسرے ہاتھ سے بندہ کو بغل میں لے لیا اور فرمانے لگے واہ! اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھے بعض وقت خلقت بہت تنگ کرتی ہے اس لئے ان کو ڈانٹنا پڑتا ہے۔ جب اس بات کا میرے مرشد حضرت صاحب سید ظفر الایمان صاحب کو پتہ چلا تو بہت ہی ناراض ہوئے اور فرمایا ایسا کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔

ایک دفعہ بندہ عرس پر مکان شریف حاضر ہوا۔ میاں صاحب شیر محمد شرقپوری کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کی مائی زندہ ہے میں نے عرض کیا حضرت زندہ ہے آپ نے فرمایا اس کا حکم مانا کرو۔ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے تو بندہ نے عرض کی حضرت آج کے بعد بندہ کو مکان شریف نہ دیکھو گے، میاں صاحب نے فرمایا کیوں ؟ میں نے عرض کیا۔ میری والدہ مجھ کو پیروں کے پاس آنے سے روکتی ہے چونکہ ان دنوں گھر کا سارا کام میرے ذمہ تھا اور میرے بھائی چھوٹے تھے۔ اور والد صاحب وفات پا چکے تھے۔ اس لئے شروع شروع میں والدہ مجھے پیروں کے پاس جانے سے منع کرتیں تو میاں صاحب نے فرمایا۔ نہیں ایسا نہیں۔ مکان شریف ضرور آیا کرو۔ اور مائی اپنی کے تمام حکم مانا کرو لیکن اگر وہ مرشد کے پاس جانے سے منع کرے تو یہ حکم نہ مانا کرو۔

آپ کا ذکر نفی اثبات

میرے حضرت صاحب سید محمد ظفر الایمان شاہ صاحب کا ہر وقت کا شغل نفی اثبات کا تھا۔ آپ کی آنکھ سوتی لیکن آپ کا دل جاگتا تھا۔ بندہ نے کئی دفعہ یہ آزما کر دیکھا بندہ ۳۰ سال کم و بیش آپ کی خدمت

Marfat.com

ہیں رہا۔ لیکن کبھی بھی اس سے آپ کو غافل نہ پایا بلکہ خود حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ کبھی کبھار مجھ سے تمام وظائف چھوٹ جاتے ہیں لیکن ذکر نفی اثبات کبھی بھی نہیں بھولا۔

بندہ کو کافی عرصہ جب حویلی شریف اپنے پیر و مرشد کے پاس آتے ہوئے گذر گیا تو ایک دن جب حویلی شریف آنے لگا تو اپنی مائی صاحبہ کو عرض کیا کہ آج میرے لئے دعا فرماؤ اور میری والدہ کو میرے پیر و مرشد نے دعا کے سریانی کے ایک شعر کے پڑھنے کی ترکیب بتائی ہوئی تھی میری مائی صاحبہ جس کام کے لئے پڑھتیں وہی کام ہو جاتا۔ اس دن میں نے والدہ صاحبہ سے عرض کیا کہ آج میرے لئے بھی پڑھو اور سجدہ میں پڑھو اور دعا مانگو کہ جو بھی میرے پیر و مرشد کے پاس فیض ہے آج مجھ کو دے دیویں۔ میں نے والدہ کو وضو کروایا میری والدہ سجدے میں پڑھنے لگیں اور میں خود حویلی شریف کی طرف دوڑ پڑا۔ سفر ایک گھنٹے کا تھا اور وظیفہ پر بھی ایک گھنٹہ لگتا تھا جب میں حویلی شریف پہنچا تو میں نے خیال کیا کہ ابھی تک میری والدہ سجدہ میں ہو گی۔ جونہی میں حویلی شریف میں داخل ہوا تو حضرت صاحب کے پاس تقریباً ۵۰ یا ۶۰ آدمی بیٹھے تھے۔ حضرت صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور تمام آدمیوں کو بیٹھنے کیلئے فرمایا اور مجھ کو کہا کہ لوٹا پکڑو بندہ آپ کے پیچھے ہو لیا باہر دور نکل کر بندہ کو پہلے تو درختوں کے پتے توڑ کر سمجھاتے رہے کہ دیکھو ہر پتہ پہ یہ جو لکیریں ہیں دراصل اسم ذات ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہر پتہ پر دفتر ہے، کافی دیر سمجھانے کے بعد فرمایا پہلے آپ کا سبق اسم ذات تھا۔ آج سے آپ کا سبق نفی اثبات لا الٰہ الا اللہ ہے اور آپ نے مختصراً طور پر فرمایا اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے مرشد کے پاس کچھ ہے تو وہ ہے نفی اثبات لا الٰہ الا اللہ اور میں یہ ہر وقت ہر لحظہ پڑھتا ہوں میرے تمام وظائف کبھی کبھی رہ جاتے ہیں لیکن آج تک اللہ کے فضل سے یہ ذکر کبھی بھی قضا نہیں ہوا اور یہی میرے پاس اصل چیز ہے اور آپ کو اس کی اجازت ہے اور آپ نے فرمایا۔ میں تین بار پڑھتا ہوں اور تو مجھ سے سن اور پھر تین بار تو بھی کہہ۔ لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آپ کا لنگر شریف:۔ میرے حضرت صاحب کا لنگر بہت وسیع تھا۔ مقیم درویشوں کے علاوہ اور بہت سی خلقت آتی اور لنگر کھاتی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بڑی نہر جھنگ برانچ ٹوٹ گئی تو اس کو باندھنے کے لئے کافی خلقت جمع ہوئی تقریباً پانچ چھ سو آدمی کام کر رہے تھے۔ حضرت صاحب بھی نہر دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ دس یا بارہ درویش بھی تھے اور ہم تمام سائیکلوں پر تھے۔ جب وہاں ہم پہنچے تو عصر کا وقت تھا اور وہاں دو ایس ڈی او تھے اور ایک مہتمم تھے۔ ایس ڈی او صاحبان پندرہ پندرہ بیس بیس آدمی ایک نمبردار کے حوالے کرتے کہ ان کے کھانے کا اور رات کاٹنے کا تم نے انتظام کرنا ہے۔ ایک بیچارہ غریب نمبردار تھا۔ اس نے ایس ڈی او صاحب کو کہا کہ مجھ میں اتنے آدمیوں کے انتظام کی طاقت نہیں ہے۔ ایس ڈی او صاحب اس کو سخت ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگے تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ نمبردار کو کیوں تنگ کرتے ہو حق تو آپ کا ہے کہ لوگوں کو روٹی کھلاؤ۔ سرکار نے اس کیلئے کافی رقم منظور کی ہوگی۔ وہ بیچارہ چپ ہو گیا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ کیا سرکار بھوکی ہو گئی ہے تو مہتمم بولے کہ ہاں سرکار بھوکی ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر سرکار بھوکی ہے تو آؤ ہمارے ڈیرہ چلو۔ ہم تمام سرکاری عملہ اور باقی تمام خلقت کو روٹی دیں گے تو مہتمم صاحب نے ایس ڈی او سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہے تو ایس ڈی او نے کہا کہ یہ بہت بڑے بزرگ ہیں اور اچھے خاصے زمیندار ہیں یہ ہزاروں آدمیوں کو روٹی کھلا سکتے ہیں تو تمام آفیسر اور بیلدار اور باقی تمام خلقت آپ کے آستانہ عالیہ پر آئی حضرت صاحب نے ایک گائے ذبح کروائی اور آفیسروں کے لئے ایک دُنبہ ذبح کروایا اور اسی طرح پانچ چھ دن تک خلقت روٹی حضرت صاحب کے لنگر سے کھاتی اور تمام دن نہر پر جا کر کام کرتے۔

ایک دفعہ حضرت صاحب موضع ساڑو والہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ بندہ بھی وہاں

Marfat.com

حاضر ہوا۔ بندہ کا روزہ تھا اور کئی درویشوں کے بھی نفلی روزے تھے۔ عصر کا وقت تھا اور تمام خلقت آپ کے پاس بیٹھی تھی۔ آپ نے کافی لسی منوائی آدمی بہت تھے اس لئے ایک طرف سے شروع کر دی ایک ایک گلاس دینے اور حضرت صاحب خود تقسیم فرما دیتے تھے۔ بندہ کو بھی ایک گلاس دیا میں نے عرض کی حضرت روزہ ہے تو آپ نے دوسرے درویش کو دی اس نے بھی کہا جی روزہ ہے اسی طرح آٹھ یا دس کے روزے تھے تمام نے عرض کیا حضرت روزہ ہے پھر آپ دوسرے آدمیوں کو تقسیم فرمانے لگے۔ جب تمام لوگ ایک ایک گلاس پی چکے تو پھر بندہ کو حضرت صاحب نے ایک گلاس بھر کر دیا۔ بندہ روزہ کے متعلق چونکہ حضرت صاحب کو بتا چکا تھا اس لئے اب پی لیا پھر دوسرے درویش کو آپ نے گلاس دیا اس نے کہا جی روزہ ہے۔ اسی طرح تمام نے عرض کی حضرت روزہ ہے۔ پھر آپ نے دوسری خلقت کو پلایا پھر تیسری بار اسی طرح حضرت صاحب نے گلاس مجھے عنایت فرمایا اور فرمایا پی لو۔ بندہ نے پی لیا۔ باقی درویشوں نے باری باری عرض کی حضرت روزہ ہے۔ اسی طرح حضرت صاحب نے ہر یا پانچ بار کیا جب روزہ افطار کرنے کا وقت آیا تو حضرت صاحب نے روزہ داروں کے لئے بہت سی لسی منوائی اور ایک ایک روٹی بھی دی بندہ پہلے ہی اٹھ کر جہاں حضرت صاحب کی گھوڑیاں تھیں، چلا گیا کہ بندہ کا روزہ نہیں ہے۔

افطاری کا وقت ہونے پر حضرت صاحب نے فرمایا تمام روزے دار آ کر روزہ افطار کر لو سب حاضر ہو گئے تو حضرت صاحب نے فرمایا محمد ڈاہر کہاں ہے درویشوں نے کہا حضرت اس کا روزہ نہیں ہے اس نے لسی پی لی تھی۔ پھر حضرت صاحب نے فرمایا اس کو بلاؤ کیونکہ محمد ڈاہر کا روزہ ہے اور تمہارا نہیں ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

اس نے پیر کا حکم مانا ہے، روزہ نفلی ہے اور اس کی قضا ہو سکتی ہے لیکن پیر کے حکم کی قضا نہیں ہے

ایک دن حضرت صاحب نے احمد آباد میں مجھ عاجز کو تمام لوگوں سے علیحدہ کر کے ایک خاص نصیحت فرمائی۔ فرمایا یاد رکھو ہر محل اور حال میں نیکی اور بدی کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے دینا چاہیئے کہ تو اس کے حکم و فعل سے خصومت اور اختلاف نہ رکھے اور دل میں کسی قسم کا رنج و کرب پیدا نہ ہونے دے کیونکہ یہ مشیّت ایزدی کے خلاف ہے اور فرمایا کہ اگر تو اس پر پختہ عقیدہ باندھ لیگا تو سب رنجوں سے آزاد ہو جائے گا۔

آپ کے اوصافِ حمیدہ:-

آپ کی طبیعت بہت سادہ تھی آپ کبھی کبھی زمین پر بیٹھ جاتے اور کپڑوں کی کوئی پرواہ نہ فرماتے آپ عربوں کی بہت عزت فرماتے۔ ایک دفعہ ایک عرب آیا آپ نے اس کو گھوڑی عنایت فرمائی۔ آپ حد درجے کے بہادر اور بہت سخی تھے۔ ایک دفعہ ایک میراثی نے آکر سوال کیا کہ حضرت ایک چادر کا سوال ہے آپ نے فرمایا وہ سنڈھا جا کر چھوڑ لو اور بیچ کر اپنے کپڑے بنا لو میراثی کہتا حضرت نہیں مجھے تو چادر چاہیئے، حضور بار بار فرماتے کہ سنڈھ لے جاؤ اور بیچ کر کپڑے بنا لو آخر میراثی نے کہا حضرت نہیں میں تو چادر لوں گا۔ درویشوں نے کہا کہ حضور آپ کو سنڈھا دیتے ہیں لے جاؤ، میراثی نے کہا میں تو چادر لوں گا۔ آخر آپ نے ایک عمدہ چادر عنایت فرمائی۔ آپ مدنی عربی کو ۱۰۰ روپیہ اور مکی عربی کو ۵۰ روپیہ عنایت فرماتے۔

آپ نہایت حلیم، بردبار اور خدا پر بھروسہ رکھنے والے تھے، آپ نہایت متوکل تھے۔

ایک دفعہ سردی کا موسم آگیا درویشوں نے کھیس مانگے، کھیس صرف ۳ تھے آپ نے تینوں کھیس راہ مولا دے دیئے کسی درویش نے کہیں باہر جا کر اعتراض کیا کہ حضرت کے پاس ۳ کھیس تھے وہ بھی کسی کو دے دیئے کم از کم ۳ درویش تو سردی سے بچ جاتے بندہ کے دل میں بھی یہی خیال پیدا ہوا

Marfat.com

دوسرے ہی دن آپ کو نزدیکی گاؤں حماؤں کی میں ایک آدمی لے گیا اور وہاں جو آدمی حضرت کو دے جاتا کھیس ایک دو دیتا۔ جب گاؤں سے واپس آئے تو تقریباً ۵۰ کھیس جمع ہو گئے۔ کھیسوں کی گٹھڑی باندھ کر آپ نے مجھے حکم دیا کہ تم اُٹھاؤ۔ حالانکہ سواری بھی تھی اور درویش بھی تھے۔ جب بندہ کچھ دور گیا تو حضور نے فرمایا کہ گٹھڑی اتار دو اور کھیس گنو۔ بندہ نے گنے تو وہ تقریباً ۵۰ ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ وہ تین کھیس اچھے تھے یا یہ اچھے ہیں۔ یہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تجارت کی ہے تم بھی اسی طرح تجارت کیا کرو۔ اور آپ کو کھیس اس لئے سر پر اٹھوائے ہیں کیونکہ تم نے کل دل میں اعتراض کیا تھا۔

آپ کا رعب ایسا تھا کہ خواہ کوئی بھی آدمی آتا جب تک آپ بات شروع نہ فرماتے وہ آدمی بات کرنے کی جرأت نہ کر سکتا۔ بندہ آپ کی خدمت میں ۳۰ سال رہا اس عرصہ میں بندہ نے اندازہ لگایا تھا حضور کو تقریباً ۲ ہزار روپیہ ہر مہینے کی آمدن تھی لیکن آپ تمام روپیہ درویشوں پر خرچ فرما دیتے آپ نے کوئی رقم جمع نہیں فرمائی اور نہ ہی کوئی محل تعمیر فرمایا۔ آپ کی خاموشی بہت طویل تھی۔ حتیٰ کہ اس زمانہ کے ایک مشہور واعظ پیر احمد شاہ ہزاروی نے فرمایا کہ ہمارا وعظ اتنا اثر نہیں کرتا جتنی کہ مکان شریف والوں کی چپ اثر کرتی ہے۔ آپکی مجلس شریف میں عالم فاضل اور متقی آپ کا مقرب ہوتا تھا۔ جو بھی آپکے سامنے آتا تو السلام علیکم میں پہل آپ فرمایا کرتے کسی کا عیب نکالنا آپکی مبارک طبیعت میں نہ تھا، ہر ایک کے ساتھ اُسکی لیاقت کے موافق پیش آتے۔ آپ امیروں میں امیر اور غریبوں میں غریب کوئی آدمی آپکے چہرہ انور کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھ سکتا۔ درویشوں اور دوستوں کی ضروریات کو پورا فرماتے، آپ شلوار اور سادہ قمیض زیب تن فرماتے۔

حلیہ شریف:۔ آپ کا قد مبارک درمیانہ اور جسم کے بہت بھارے اور آنکھیں بہت موٹی نوکدار، رنگ آپ کا گورا، پیشانی مبارک بہت کشادہ

Marfat.com

داڑھی بالشت بھر اور سر کے کانوں تک لمبے بال تھے بازو دراز تھے اور ہتھیلی آپکی بہت بڑی تھی

آپ کی تین بزرگ صفات:۔ آپ کی آنکھ مبارک میں ازلی نور تھا جو آج تک کسی میں نہیں دیکھا (۲) آپ کا ذکر ہر وقت اور ہر بال میں جاری تھا (۳) آپکی ہتھیلی دراز تھی جو کہ آپکی سخاوت کا پتہ دیتی۔

آپ کی وفات:۔

آپ کو پنڈلی مبارک پر ٹانگہ کی معمولی سی چوٹ آئی تھی بعد میں وہ زخم کی شکل اختیار کر گئی آپ اس کے علاج کیلئے چنیوٹ اور لائلپور رہے قدرے آرام بھی ہو گیا۔ اس آخری سال میں آپ پر ایک مستی کا عالم چھا گیا تھا اور آپ بار بار یہ بھی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ جو بھی آپکی زیارت کرے وہ جنتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محبوبیت کا درجہ عطا فرمایا تھا۔

آخر آپنے ۱۷ ذوالحج سن ۱۳۷۱ھ بروز جمعرات بوقت صبح نو بجے انتقال فرمایا اور ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گئے۔ حویلی شریف اور مسجد کے قریب ہی باغ کے اندر آپ کو دفن فرما دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جس جگہ اب مزار ہے اس جگہ پر حضرت صاحب کے فرمان کیمطابق آپ کی زندگی مبارک میں سوا لاکھ یا باسط ۵ دن میں بندہ نے پورا کیا اور بیماری میں آپ زیادہ اس جگہ پر آ کر آرام فرماتے۔

آپکی ازواج اور اولاد:۔

آپ نے دو شادیاں کیں لیکن آپ کی نرینہ اولاد نہیں ہوئی۔ آپکی تین صاحبزادیاں ہوئیں جنکے اسمائے گرامی یہ ہیں: ۱۔ شمیم اختر ۲۔ نسیم اختر تاج ۳۔ تسلیم کوثر

حضرت پیر سید ظہور السمیع صاحب

حضرت صاحب قطب الاقطاب سید ظفر الایمان کے بعد آپکے چھوٹے بھائی حضرت سید

Marfat.com

ظہور السمیع مسند افروز ہوئے آپ حد درجہ کے عابد اور شریعت کے پابند تھے آپ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۔ کا زیادہ ورد فرماتے اور بڑے حضرت صاحب کے معمول کے مطابق عشاء کی نماز کے بعد لنگر تقسیم فرماتے جس سال بندہ حج پر جانے لگا تو مجھ پر بہت ہی خوش ہوتے اور فرمایا کہ حج کر کے تم حاجی نہ کہلوانا اور حج اس طرح کی ہونی چاہیئے جس طرح کہ آپ کو بلاوا سرکار سے آیا ہے اور بہت دعائیں دیں لیکن افسوس کہ میرے حج سے واپس آنے سے پہلے ہی آپ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہ بڑے حضرت صاحب کے ساتھ ہی آپ کو دفن کیا گیا آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید سجاد حیدر شاہ صاحب مسند افروز ہوتے آپ ماشاء اللہ نہایت نیک اور متشرع جوان ہیں اللہ آپ کو صراط مستقیم پر لمبی عمر عطا فرماوے ۔

سید ظفر الایمان صاحب کے معمولات :- حضرت صاحب ہمیشہ سردی اور گرمی کے موسم میں ۲ بجے رات اٹھتے اور وضو فرمانے کے بعد ۲ رکعت تحیۃ الوضو ادا فرماتے پہلی رکعت میں اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے لیکر خالدون تک اور دوسری رکعت میں آمن الرسول سورہ بقر کی آخری آیات سلام کے بعد ۵ مرتبہ کلمہ تمجید پڑھتے اور دعا فرماتے اور تہجد کی کبھی چھ اور کبھی بارہ رکعت قل شریف کے ساتھ ادا فرماتے اس کے بعد ۱۰ دفعہ کلمہ شریف پھر سو مرتبہ استغفار پھر سو مرتبہ درود پاک پھر ۱ دفعہ مزمل شریف ۔ اس کے بعد ذکر نفی اثبات میں مشغول ہو جاتے اور پوہ پھٹنے سے آدھ گھنٹہ پہلے آرام فرماتے ۔ پھر علی الصبح اٹھ کر سنتیں فجر کی گھر پر ادا فرماتے اور علی الصبح ہی مسجد میں تشریف لاتے اور جماعت سے نماز ادا فرماتے عموماً خود جماعت کرواتے بعد سلام پھیرنے کے اوراد فتحیہ کا ورد شروع استغفار ۳ مرتبہ اور پھر مختصر دعا مانگتے پھر آیۃ الکرسی ایک بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر ۱۰ بار پڑھتے اسکے

Marfat.com

بعد نمازیوں کے سامنے چادر بچھوا کر گٹھلیوں پر درود شریف پڑھاتے اور خود تسبیح پر ۳ ہزار درود
شریف پڑھتے اسکے بعد دعا مانگ کر الم تنزیل و تبارک تلاوت فرماتے پھر ۱۸ مرتبہ الم نشرح پھر یٰسین شریف
اور پھر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اسکے بعد دلائل الخیرات کا حزب تلاوت فرماتے اور مناجات فرما
سے دعائیں پڑھتے اور پھر اشراق پڑھ کر مسجد سے باہر تشریف لاتے اسکے بعد تمام دن ہر حال
میں نفی اثبات میں مشغول رہتے عصر کے بعد خاموشی اختیار کرتے اور شام کی نماز پڑھنے کے بعد
الحمد شریف پڑھتے اور پھر مناجات پڑھتے حضرت صاحب عام طور پر شام کو یہ مناجات پڑھتے

الہٰی بندہ ہوں میں بس گنہگار — کہ بھاگا در سے تیرے دن میں سو بار
الہٰی دربدر بھٹکا پھرا میں — نہ آسودہ ہوا ہر گز ذرا میں
الہٰی ہر طرف سے پھر پھرا کے — پڑا ہوں تیرے در وانے پہ آ کے
الہٰی نفس شیطاں نے سکھایا — نہ جانا تھا جہاں رستہ بتایا
الہٰی تو شہنشاہ جہاں ہے — الہٰی دوسرا تجھ سا کہاں ہے
نہیں قادر الہٰی کوئی تجھ سا — نہیں عاجز الہٰی کوئی مجھ سا
الہٰی شاہ تو ہے میں گدا ہوں — الہٰی تو غنی میں بے نوا ہوں
الہٰی تو غفور اور میں گنہگار — الہٰی تو کریم اور میں گرفتار
الہٰی تو قوی اور ناتواں میں — خداوندا کہاں تو اور کہاں میں
نہ کر مجھ کو میں جس کا ہوں سزاوار — تو لائق اپنے کر لے میرے غفار
الہٰی میں کروں غم کس سے اظہار — الہٰی کون ہے میرا مددگار
الہٰی کمترین بندگان جاں — الہٰی کر میری مشکل تو آساں
الہٰی ہیں سبھی محتاج تیرے — الہٰی بخشدے ماں باپ میرے

اور عشاء کی نماز اول وقت ادا فرماتے، اسکے بعد لنگر شریف تقسیم فرماتے آپ ہر نماز

کے بعد آیۃ الکرسی کے بعد ۷ مرتبہ لقد جاءکم رسول سورۃ توبہ کی آخری دو آیات تلاوت فرماتے اور سونے سے پہلے ۱۰۰ بار استغفار اور کم از کم ۳ بار ضرور پڑھتے اور پھر کلمہ تمجید ۱۰۰ بار پڑھتے اور محاسبہ فرماتے۔ اس کے بعد آرام فرماتے۔ حضرت صاحب خود فرماتے کہ یہ درود وظائف بندہ سے قضا ہو جاتے ہیں لیکن ذکر نفی اثبات آج تک قضا نہیں ہوا جمعہ شریف بھی ہمیشہ اپنی حویلی شریف میں ادا فرماتے اور اس کے ۴ رکعت احتیاط الظہر ادا فرماتے حضرت صاحب جمعہ مبارک پر پہلے جو خطبہ ارشاد فرماتے عام طور پر یہ خطبہ پڑھتے۔ حضرت پیر بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی عام طور پر یہی خطبہ ارشاد فرماتے۔

خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَی الْبَرَایَا بِالْکَرَمْ
وَالشُّکْرُ لِلَّذِیْ رَبَّی الرَّعَایَا بِالنِّعَمْ

اَبْدَی الْکَوَاکِبَ فِی السَّمَآءِ اَعْلَی السَّمَآءِ عَلَاهَا
وَالْاَرْضَ اَحْیَاهَا فَقَدَّتْ اَیُّهَا النَّاسُ الْعَمَمْ

رَبٌّ غَفُوْرٌ مَاجِدٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ وَّاحِدٌ
لَہٗ کُلُّ سَاجِدٍ سُبْحَانَہٗ نَعِیْمٌ اَحْکَمْ

سُبْحَانَ مَنْ زَانَ الْوَرٰی مِنْ جُوْدِہٖ بَانَ الْوَرٰی
مِنْ فَضْلِہٖ صَانَ الْوَرٰی مِنْ طُوْلِہٖ اَعْطَی النِّعَمْ

رَبٌّ عَلَا سُلْطَانُہٗ فَرْدٌ جَلَا بُرْهَانُہٗ
کُلٌّ مَلَا فَیْضَانُہٗ فَادْعُوْہُ فِیْ وَصْفِ الْقِدَمْ

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ هَادٍ بِشَیْخٍ وَّ اَیْضُحٰی
دَاعِی النَّبِیِّ مَعَ الْغَنِیِّ مَحْبُوْبُنَا خَیْرُ الشِّیَمْ

اِخْتَارَہٗ رَبُّ الْعُلٰی سَمَّاہُ اَحْمَدَ فِی الْوَرٰی
وَصَفَاتُہٗ بِالْمُصْطَفٰی اَعْلٰی لَہُ اللّٰہُ الْعَلَمْ

صِدِّیْقُہٗ نِعْمَ التُّقٰی فَارُوْقُ یَنْبُوْعُ التُّقٰی
عُثْمَانُہٗ مَتِیْنُ الْحَیَا الْمُرْتَضٰی بَحْرُ الْحِکَمْ

سِبْطَاہُ مِنْ اَهْلِ الْبَلَاءِ عَمَّاہُ فِیْ صَفِّ الْعُقَلَاءِ
زَهْرَاؤُہٗ خَیْرُ النِّسَاءِ فَارْفَعْ بِهِمْ دَرَجَ النِّعَمْ

اَصْلِحْ لَنَا اَمْوَالَنَا اَخْلِقْ لَنَا اَعْمَالَنَا
حَسِّنْ لَنَا اَفْعَالَنَا یَا مَنْ تَلَاطَفَ بِالْکَرَمْ

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

Marfat.com

اس کے بعد ایک قرآن پاک کی آیت پاک پڑھ کر اس کا ترجمہ فرماتے اور پھر اشعار
اُردو کے پڑھتے۔ درج ذیل اشعار حضرت صاحب عام طور پر پڑھا کرتے تھے۔

دُنیا کو فانی جان لو، مرنے کو برحق جان لو ۔۔۔ یہ بات حق کی مان لو سمجھو اسے فرضِ اہم
یارو عزیزو دوستو دُنیا میں ہرگز مت بھولو ۔۔۔ دل اسکی الفت میں نہ دو مت ہارو تم اپنا جنم
آخر کو ہے یارو فنا جاہل ہو یا عالم بڑا ۔۔۔ گر بادشاہ ہو یا گدا مرنے سے نہیں دم بیش کم
اک روز ایسا ہووے گا شرم و گناہ سے رو دیگا ۔۔۔ جب قبر میں تو سووے گا موئے رکھے اس جا شرم
ڈر اس گھڑی سے یار من چھوڑیں تجھے کر کے دفن ۔۔۔ الٹے پھریں سب مرد و زن ماٹی میں کر کے منہ دم
منکر نکیر آویں گے تب پوچھیں گے تیرا کون رب ۔۔۔ چاروں طرف سے از غضب پھر جاک ہو تجھ پر ختم
اے طفل اے بدخو خبر ہے آگ دوزخ گرم تر ۔۔۔ طاعت نہیں تم کو اگر اب توبہ کر اے بے شرم
سب انبیاء ہم مرسلیں اصحاب حضرت تابعین ۔۔۔ کل اولیاء کاملین کر گئے سفر سب لاجرم
اے بے نمازی کلب بے ادب کیا عذر دیگا پیش رب ۔۔۔ فرصت خدا نے دی ہے اب کر پیٹھا اپنی جھک کے خم
اوّل نمازیں کر ادا پھر روزہ رکھ رمضان کا ۔۔۔ طاقت ہے گر حج کر ادا اے مومن و نیک و شیم
صدقہ زکوٰۃ اور فطر بھی اور نظر قربانی بھی ۔۔۔ ماں باپ کا حق دے ابھی استاذ ہمسایہ کا ہم
کوئی نہ کام آوے وہاں غیر از عمل اے مومنا ۔۔۔ یا مصطفیٰ ہو دیں شفیع یا بخش مولا از کرم

بارک اللہ ولنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ
تعالےٰ جواد کریم قدیم ملک برّ رؤف الرحیم یعنی بیٹھ کر خطبہ ثانیہ پڑھے

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّد

Marfat.com

ذی المقام الاسنیٰ۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ اعوذ باللہ من الشیطٰن
الرجیم۔ اِنَّ اللہ وملٰئکتہٗ یصلّون علی النّبیّ یا ایّھا الّذین اٰمنوا صلّوا
علیہ وسلّموا تسلیماہ اللّٰھمّ صلّ وسلّم علی محمّدٍ عدد من صلّٰی وصام
اللّٰھمّ صلّ وسلّم علی محمّدٍ عدد من قعد وقام وعلیٰ اٰلہٖ
واصحابہٖ خصوصاً علیٰ امیر مومنین ابی بکرنِ الصّدّیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وعلیٰ امیر المؤمنین عمر ابن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وعلیٰ امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلیٰ امیر
المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وعلی الامامین ابی محمّدن
الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلیٰ عمّیہ الشّریفین
الحمزۃ والعبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلی السّتّۃ الباقیۃ من العشرۃ
وسائر الصّحابۃ والتّابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین برحمتک یا
ارحم الرّاحمین۔ اللّٰھمّ انصر من نصر دین محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلّم
واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلّم
ولا تجعلنا منھم تعادلو عباد اللہ انّ اللہ یامرکم بالعدل
والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاءِ والمنکر والبغی
یعظکم لعلّکم تذکّرون واذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجبلکم
ولذکر اللہ تعالیٰ واعلیٰ واولیٰ واعزّ واجلّ واتمّ
واھمّ واکبر۔

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت صاحب برخوردار تشریف لائے تو یہاں آپ نے خطبہ کے بعد مندرجہ ذیل اشعار جو کہ حضرت مولانا نور احمد صاحب چنیوٹی خلیفہ حضرت امام علی شاہ صاحب مکان شریف کے ہیں پڑھے۔

نصیحت نامہ!

حضرت مولانا نور احمد صاحب چنیوٹ والے خلیفہ حضرت امام علیشاہ مکان شریف

دیکھ عزیزا مشفقا کتول گیا جہان
نہ اوہ آدم وسدا نہ اوہ حوا عیان

کتھے ہے اوہ نوح پیغمبر کتھے ہے ادریس
نہ اوہ دارا دسدا نہ اوہ تخت بلقیس

کتھے روما شاہاں نہ اوہ خاقان چین
نہ اوہ تخت سکندری نہ اوہ تخت یرین

کتھے تے اوہ احمد مرسل کتھے نے حسنین
کتھے علی تے فاطمہ کتھے نور نبی ثقلین

فرش اڈائے موت نے کٹھس کل سنسار
اوہ بھر بھر بیڑے ڈبدی اودھڑے وچکار

ہن وقت اساڈے کوچ دا آیا ہے نزدیک
آخر اک دن مرنا چلیا کتھوں تیک

ویلا ہے ہن بیج لا نیک عملاں دا کھیت
نت نہ ساون رہیا نت نہ رہسی جیت

دھیاں پوسن ڈاڈھیاں جاسن پھل کرما
اوسدن لگسی نندھ نوں ڈاڈھا پچھوتا

کھلا ہے ہٹ دین دا سودا کر سمہال
اک دہاڑے ہوسیا ہر ہٹی ہڑتال

جلدی کر ونجاریا سودا ونج وہاج
پھلکے پچھوتا وسیں ہوسی بند بازار

لکھ لا مسئلے دین دے جاں جاں دسدا دن
دت اندھیرا ہوسیا کجھ نہ آوسی بن

بھر لا بھرن ہاری جاں تجاں وگدا کھوہ
مڑ کھوہا چھٹ جاسیا لگسی غم اندوہ

کت لا کتن ہاری جاں جاں پیکیے دھی
نت نہ ماں پیو لبھدے نت نہ لبھدے ویر

لکھ تو مسئلے دین دے جو کہے مربی پیر
نت نہ ہادی لبھدے نت نہ لبھدے پیر

دیلا ہے ہن کڈھ لا جیدا تینوں ڈر
ہتھو گولا ملسیا چھلکے نیڑے گھر

Marfat.com

ویلا ہے ہن سانبھ لے لٹ پٹ تو ہتھیار
او موت انھیری آوندی کالی دھندوکار

موت تیرا سر بھنسیا نالے بھنی جوڑ
آپچھوں ہاں احمقا واگ کدا ہیں موڑ

گھوڑے خوشی دوڑ کے اوڑک ٹھیس نوں
کالی انھی ویکھ کے چپ ہو رہیں توں

ٹھاٹھاں وگن غم دیاں ٹکر پیسی جوش
گل بل ایسی پوسیا کجھ نہ رہسی ہوش

ساتھ لوں نیں دیکھنا ایہ کم چنگا رے نت
مڑ کیوں لایا مور کھا دیس بیگانے چیت

ویلا ہے کجھ ہن بھی چوراں پچھے دوڑ
گھوڑا توبہ پیر کے موہی اپنی موڑ

لیکن چور پلید ہے ڈاڈا پلیجے بار
باجھوں کامل پیر دے کدے نہ آوے باز

لیکن پیر رسوم دے بہتے نے شیطان
ٹھگ دنیا دے دھمے بہتے ایس زمان

رستہ شرع رسول دا مول نہ اوہ کھلان
کوڑیاں لافاں مار کے پھائیاں گھت پہان

مرشد اکس نوں جان توں جہڑا مال توجہ خاص
غیر محبت حق بخشیں دل نوں کرے خلاص

نقشبنداں دے قدمی جا کے سیس نوا
خاک انہاندی قدماں اکھیں سرما پا

نقشبنداں دے جے کر جا کے پکڑیں پیر
وچ لطائف کل دے ہووے تینوں سیر

ذات صفات وِچ جا کے ہووین اوتھے گم
علم تے دانش اپنی مول نہ کریں اظہار

خودی تکبر تے ریا سبھے ہوسن دور
شیشہ ننگ ناموس دا ہوسی اوتھے چور

نظر محبت پیر دی جت ول جا پئی
وانگوں مینہ برسات دے سبھ نوں تار گئی

اک تصور پیر دا جے کر محکم ہو
دین دنیا وِچ اوسنوں ہو نہ حاجت ہو

جان تصور پیر دا ہر دم پیا پکا
سے ورہیاں دی بندگی مرشد دا لقا

کلمہ نفی اثبات دا تن سو وار شمار
اسم مبارک ذات نوں واری چار ہزار

رہنما ہے جب مشفقاں نوں اللہ دی چاہ — نور احمد ہے ہاتھ میں اس اندھیرے راہ

نذرانۂ عقیدت بحضور سرکار حضرت سید ظفر الایمان سرکار حویلی شریف

(۱)

یا شاہ ظفر فریاد میری کدن پہنچی وچ دربار تیرے — کدوں پھیر نصیب بیدار ہوکن تاں دور ہوون آزار میرے
سبحان اللہ تیرا میخانہ اور شاد ہے تیرا مستانہ — کیا شان بیاں ہو شاہانہ دین شمس و قمر آثار تیرے
کیسی عجب محمدی ڈالی ہے اور مکان شریف والی ہے — شاہ ظفر نے خوب سنبھالی اے کیسا رنگ رنگیا دلدار میرے
لگے پیر مہر پچھے مستانے ساری خلقت اوسدی دیوانی — پچھے نفی اثبات دا ذکر ہووے سینہ چیر دیا دلدار میرے
اسیں تکیچ تیریاں راہاں تے مک گئے آخری دماں ساہاں تے — دن سال ہتے نے اساہاں تے کجھ ہور ہوئن آثار میرے

(۲)

میرا پیر شاہ ظفر بخاری اے — جسدی عاشق خلقت ساری اے
رب نال لائی اُس یاری اے — میرا پیر شاہ ظفر بخاری اے
جہڑا آپ دے در تے اوندا اے — منہ منگیاں مراداں پاندا اے
اس تے فضل کرے رب باری اے — میرا پیر شاہ ظفر بخاری اے
جدوں توجہ کراندا یاراں نوں — پیا ہوندا اثر دلداراں نوں
یا دن خفی جلی اسراراں نوں — لگے عشق دی تیر کٹاری اے
کیڈا سوہنا میرا ہانی اے — دے ہر دم نور الٰہی نی
سوہنا اس توں ہور نہ کوئی اے — میں تاں جندڑی گھول گھمائی اے
مکان شریف گدی بھاری اے — جس خلقت آن سواری اے
جنہے کفر شرک دی ماری اے — میرا پیر شاہ ظفر بخاری اے

Marfat.com

چٹھی دردِ فراق بحضور حضرت سیّد ظفر الایمان مکان شریفی!

الف اللہ تیری انتظاری جی، مینوں بن گئی ہجر بیماری جی، آ وِیں پاک محمد ماہی جی، میری کر یہ دور بیماری جی

اُڈ چھٹے حویلی نوں جاویں نی   شاہ ظفر دی خبر لیاویں

مینوں بابجھ پیاریاں یاراں جی   سب سنج وسن ایہہ تھاواں جی   میں تاں ڈر دی سد نہ ماراں جی

گلاں کرن تا لوگ ہزاراں جی   اللہ واسطے مکھ وکھاویں جی   مینوں روندی نوں چھوڑ نہ جاویں

اُڈ چھٹے حویلی نوں جاویں نی   شاہ ظفر دی خبر لیاویں

تن روندا خالی میرا جی   پاؤ پاک محمد پھیرا جی   میرے اندر لا یو ڈیرہ جی !

میں کوجھی تے کرم کمایو جی   روندی روندی نوں چھوڑ نہ جایو جی   اللہ واسطے مکھ وکھاویں

اُڈ چھٹے حویلی نوں جاویں نی   شاہ ظفر دی خبر لیاویں

ایہہ جگ جہان نہ بھاوے جی   مینوں ذرہ آرام نہ آوے جی   دن تڑپدیاں لنگ جاوے جی

مینوں تیرا ہی ہجر ستاوے جی   مینوں جلدی آ گل لاویں

اُڈ چھٹے حویلی نوں جاویں نی شاہ ظفر دی خبر لیاویں

تیرا عشق لگا تن میرے جی   مچھی وانگوں تڑپن بیرے جی   چھاں پاک محمد سہرے جی

دُکھ درد کریسی میرے جی   اللہ واسطے مکھ وکھاویں

اُڈ چھٹے حویلی نوں جاویں نی

شاہ ظفر دی خبر لیاویں جی

Marfat.com

شجرہ شریف

خاندان عالیشان نقشبندیہ، مجددیہ امامیہ مکان شریف، ثم ظفر آباد

خداوندا امید ما وفا کن طفیل مصطفےٰ حاجت روا کن

بحرمت بوبکر کاں یار فی الغار نبودش جز رسول اللہ سروکار

بحرمت فارسی سلمان و قاسم بہ جعفر صادقِ امداد خاہم

بحرمت بایزید پیر بسطام طفیل ابوالحسن زمعرفت دہ جام

بحرمت بو علی محبوب سبحاں دلم را محرمِ اسرار گرداں

بہ یوسف طفیل عبدالخالق بعارف رہ نمائے پیر صادق

بحرمت خواجہ محمود پیرے طفیل رامے اتنی دستگیرے

نصیبم کن طریق حق شناسی بحرمت حضرت بابا سماسی

بحرمت خواجہ میر محمد مکمل کن میرا بر دینِ احمد

بہ حرمت امیرِ ارجمنداں بہاؤالدین شاہ نقشبنداں

پئے یعقوب چرخی یا الٰہی! میرا از قیدِ عصیاں دے رہائی

بہ حرمت عبید اللہ احرار بہ زاہد کن مرا از بخت بیدار

بہ درویش و با مکنگی فقیرے بحق خواجہ باقی باللہ پیرے

یکے از خادماں حضرت محمدؐ بحرمت الف ثانی شیخ احمد

بحرمت آں شاہ مخدوم معصوم کہ شد نائب مجدّدینِ مرحوم

عبدالاحد مژدہ بخش فی الدین حنیف رازداں شاہ نیک آئین

Marfat.com

بحرمت رازداں شاہ جیسے	طفیل شاہ محمد مظہری اے
بحرمت شاہ زمانے دُر یکتا	بجاہ حاجی احمد کن میرا جا
بہم حاجی حسین و دستگیرے	امام یا علی روشن ضمیرے
بپیر من یا امام علی زخدا	خواہ کشش چیز بہر مطلب ما
دین و ایمان و اماں عافیت بالخیر	رزقہ وافر رہائی زمرض بلا
بمن دہ جام از میخانہ راز	پئے صادق علی شاہ سرفراز
بحرمت بارک اللہ ہادی ما	منور کن دل و جانم خدایا
مبارک بارک اللہ حضرت میر	فقیرم ایستادہ آستاں گیر
طفیل خواجہ باظفر امیاں	رہائی دہ مرا از قید عصیاں
بحرمت ہادی ما میاں محمد	باسلام حقیقی کن مشرف
توسل خواجگان آرام بابداد	میراد رخاتمہ با النون والصاد

شجرہ شریف

خاندان عالیشان نقشبندیہ مجددیہ امامیہ مکان شریف ثم ظفرآباد، بزبان اردو

یاالٰہی بخش دے حضرت محمد مصطفیٰ کیواسطے	حضرت صدیق اکبر باخدا کے واسطے
بخش دے جملہ جرائم اور گناہ یارب میرے	حضرت سلمان فارسی و قاسم رہنما کیواسطے
معاف کر تقصیر میری اور رحم کی کر نظر	حضرت جعفر صادق پیر ہدا کے واسطے
یاالٰہی حل کر مشکل میری اور دے شفا	حضرت بایزید بسطامی مقتدا کیواسطے

Marfat.com

اے خدائے دو نوں جہاں مالک کون و مکاں
نور دے حضرت بوالحسن خرقانے نو ہدا کیواسطے

حضرت بوعلی محبوب سبحاں رحم کر
حضرت بو یوسف و عبدالخالق راہ ہدا کیواسطے

یا الٰہی پنے خواجہ سوئے غریباں کر نظر
خواجۂ محمود پیر رامتین دستگیری ان کیہاں کیواسطے

رحم کر مجھ پر طفیل بابا سماسی و کلالِ مقتدا
بحرمت میر محمد حضرت بہاؤالدین نقشبند کیواسطے

از پئے حضرت یعقوب چرخی دور کر حرص ہوا
دور کر دے کبر و کینہ عبیداللہ احرار زاہد پارسا کیواسطے

صاف کر دے سینہ میرا بحرمت خواجہ محمد زاہد
باطفیل خواجۂ محمد درویش باصفا کے واسطے

حضرت خواجہ امکنگی کی طفیل رحم کر
حضرت خواجہ باقی باللہ نور الصفا کیواسطے

آگرا ہوں در پہ تیرے دور کر دے غم میرے
حضرت خواجہ مجدد الف ثانی و قیوم ثانی اولیا کیواسطے

بحرمت خواجۂ معصوم و عبدالاحد و حنیف رازدان
عفو کر دے سب گناہ حضرت شاہ محمد ذکی باخدا کیواسطے

بحرمت خواجہ شاہ زماں دلربا ہے!
دور کر دے حرص و شہوت حاجی احمد پارسا کیواسطے!

عاصی ہوں رحم کر اور رحم کر عاصی ہوں میں
حضرت حاجی حسین و امام علیشاہ پیشوا کیواسطے!

غم کا ستایا ہوا اور خلق سے راندا ہوا
بھیک مانگنے آیا ہوں حضرت صادق علی صاحب سنی کیواسطے!

دور کر رونا میرا بھر تو پر کر دامن میرا
از پئے حضرت سید مبارک اللہ سنی و پارسا کیواسطے!

دین و دنیا کے وسیلے دو جہاں کے دستگیر
نور دے حضرت سید محمد ظفر الایمان شاہ نور الہدایہ کیواسطے

ایمان داماں مانگتا ہوں ذوق شوق کی ہے التجا
بخشدے واسطہ لایا ہوں خواجگان نقشبند راہ ہدا کیواسطے

نقشبندوں کے واسطے ربا مطلب کر دے حاصل سبھا
ظاہر و باطن ہوے حل جان یارب مشکل کریں آسان

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

DUGO
POLJE
Jablanica
Konjic
KARST
76
70
aerial cables
SCATTERED
HABITATION
Neretva
Tunnel
Bridge
Station

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

630

Marfat.com

630

Marfat.com